ڈیزائن رجسٹرڈ

زندہ کرامات
(یعنی)
استادِ میسمریزم

جے۔ ایس سنت سنگھ اینڈ سنز

پبلشرز و تاجران کتب [illegible] بلڈنگ لاہور

زندہ کرامات

المعروف

اُستادِ مسمریزم

ایس سنت سنگھ

۱۹۲۶ء

گردھر سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ لال چند سہگل پرنٹر چھپی

مجھے کمال خوشی ہے۔ کہ جو میرا منشا ان علوم پر کتابیں لکھنے کا تھا۔ اسمیں کسی قدر کامیابی مجھے حاصل ہو گئی۔ یعنے اپنی عمر کا ایک بہت حصہ عوام میں گیان دھیان پھیلانیکی کوشش میں صرف کیا لیکن نصیبہ نے بھی خشک نصیحت کو قبول نہ کیا۔ تعلیم یافتہ گروہ نے کرشموں کو آدرش کیطرح قریب نہ آنے دیا۔ اور خاص اس ہی امر نے مجھے متواتر کوشش کرنے پر اور بھی آمادہ کر دیا۔ کیونکہ میں سمجھ گیا کہ مریض ہی دوا کی صورت سے زیادہ گھبرا رہا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ اپنا کیا نقصان کر رہا ہے۔ مگر مجھے ہی کڑوی دوا قند میں لپیٹ کر دینیکی سوجھی اس لئے میں نے اول مسمریزم پر کتاب لکھی۔ تاکہ تعلیم یافتہ گروہ از روئے سائنس انسان کی پوشیدہ قوتوں کی موجودگی کا ثبوت پائے۔ اور جب اس علم سے واقف ہو جائے تو اس سے ایک درجہ اوپر کی واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ علم مسمریزم بھی میں نے ایک دم اپنی کتاب میں درج نہیں کیا۔ کیونکہ مجھے شک تھا کہ عوام کی اسطرف توجہ ہو یا نہ ہو۔ اس لئے ہر دفعہ کتاب چھپتے وقت تھوڑا تھوڑا کرتا گیا۔ اور تیسری بار سب کچھ لکھدیا اب کوئی بات مسمریزم کے متعلق پوشیدہ نہیں رکھی گئی۔ ہاں جو امور یوگ کے متعلق تھے ان کو صاف نہیں لکھا کہ علم مسمریزم کو سیکھ کر بھی تعلیم یافتہ گروہ نے علم تصوف یوگ خدا اور زندگی بعد وفات میں کامل یقین کیا اس لئے مجھے اپنی دوسری کتاب لکھنی پڑی جس میں ارواح سے ملاقات کرنے وغیرہ کے عملی قاعدے درج کر دیئے ہیں۔ تاکہ تعلیم یافتہ لوگ خود آزمائش و تجربہ کر کے ثبوت حاصل کر لیں چنانچہ صدہا تعلیم یافتہ صاحبوں نے میری کتابوں سے فائدہ اٹھایا۔ اس بات کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے۔ کہ "زندہ کرامات" ڈیڑھ سال میں چار دفعہ چھاپنی پڑی۔ اور "زندہ جاوید" دو بار میں اپنے کئی ہزار شاگردوں کو ان علوم سے نکالکر اعلےٰ العلوم کیطرف لے جا رہا ہوں۔ جنکو زیادہ شوق و تلاش ہو گی۔ وہ خود تھیاسوفیکل سوسائٹی سے امداد لینگے۔ اور شریک ہو کر آئندہ معلومات کر لینگے جو میری واقفیت حاصل کرنیکا منبع ہے اب ـــ صرف چار کتابیں اور لکھنی ہیں۔ جو مسمریزم اور اسپرچولزم سے تعلق نہیں رکھتی ہیں۔ اس کے بعد اگر مناسب سمجھا گیا۔ تو خاموشی اختیار کرونگا۔ کیونکہ اب میں تنہا بجز کتب نویسی اور زبانی جمع خرچ کے عملی طور پر کوئی کام کرنیکے قابل نہیں۔

رہا ہوں۔ دماغی محنت نے میری صحت کو بالکل خراب کر دیا ہے اس لئے میں بیرونجات کے احباب کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہوں ۔

میرے پاس صدہا مریضوں کے خطوط بیرونجات سے ہر ہفتہ پہنچتے ہیں۔ جنکی معالجہ میں چند وجوہ سے نہیں کر سکتا۔ اول وجہ یہ ہے کہ خود بیمار رہتا ہوں جس سے مجھے احتمال ہے کہ کہیں میرا مرض منتقل نہ ہو جائے۔ دوم اگر میں یہ خیال جو نہایت ضروری ہے۔ نہ بھی کروں تو تنہا تمام ہندوستان کے لئے مساوی کارآمد نہیں ہو سکتا۔ سوم میرے پاس وہ مریض لائے جاتے ہیں جو لب گور پہنچ چکتے ہوں۔ جن پر محنت امداد قت صرف کرنا عبث ہے۔ مجھے اپنے عرصہ دراز کے تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ علی العموم لوگ مجھ سے ایسے کام لینے چاہتے ہیں جو آجتک کسی عامل مسمیریسٹ نے نہیں کیا۔ جو خط لکھتا ہے وہ دس بیس ایسے سوال کرتا ہے جن کے جواب دلیلوں کا طول دیئے جا سکتے ہیں۔ کوئی اپنے خط میں مجھے مختلف قسم کے لالچ دیتا ہے کہ اگر مجھے میرے بزرگوں کا دفینہ بتا دوگے۔ تو کچھ حصہ آپ کی بھی نذر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی حقل پر میں رحم کھاتا ہوں بسنکر خاموش ہو رہتا ہوں۔ اکثر اصحاب ایسے طویل خطوط لکھتے ہیں۔ کہ جنکو پڑھنے میں تین گھنٹہ صرف ہوتے ہیں۔ پس اگر میں کوشش کروں اور صرف ایک ہی خط کا جواب بنانا ہو تو شاید ایک ہفتہ میں جواب لکھ سکوں۔ چہ جائیکہ ہر روز بہ تعداد خطوط کا جواب لکھنا ہوتا ہے شاید وہ لوگ یہ نہیں خیال کرتے کہ ایک تن واحد ہزار ہا طویل خطوط کا روزمرہ کسطرح جواب لکھ سکتا ہے اس لئے ان کے جواب نہ بھیجنے کی شکایت بیجا ہے۔ ہاں مختصر خطوط کا جواب دینا ممکن ہے سوال کرنیوالوں کو مناسب ہے کہ جہاں تک ہو سکے عبارت مختصر اور خوشخط لکھیں کیونکہ جن خطوط کے پڑھنے میں دقت ہوتی ہے۔ وہ لامحالہ دوز مانہ تک ملتوی کر دئے جاتے ہیں سوال کے مقابل جگہ کشادہ ہوتی چاہیئے۔ تاکہ اسی خط پر جواب لکھکر واپس کیا جائے۔ اسی طرح وقت بہت کم صرف ہوتا ہے۔ اور جواب خاطر خواہ سمجھ میں آجاتا ہے

آپ کا خادم انبا پرشاد۔ الیف۔ ٹی

الیس مراد آباد۔ محلہ قانون گریان

باب اوّل

مسمریزم اور اسکی قدامت

ہم اپنے وعدہ کے موافق اس علم کے متعلق آرٹیکلوں کا سلسلہ ناظرین
کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علم مسمریزم مسلمہ سائنس میں داخل
ہے۔ گو ۵۰ سال پیشتر سائنٹیفک دنیا میں کہیں کہیں ایسے اشخاص بھی
موجود تھے۔ جو اس کے وجود میں شک رکھتے تھے۔ اور بعض ان میں
سے دلیری کر کے اور بوجہ جھگڑ بن کر اتنا ہی کہدیتے تھے کہ تمام کام
شیطان کی مدد سے ہوتے ہیں۔ لیکن اس روشنی اور تحقیقات کے زمانہ
میں معاملہ دگرگوں ہے۔ اس علم نے ایسی ترقی کی ہے۔ کہ براعظم یورپ اور امریکہ
میں کوئی شخص بھی ایسا موجود نہیں جو اپنے آپ کو ذرا بھی عالم اور سائنٹسٹ
کہے اور مسمریزم اور اس کی طاقتوں سے منکر ہو سکے۔ اگلے زمانہ میں جب
کتابیں گراں تھیں۔ اس وقت یہ علم علوم مخفی میں شامل تھا۔ اور جو
جانتا تھا۔ ہمیشہ چھپا رہتا تھا۔ حتے کہ مرتے دم ساتھ لے مرتا تھا۔
لیکن اب جو تلاش کرتا ہے۔ نہایت آسانی سے سیکھ سکتا ہے۔ اور عمل
کر سکتا ہے اس علم سے ناواقف رہنے کے لئے اس زمانہ میں کوئی عذر
باقی نہیں ہے۔

ہمارا ارادہ نہیں ہے کہ بحث مباحثہ کریں۔ دشمن سے اور مخالف سے جھگڑا کریں اور
معترضوں کو جواب دیں تاکہ مضمون بہت طول ہو جائے یہ کام علیحدہ فرصت کے وقت کیا جائیگا
بعض لوگوں کو اس علم کی اصلیت و ہستی میں شک ہو۔ وہ قلم سے بذریعہ تحریر یہ بحث طے کریں اسوقت ہمارا

یہ کتاب کے اعتبار سے موسمبر میں شائع ہوئی تھی سنہ علوم کی دنیا

صرف یہ منشا ہے کہ یہ متبرک علم اس کے مشتاقیوں کو سکھاویں. تاکہ وہ اس
کی صحت بخش قوتوں سے دنیا کو فائدہ پہنچاویں. اور خود نیک بنیں.
اس کے سیکھنے والوں کے لئے اکثر ایسے ہی قواعد اور ہدایات لکھینگے
کہ جن کے ثبوت کی ہم کوشش بھی نہ کرینگے. ورنہ اس طرح مضمون کو
غیر محدود طوالت ہو جائیگی. اور پھر ہم اپنے اصلی بیان کرنے سے باز رہ
جاوینگے. فی الحال ہتری کو مان لینا چاہیئے. کہ جو قواعد اس کی مشق کے لئے
ہم بتاتے ہیں درست ہیں. اگر وہ عمل کریگا. تو خود اس کو علمی ثبوت مل جائیگا. ہمارے
نزدیک لفظی کی نسبت عملی ثبوت زیادہ تسلی بخش ہوتا ہے. ہم یہ کتاب صرف
اس خیال سے لکھتے ہیں. کہ نیک دل لوگ عوام کی تکلیف اور مصیبت
دور کرنے کے لئے اپنی کوشش اور محنت لگا دینگے. اور ایسے
ہی لوگوں سے ہم کو امید بھی ہے. ہم کو معرضوں اور متعصبوں سے الجھنے
کی کوئی ضرورت نہیں. کیونکہ ان کی آنکھوں اور دل پر ایسا پردہ پڑا ہوا
ہے کہ چاہے ان کے روبرو مردہ کو زندہ کر دیجئے مگر ان کو اعتبار آنا ناممکن
ہے. ایسے لوگوں کو ہم سائنٹسٹوں کے حوالہ کرتے ہیں جو ناموری کے لئے مرتے
ہیں اور وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم اپنا خون جگر پیکر ان کو سمجھا رہے ہیں. ان
ابتدائی رکاوٹ کے بعد ہم یہ سمجھکر کہ ہمارے ناظرین سمجھنے ...... کے لئے
تیار ہیں. اور نیک نیت ہیں. اپنا اصلی منشا ظاہر کرنا شروع کرتے ہیں انیل
میگنیٹیزم یا مقناطیس حیوانی بہت ہی قدیم علم ہے.

اگرچہ یہ کہا جاتا ہے مسمر نے اس علم کو
ایجاد کیا ہے مگر در حقیقت اس علم کا از سر نو
رونق دینے والا ہوا اس کے وقت میں گم ہو گیا
تھا. یہ سچ ہے کہ ۱۸۷۸ء میں اس نے
شہر پیرس میں اپنے تجربے دکھا کر لوگوں کو

حیران کر دیا مگر اس سے پیشتر ہی دوسروں نے ایسے ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب تجربے دکھائے ہیں۔

ضلع کارک کے ...... ۱۸۵۸ء میں ملک آئرلینڈ کے مسٹر گریٹ ریکس نے نہایت ہی عجیب باتیں اپنی مقناطیسی قوت کی دکھائی تھیں۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے بلا حاصل کرنے کسی قاعدہ کے صدہا مریضوں کو صحت بخشی۔ اور ملک میں تمام سخت سے سخت مرضوں کے مریضوں کو تلاش کرتا پھرا۔ اور اپنا روپیہ صرف کیا۔ اس کو کسی شہرت یا نیکنامی کی بھی ضرورت نہ تھی۔ مقام وسے کے لاٹ پادری نے خود لکھا ہے۔ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مجسٹریٹ موصوف نے بڑے بڑے مہلک امراض کو دور کیا۔ بہرے اور گونگے دم کے دم میں چنگے ہو کر چلے گئے۔ شدید درجہ کے درد زور سے کھینچ لئے۔ اور یہ تمام کام صرف اپنی قوت ارادی اور پاسوں[1] (Passes) کے ذریعہ سے کئے۔

لندن کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے بھی تحقیقات کی اور اپنی رپورٹ میں مجسٹریٹ موصوف کے تجربات کی کیفیت لکھی[2] اور یہ بھی لکھا کہ مسٹر گریٹ ریکس کے بدن میں ہی ایسی تاثیر ہے۔ جو امراض کو فائدہ بخش ہے۔ اور وہ خاص امراض کو فائدہ کر سکتا ہے۔ لیکن یہ بات ایک ناتجربہ کار کے کہنے کے لائق ہے۔ کہ بعض کو نہیں کر سکتا۔ اگر ہم چاہیں تو اس تحقیقات کو زمانہ طوفان نوح تک وسعت دے سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم کو اس وقت کے کل مذہبی رسوم میں اس متبرک علم کا پتہ ملتا ہے۔ اول یونان ہی لو وہاں کی مذہبی کتب میں انسان کے ہاتھ

[1] جن سطور پر ایک لکیر کھینچی ہوئی ہے۔ وہ ضروری اور غور طلب خیال کیجاتی ہیں اور جہاں دوہری لکیر عبارت پر ہو وہ نہایت ہی غور طلب اور ضروری سمجھو اختصار عبارت کیلئے انگریزی میں یہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکی ہم نے بھی تقلید کی ہے +

کی صحت بخش تاثیر کا جا بجا ذکر ہے حکیم **سولن** نے جو حضرت مسیح سے ۶۰۰ برس
قبل گزرا ہے۔ ایک مقام پر لکھا ہے کہ اکثر امراض سخت تکلیف دہ ہوتے
ہیں کہ صرف دوا انہیں فائدہ نہیں کرتی بلکہ اکثر اوقات ہاتھ سے دینا
نہایت ہی مفید ہوتا ہے۔ **الیس** نے جو مسیح سے ۵۰۰ برس پیشتر ہوا ہے
ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ **پرمھتیوس** نے شہزادی آئیو سے کہا کہ تم اپنی مرضوں
کی دوا کی تلاش میں دور دراز ملکوں میں گئی ہو۔ مگر کہیں آرام نہیں ہوا
اب اگر تم حکیم **زی اس** کے پاس جو دریائے نیل کے کنارے رہتا ہے
جاؤ تو اپنے شفا بخش ہاتھ کی مدد سے تم کو شفا کر دے حکیم **اسکلپیڈ**
جو **یونان** کا بہت ہی مشہور طبیب گذرا ہے۔ فتور دماغ اور   کرنے کے
لئے ہاتھ سے مالش کیا کرتا تھا۔ **ملک روم** (روما) کے ایک طبیب نے لکھا
ہے۔ کہ ہاتھ کی زیادہ مالش کرنے سے نیند آجاتی ہے۔ کپتان **پلاٹس** نامی
کے ایک ایکٹ میں **عطارد** اور **شوشیا** کا ذکر آیا ہے۔ وہاں عطارد
کی یہ خواہش ہے۔ کہ سوشیا سو جائے۔ تو وہاں اس نے کہا کہ میں طویل
پاس کر کے اس کو سلا دوں۔ سوشیا نے کہا کہ مجھے ضرور سلا دو۔ کیونکہ میں تین
دن کا جاگا ہوا ہوں۔ یہ بات غور طلب ہے۔ کہ اگلے زمانہ میں بھی نیند پیدا کرنے کے
لئے لانگ پاس ہی   مسمرائزر لوگوں کی اصلاح میں مستقل تھی علاوہ ازیں
متفرق کاموں کے لئے متفرق پاس یعنی ہاتھ کا جسم پر یا اس کے قریب پھیرنا مقرر ہیں
مثلاً چھوٹی ہابڑ اٹیل   یعنی افقی الیک   یعنی ٹیڑھے
اور دیگر اقسام کے پاس

لہ یہ بھی ایک طریقہ پاس کرنے کا ہے۔

ٹلہ   دینے عامل کے ہاتھ کا صحت بخش مقناطیس مریض کے جسم میں داخل ہو جاتا
ہے اور صحت بخشتا ہے جب بچہ کو تھپکتی ہے۔ تو وہ سو جاتا ہے   اثر سے واقف
ہو تو بہت جلد خود کو سلا دیتی   ٹانک   رشتہ کا حصہ یا ٹانگ کا حصہ۔

اقسام پاس

چونکہ علم مسمریزم میں لفظ پاس متواتر اور بکثرت استعمال ہوتا ہے اور در حقیقت پاس کی واقفیت عامل کیلئے اشد ضروری ہے۔ اس لئے ہم مختلف اقسام کے پاس درج کرتے ہیں۔

(۱) **چھوٹے پاس** یعنی وہ پاس جو جسم کے کسی خاص حصہ پر اوپر تا نیچے کسی سمت کو جلدی جلدی کئے جائیں۔ ایسے ہی کو اکثر ماہران فن کی اصلاح میں مقامی پاس بھی کہتے ہیں۔ جب اس قسم کے پاس خاص حصہ جسم کے درد وغیرہ دور کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ تو اس حالت میں ہر پاس کے بعد یعنی ہاتھ جس سے مس کرتا ہو دیتے ہیں۔ گویا کہ کوئی نجس شے ہاتھ کو لگ گئی ہے۔ اس کو دور کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ کسی کے ہاتھ میں بچھو نے ڈنگ مارا ہے۔ تو ڈنگ مارنے کے مقام سے شروع کرکے انگلیوں کے سرے تک لانا چاہیئے اور ہر دفعہ جھٹک دینا لازم ہے ...... پاس کرتے وقت بھی یہ خواہش کرتا جانا چاہیئے کہ درد دور ہو جائے۔ ہاں شروع کرنے سے پیشتر اس مقام پر جہاں تک زہر کا اثر پہنچ گیا ہے۔ بند ہاتھ سے لگا دینا چاہیئے جیسا کہ ہم پیشتر بیان کر آئے ہیں۔ ایسے درد وغیرہ دور کرنے کے لئے مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ÷

اگر جسم کے کسی حصہ میں عمل جراحی کرانا ہے۔ تو ابتدا ہی کو مریض پر خواب مقناطیسی طاری کیا ہوگا۔ اور جب خواب طاری ہو جائے تب اس حصہ جسم پر چند مرتبہ چھوٹے پاس جلدی جلدی کرے۔ مگر ہاتھ کو مذکورہ بالا طور پر جھٹکا نہ دے ورنہ اثر نہ ہوگا پس وہ حصہ بیکار ہو جائیگا

اور مریض کو قطعی تکلیف معلوم نہ ہوگی۔ مشتاق شخص کو ضرورت نہیں ہے۔ کہ خواب مقناطیسی مریض طاری کرے۔ وہ فوراً دو چار پاس کر کے معلوم کر سکتا ہے کہ آیا مریض تیز حس ہے یا نہیں۔ اگر مریض تیز حس ہے۔ تو صرف چند پاس کر کے اس عضو کو بے حس کر سکتا ہے۔ جس پر عمل جراحی ہوگا۔

(۲) **طویل پاس**۔ لمبی پاس یعنی سر سے پاؤں تک جب بیٹھے ہوئے معمول پر کئے جاتے ہیں۔ تو طویل پاس کہلاتے ہیں۔ اور جب پلنگ وغیرہ لیٹے ہوئے پر کئے جاتے ہیں تو ان کو افقی کہتے ہیں۔ ان پاسوں کو اکثر مقناطیسی پاس ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے ذریعہ معمول و مریض پر خواب مقناطیسی طاری اور گہرا کیا جاتا ہے۔ اس قسم کے پاس بہت اثر دار ہوتے ہیں ایسے پاس اگر صلب یا جذب امراض کے لئے کئے جاتے ہیں۔ تو ہاتھ جسم سے علیحدہ رہتے ہیں۔

(۳) **کششی پاس**۔ ان پاسوں کے استعمال کرنے میں قوت ارادی کا بہت کام پڑتا ہے۔ ان پاسوں کی یہ غرض ہوتی ہے۔ کہ گویا معمول فاصلہ پر ہے۔ اور عامل اس کو اپنی جانب کھینچنا چاہتا ہے۔ فرض کر لیا جاتا ہے کہ معمول جو سامنے فاصلہ پر موجود ہے۔ اس کے اور عامل کے سینوں میں ایک نورانی ڈوری سے سلسلہ قائم ہے۔ اور عامل اپنے دونوں ہاتھ آگے کو بڑھا کر اس خالی ڈوری کو پکڑ کر اپنے سینہ کے جانب کھینچتا ہے لیکن ایسا کرنے وقت ہاتھ کی مٹھی بند نہ ہونی چاہیئے بلکہ انگلیاں کسی قدر خم کھلے ہوئے ہیں۔ اس قسم کے پاسوں سے بشرطیکہ عامل کی قوت ارادی مستقل اور مضبوط ہو۔ اور معمول کافی تیز حس ہو۔ تو خواہ بیچ میں کتنی ہی رکاوٹیں ہوں اور کتنے ہی فاصلہ پر ہو بہت اثر ہوگا۔ اکثر معمول دفعتاً عامل سے آکر ٹکر کھاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ سے خبردار رہنا چاہیئے اس قسم کے پاس جلسوں میں تماشہ وغیرہ دکھانے کے وقت نہایت

کام دیتے ہیں جس کا ذکر ہم علیحدہ باب میں کرینگے۔
(ب) دوسری ترکیب کششی پاس کی یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ کو معمول کی جانب پھینکو کہ جس طرح کرکٹ کھیلتے وقت انڈر ہینڈ بولنگ کیا کرتے ہیں اور ایسا کرنے وقت اپنا داہنا پیر بھی آگے کو بڑھا دو اور یہ تصور کرو کہ تم نے ایک ڈوری معمول پر پھینک دی ہے جس سے اُسے لپیٹ لیا ہے۔ اور پھر اس کو اپنی جانب کھینچو۔ یہ نہایت موثر طریقہ ہے۔ گو عامل لوگوں کو اس طریق سے کم واقفیت ہوتی ہے۔
کرشمے دکھاتے وقت تجربہ کار عامل بہ آسانی معلوم کر سکتا ہے کہ اہل جلسہ میں سے جو سامنے بیٹھے ہیں کس کس پر اثر ہوتا ہے۔ جن لوگوں پر اثر ہوتا ہے۔ وہ ہاتھ کی ہر جنبش کے ساتھ ہل جاتے ہیں۔ اور ان کا جسم آگے کو کھینچا ہوا معلوم ہوتا ہے بعض پر تو اس قدر اثر ہوتا ہے۔ کہ عامل کے سینہ میں آکر بڑے زور سے ٹکرا جاتے ہیں۔ جن سے وہ اکثر زمین پر گر پڑتا ہے۔ اس خطرہ کو بذریعہ دافع پاسوں کے روکنا چاہیئے۔
دافع پاس۔ یہ پاس گو یا کششی پاس کا عکس ہے۔ ہاتھ کی ہتھیلی معمول کی جانب کر کے اور اس طرح انگلیاں ذرا خم کھلے رہیں۔ ہاتھ بڑھا کر اس طرح حرکت دو کہ گویا تم اس کو اپنے پاس سے ہتھیلی کی گدی کا دھکا دیکر ہٹایا چاہتے ہو۔
(۵) **اوپر طویل پاس** (الف) یہ پاس طویل پاس کا عکس ہے۔ یعنی طویل پاس سے اکثر مقناطیسی داخل کیا جاتا ہے اور اس سے اوتارا جاتا ہے۔ اس قسم کے پاسوں سے اکثر عجیب کرشمے بھی ظہور میں آجاتے ہیں۔ یعنی اس قسم کے پاس ریڑھ کی ہڈی کے زیر حصہ سے شروع کر کے اوپر کو سر کے اوپر

کے حصہ تک کے بائیں کو کھینچ لیتے ہیں اکثر نیز حسب معمول پیروں کے انگوٹھوں کے بل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض ہوا میں معلق ہو جاتے ہیں۔ اگر خبرداری نہ کی جائے تو زمین پر زور سے گر پڑتے ہیں۔ موٹے تازے اشخاص پر ایسے پاس نہ کرنے چاہئیں۔ کیونکہ جب قوت عزیزی اوپر کو جاگنے لگتی ہے۔ تو وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔

(پ) او کئے چھوٹے پاس۔ ہاتھ سے اس طرح ملا کر جس طرح تصویر صفحہ ۲۱۴ پر دیکھو) سے نمایاں ہے۔ معمول کے چہرے پر پاس کرنے کو کہتے ہیں۔ ایسا پاس کرنے اور زور سے معمول کے منہ پر پھونک مارنے سے مقناطیسی اثر زائل ہو جاتے ہیں۔ جن شخص کو کامل مہارت ہو اس کو ایسے پاسوں کی ضرورت نہیں پڑتی۔ بلکہ وہ صرف زبانی حکم دیکر اثر دور کرا سکتا ہے۔

حکیم[1] ہپپوکریٹیز جو ۹۹ سال کا ہو کر ۱۶۱۳ برس قبل سنہ ع سے مرا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ اگلے زمانہ کے ہوشیار طبیب واقف تھے۔ کہ ہاتھ سے آہستہ آہستہ جسم کا ملنا دوران خون کے لئے بہت مفید ہے۔ بعض نہایت ہی لائق طبیبوں کا خیال ہے۔ کہ مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرنے سے جو گرمی نکلتی ہے۔ نہایت صحت بخش او مفرح ہے۔ یہ دوا اتفاقیہ اور دوامی ہر قسم کے دردوں کے لئے مفید ہے اور اکثر قسم کی کمزوریاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب میں نے اپنے مریضوں کا علاج کرتا ہوتا تھا۔ تو اکثر بار مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ میرے ہاتھ سے کوئی چیز باہر جاتی ہے۔ اور مریض کے جسم میں سے کوئی شئے کھینچ لاتا ہوں۔ پس بعض کا یہ خیال ہے۔ کہ ہاتھ اور نظر کے ذریعہ صدہا امراض کو صحت ہو سکتی ہے جس طرح ایک شخص سے دوسرے کو مرض لگ جاتا ہے۔

[1] نا حکیم

اثر عمل اونارنے کا طریقہ

ورجل نے لکھا ہے۔ کہ ایک پادری کو یہ طاقت حاصل تھی کہ وہ سانپ کو سلادیتا تھا اور سانپ کے کاٹے کا زہر اونار دیتا تھا۔ اور لکھتا ہے کہ امیرونامی ایک بیپٹ عبادت تھی کہ عمل اور ہاتھ کے ذریعہ سے وہ سانپوں کو سلادیا کرتا تھا۔ ان کا غصہ اور تیزی کم کردیتا تھا۔ اور ان کے کاٹے ہوؤں کو آرام کردیتا تھا۔

سانپ کے کاٹے ہوئے کا علاج بذریعہ مسمیریزم اس طرح کرنا چاہیئے۔ اگر عامل کاٹنے سے تھوڑے ہی عرصہ بعد موقع پر پہنچ گیا ہو۔ تو وہ گزیدہ حصہ جسم پر صرف بذریعہ پاسوں کے اس عضو کے گرد اپنا ہاتھ کئی بار اس طرح پھیرے۔ کہ وہ جسم سے مس کرتا جائے۔ گویا خیالی بند باندھے رہو کیونکہ سانپ کے زہر کی تاثیر سرد خشک ہوتی ہے۔ اس لئے وہ گردش خون ۔۔۔۔ بند کردیتا ہے۔ اور انسان مرجاتا ہے۔ یہ بند اس مقام پر لگائے جہاں سے اوپر زہر نے اثر نہ کیا ہو۔ اس ام

کی کامل شناخت ہمارے رسالہ تریاق سے ہوگی۔ اس کے بعد زہر اوپر کو چڑھنا موقوف ہو جائیگا۔ پھر مقام گزیدہ سے عضو کے اختتام کی جانب مثلاً ہاتھ میں کاٹے تو انگلیوں کے سروں کی طرف اگر پیر میں کاٹے تو بھی سروں کی طرف آدھ گھنٹہ تک پاس کرے۔ اور پاس کے بعد ہاتھ جھٹک دے۔ تاکہ جو خراب اثر ہوا ہے وہ نکل جائے لیکن یہ کام اس وقت ہو سکتا ہے۔ کہ جب پورا عمل ہو جائے۔ اور کاٹے ہوئے عرصہ بھی بہت نہ گذرا ہو۔ اگر عرصہ بہت گذر گیا ہے۔ اور مسمریزم کی مہارت بھی نہ ہو۔ تو صرف تریاق کے بموجب عمل کرنا واجبات سے ہے۔ اس عمل مسمریزم کی ضرورت نہیں ہے۔

کچھ شک نہیں کہ دنیا کے ہر ملک میں کسی نہ کسی شکل سے مسمریزم صدہا سال تک استعمال ہوتا رہا ہے۔ اگر ہم اپنی تحقیقات کو اور بھی آگے لے چلیں اور مصریوں کو دیکھیں جو دنیا کی نہایت قدیم اور عجیب قوم ہے تو ان کے مندروں وغیرہ میں صدہا ایسی تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ کہ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص دوسرے پر مسمریزم کر رہا ہے حتیٰ کہ اکثر ایسی تصویریں بھی ہیں۔ جن میں ایک شخص دوسرے کے ہاتھ کی تین انگلیاں کھلی ہوئی اور باقی ہاتھ کو نیچے دبائے ہوئے تھا یہ ہے یہ خواب مقناطیسی طاری کرنے کا نہایت زبردست طریقہ ہے۔

مسٹر وارہبرٹن اپنی مشہور کتاب کریسینٹ اینڈ کراس" میں لکھتا ہے کہ "علم مقناطیسی کو مصری لوگوں نے خوب سمجھا ہوا تھا۔ ہم صرف اس لئے نہیں کہتے کہ اس علم کی تاثیروں کا حال ان کی کتابوں میں درج ہے بلکہ اس لئے کہ مکان کے کمرہ میں جو خاص فن طبابت کے لئے معلوم ہوتا ہے ایک تصویر بنی تھی جس میں ایک شخص دوسرے پر عمل مقناطیسی کر رہا ہے۔ اور ایک خدمت گار مریض سر تھامنے کے لئے جبکہ اس پر خواب طاری

ہو جائے تیار کھڑا ہے"۔ اس میں شک نہیں کہ مصر کی دی اسیس کا مندر صرف بذریعہ علم مقناطیسی امراض کے دور کرنے کی غرض سے تھا۔ پرانی تاریخ کہتی ہے۔ اور قدیم یادگاریں اس بات کی کامل شہادت دیتی ہیں ڈالبو ادرس اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔ کہ جو شخص مندر میں حاضر ہوتا تھا وہ صحت پا جاتا تھا۔ ہزاروں اشخاص جن کو طبیبوں سے ناامیدی ہو جاتی تھی وہاں آتے تھے۔ ہزاروں اندھے بہرے اور گونگے اور جن کے جسم سن ہو جاتے تھے خوش خوش گھر چلے جاتے تھے غرض تلاش کرنے سے معلوم ہو جائیگا کہ دنیا کی ہر قوم اس علم سے واقف تھی۔ اکثر شادی وغیرہ کی رسوم میں جن کو حال کی تعلیم یافتہ فضولیات بتاتی ہیں۔ اس علم کا استعمال موجود ہے۔ اور وہ نہایت ہی عقلمندی سے قائم کی گئی ہیں۔

مورخوں نے لکھا ہے کہ حکیم فیثاغورث اپنے شاگردوں کو تعلیم کرتے وقت حیوانات پر اپنا مقناطیسی اثر کر کے دکھایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ نہایت ہی شرارت پسند ریچھ کو ایک لمحہ میں ہلا لیا تھا۔ دوسرے موقعہ پر ایک نہایت ہی بھوکے بیل کے سامنے دانہ رکھا اور عمل مقناطیسی کے زور سے اُسے اس کے کھانے سے باز رکھا ایک مرتبہ عقاب کو جو نہایت بلندی پر جا رہا تھا صرف نظر اور ہاتھوں کی مقناطیسی قوت سے اڑنے سے روک لیا۔

ہم دکھا چکے ہیں کہ مسمریزم کل کا پیدا شدہ علم نہیں ہے۔ یہ علم قدیم ہے اور ہزاروں سال کی آزمایش بھی بھگت چکا ہے۔ بلکہ ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ یہ سب سے قدیم سائنس ہے۔ اور اس سے پیشتر کوئی سائنس موجود نہ تھی پس اینمل منگنٹزم طب کی کنجی یا اطبا کی کامیابی کا اصلی ذریعہ ہے۔ اور مذہب کا ستون اور مذہب ایجاد کرنے والوں کی اعلیٰ طاقت تھی یہ کہنا بعض صاحبوں کو نہایت عجیب معلوم ہوگا۔ کہ طب اور اسکی ہمشیرہ مذہب ہی ہیں جو سب سے پُرانے ہونے کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ اچھا دیکھو رویا لڈ

کی اس کتاب میں کیا شہادت ہے وہ لکھتا ہے کہ علم راز یا گپت ودیا جس کو اگلے لوگ دوبارہ زندگی پیدا کرنیوالی آتش نامزد کرتے تھے وہی جس کو آجکل مقناطیس حیوانی کہتے ہیں وہ علم ہے جو تین ہزار سال سے زیادہ عرصہ سے ہندی اور مصری پوجاریوں کے خاص قبضہ میں تھا یہی علم حضرت موسیٰ کو مقام ہیلیپوس میں جبکہ وہ زیر تعلیم تھے سکھایا گیا تھا جس کے ذریعہ ان دو بڑے ریفارمروں اور خاصکر مسیح نے اپنے وہ معجزے دکھائے جن کا ذکر انجیل میں صدہا جگہ آیا ہے۔

اس سلسلہ میں یہ کہدینا ضروری ہے کہ متقدمین نے اس علم کی صرف صحت بخش اور طبی ہی شاخ پر اپنی توجہ اور تحقیقات کا زور ختم نہیں کیا گو وہ ان خاصیتوں کو کامیابی کے ساتھ استعمال کرتے تھے اور خوب جانتے تھے۔ بلکہ انہیں نے اسی طرح اس علم کے اعلیٰ مرحلوں یعنی روشنضمیری اور سمادھی کی بھی خوب تحقیقات کی تھی پس ان ہی لوگوں نے سحر یعنی جادو بھی جو مسمریزم کی بہن ہی ہے معلوم کر لیا تھا۔ جادو کے شیشے اور مقناطیسی وجواہر وغیرہ بھی دریافت ہو گئے تھے عیسائیوں کا منبرک۔ سائنز۔ پانے کرہ جساد انجیل میں ہنود کو خوب معلوم تھا سحر جادو کا ذکر بھی آگے چلکر کرنا مناسب تھا۔ مگر فی الحال لکھا ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ مسمریزم کے اعلیٰ مرحلوں کے حاصل کر لینے سے جادو آجاتا ہے۔ یا یہ کہو کہ اس کے اعلےٰ مرتبوں کا ہی نام سحر ہے۔

پس جو کچھ متقدمین کی طاقتوں کی نسبت کہا جاتا ہے درحقیقت ان پر تعجب نہ کرنا چاہیئے بلکہ اس سے بھی زیادہ طاقتیں تھیں پس علم راز کا طالب علم دنیا کی تاریخ میں ہزاروں ایسی باتوں کو سنکر جن کو جاہلوں اور معترضوں نے غیر ممکن یا قصہ کہانی کہکر ٹالدیا ہے۔ قطعی تعجب نہ کریگا بلکہ بچہ باتوں کا حل آسانی سے اس علم سے کر سکتا ہے۔ ہم اپنے اس دعوے کا ثبوت

دے چکے کہ علم مقناطیسی کم سے کم تین ہزار سال کا علم ہے اب پھر انجیل کے زمانہ کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ بائبل کے عہد نامہ قدیم میں ہزاروں مقامات پر مسمریزم کے کرشموں کا ذکر ہے مگر ہم مختصر ذکر کرنا کافی خیال کرتے ہیں ہم ایک تمثیل لیتے ہیں۔ انجیل میں لکھا ہے کہ "لیکن نعمان خفا ہوگیا اور چلا گیا۔ اور کہا دیکھو مجھے خیال تھا کہ وہ (مسیح) ضرور میرے پاس باہر آویگا اور اپنے خداوند خدا کا نام لیگا، اور اپنا ہاتھ (بائبل کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ اپنا ہاتھ نیچے ہلادیگا) اور اس جگہ پر ما۔ پیگا اور مریض کو اچھا کر دیگا"۔ نعمان کو امید تھی کہ مسیح اس مقام پر اپنا ہاتھ اوپر نیچے ہلاویگا۔ یعنی اس کو مسمرائز کریگا اور دستور کے موافق ہاتھ ہلاتے وقت اپنے خدا کا نام لیتا جائیگا۔ درحقیقت اس نے ضرور اپنے مذہب کے پوجاریوں کو اپنے خدا کا نام لینے اور ہاتھ ہلاتے دیکھا ہوگا۔ یہ محبت پرستوں کی مذہبی رسوم ادا کرنے کے طریقہ کا نشان ملتا ہے۔ نعمان کو ضرور یہ سنکر غصہ آیا ہوگا کہ مسیح نے حکم دیا جاؤ دریا میں نہاؤ۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ طبی خیال سے دریا یکساں اثر رکھتے ہیں، لیکن وہ جانتا تھا، کہ ہاتھوں میں مختلف اثر ہوتے ہیں، پس اس لئے اس نے مسیح کا امتحان لینا چاہا کہ دیکھوں اس میں اور میرے یہاں کے پوجاریوں سے زیادہ طاقت ہے یا کم بائبل میں الیشیا کے متعلق ایک نہایت زبردست مسمریزم کے عمل کا ذکر آیا ہے۔

شنتامائیٹ کے بیٹے کو جبکہ وہ کھیت کاٹنے والوں کے ساتھ باہر تھا، دفعتاً لو مار گئی تھی "مسیح نے اس طرح علاج کیا" وہ لڑکے کے منہ پر منہ رکھکر بیٹھ گیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ بچہ میں گرمی آگئی یعنی مقناطیسی بجلی آگئی۔ وہ پھر اِدھر اُدھر پھرنے لگا اس کے بعد اس نے پھر عمل کیا اور بچہ نے آنکھیں کھول دیں۔ اس عمل میں اس نے صرف دو

کیا جوہر عامل مجبوراً ایسی حالتوں میں کرتا ہے جنکو فوراً زبردست مقناطیسی اثر استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور عامل جلدی سے معمول کے دماغ اور جسم میں مقناطیس یا اوڈ ائیل بھر دیتا ہے اس کی بابت دوم سلاطین باب چار آیت ۳۴-۳۵ میں شمر یزیم کے عمل کی اچھی تمثیل موجود ہے۔ ہم شوقین اور غور کرنے والے طالب علم کی سلاطین اول باب اوّل کی اوّل چار آیتوں پر غور کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہو جائیگا کہ اگلے لوگ قانون قدرتی سے بھی ناواقف نہیں تھے یعنی وہ درازی حیات کے معاملہ میں جاذبیہ اور خارجیہ اقوات سے واقف تھے اور انکا استعمال کرتے تھے۔

اب ہم بائیبل کے عہد نامہ جدید کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہم نے اکثر پڑھا ہے کہ مسیح کے پاس مریض لائے جاتے تھے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ وہ لوگ جو مختلف امراض میں گرفتار تھے۔ اس نے اپنا ہاتھ ایک پر رکھا اور انکو چنگا کر دیا۔ اس عورت کے منہ میں جس نے صرف مسیح کا پیرہن چھو لیا تھا۔ اور اس کی بیماری دور ہو گئی تھی۔ اس کو معلوم ہوا کہ خاصیت اس سے باہر نکل گئی لیکن بائیبل کی ترمیم شدہ عبارت یوں ہے جو زیادہ صحیح ہے کہ مسیح نے معلوم کیا کہ اس میں سے طاقت نکل گئی ہے لیکن جب مریض کو آرام ہو جاتا ہے تو اکثر عامل کو معلوم ہوا کرتا ہے کہ کوئی شئے اس کے جسم سے نکل جاتی ہے یہ ٹھیک بات ہے کہ اول ارادہ پایا جاتا ہے پھر ہاتھ استعمال کرتا ہے اول نیکی کی یا اچھا ارادہ ہونا ضرور ہے تب ہم اس کو نمودار کر سکینگے بعض وقت آنکھوں سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ مقناطیس کی جنبش دینے والی یہ ہی خبریں آنکھ۔ ہاتھ اور قوت ارادی ہیں مریض نے مسیح سے کہا اے خداوند اگر تم چاہو تو مجھ پاک کر سکتے ہو۔ مسیح نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُسے چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں تو پاک ہو جا اور اسکا مرض جاتا رہا۔ دیا زیادہ شخصوں کی مجموعی کوشش اکثر عجیب و غریب کرشمے کرتی ہے پطرس و یوحنا نے اس پر نظر جمائی اور کہا ہماری طرف دیکھ اور اُسنے اُسے اپنا داہنا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا۔ اور فوراً اُس کے گھٹنوں اور پیروں میں طاقت آگئی اور اچھل کر وہ کھڑا ہو گیا اور چلنے لگا۔

باب دوم

مسمریزم اور اس کا استعمال

کوئی مرض اور خرابی نہیں ہے جس کے لئے مسمریزم فائدہ اور صحت بخش نہیں ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہ غلط بات سمائی ہوئی تھی کہ مسمریزم سے صرف نروس بیماریوں سے فائدہ ہوتا ہے بعض کا خیال ہے کہ صرف خاص ہی خاص لوگوں پر اثر ہو سکتا ہے۔ ہم زور اور دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ مسمریزم ہر شخص پر اثر کر سکتی ہے ہر شخص اور ہر مرض کو اس سے موثر ہونا لازمی بات ہے اس کے ثبوت کے لئے تاکہ ہمارے ناظرین کو یقین ہو جائے کہ اس علم سے ان امراض کے علاوہ جن کو نروس کہتے ہیں جملہ امراض کو کامل نفع ہوتا ہے ہم لنڈن کے اس ہسپتال کی رپورٹ کا خلاصہ جو اس ہی علم سے علاج کرنے کے لئے قائم ہے پیش کرتے ہیں۔ لنڈن مسمرک انفرمری[1] کو قائم ہوئے پندرہ برس گذرے اس زمانہ میں تکلیف زدہ انسان کو اس شفاخانہ کے ذریعہ بے حد نفع پہنچا ہے جن مریضوں سے ڈاکٹروں نے ہاتھ اٹھا لیا تھا ان کو یہاں ہی آرام ہوا ہے اصلی بات یہ ہے۔ کہ یہاں گونگوں کو زبان اندھوں کو آنکھیں لنگڑوں کو پیر اور بہروں کو کان ملے ہیں سالہا گذشتہ کی رپورٹوں میں ان امراض کی مفصل کیفیت درج کی گئی ہے کہ جس کا یہاں علاج کامیابی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ان امراض کی فہرست میں مختلف اقسام کی مفاصل اور رعشہ فالج کی مثالیں پائی جائینگی جس سے مختلف عضو بیحس ہو گئے تھے۔ مرگی رمینٹ ولٹس ڈینس ہسٹیریا۔ الزمیا کلوروسیس

[1] انفرمری یعنی وہ شفاخانہ جس میں بذریعہ علم مسمریزم مریضوں کا علاج ہوتا ہے ۱۲

خواب میں چلنا۔ ریڑھ کی ہڈی کا درد۔ جلن اور آواز کا مارا جانا جلندھر کے
مختلف اقسام جملہ امراض متعلق گردہ و دل موتیابند آنکھوں کا بند ہو جانا
مختلف قسم کے پھوڑے جذام۔ اسہال ہاتھ پاؤں کا اکڑ جانا وغیرہ وغیرہ
ان تمام امراض مذکورہ بالا کے علاج میں کسی دوا کا قطعی استعمال نہیں کیا گیا بلکہ
ان میں سے ایسے لوگوں کا علاج کیا گیا تھا۔ جن کو پیٹ بھر کھانا اور تن
کو کپڑا بھی میسّر نہ تھا۔ اس قدر جلدی مرض دور ہو جاتا ہے۔ کہ ناواقف
لوگ اس کو معجزے کہنے لگتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم اینیل میگنٹزم پر لیکچر دے
رہے تھے کہ ایک نوجوان شخص سامنے سے آکر کہنے لگا کہ جناب دیکھئے کیا
آپ میرا علاج کر سکتے ہیں؟ وہ شخص چھاپے خانوں میں - - - - -
حروف لگانے کا پیشہ کرتا تھا اور چونکہ اس پیشہ کے لوگوں کی عادت ہوتی
ہے۔ کہ کام چھوڑنے کے بعد بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانے بیٹھ
جاتے ہیں۔ اور جب ہاتھ گھرے ہوتے ہیں تو منہ میں حروف دبا لیتے ہیں
اور اس طرح جسم میں چھوٹے ذرے داخل ہو جاتے ہیں۔ اس کے ہاتھ کا
انگوٹھا بے حس ہو گیا تھا۔ اور تمام جسم میں درد تھا۔ اس انگوٹھے سے وہ
کوئی کام نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو چار سال سے یہ مرض لاحق تھا۔ اور
مجبوری وہ شخص انگوٹھے کے بجائے انگلیوں سے کام کرتا تھا ہم نے کہا
کہ تم لگاتار ایک میعاد مقررہ تک روزمرہ علاج کرانے آتے رہو تو ہم
تمہارا علاج کرنے پر آمادہ ہیں ہم نے اس لئے بنظر احتیاط قرار کر لیا
کہ اکثر مریض ایک یا دو دن کے عمل کے بعد پھر نہیں آتے ہیں اس طرح مفت
محنت خراب جاتی ہے۔ مگر ہماری یہ پیشبندی بیکار ہوئی کیونکہ اس ہی مرتبہ
اس کو قطعی آرام ہو گیا اور اس نے صدہا آدمیوں کے روبرو اپنا
انگوٹھا ہر سمت چلا کر دکھا دیا۔ اس شہر میں ہم مسافرانہ مقیم تھے۔ اور
وہاں گئے ہوئے صرف چند گھنٹے ہی گذرے تھے کہ ایک ... کے مکان پر

مقیم ہوئے تھے جو وقت آمد سے برابر ہم سے باتیں کر رہا تھا اور وہ مریض خاص اس ہی شہر کا باشندہ تھا اس کو وہاں سب جانتے تھے کہ اس کا ہاتھ محض بیکار ہے ہم انے صرف اس پر چالیس منٹ تک عمل کیا تھا۔ یعنی خواب مقناطیسی طاری کر کے اس کے انگوٹھے اور تمام جسم پر پاس کرتے تھے بس .... اگر کسی خاص جگہ درد ہو تو اسی مقام پر اور اگر کل جسم میں مرض یا تکلیف ہو تو سر سے لیکر پاؤں کی انگلیوں کے سروں تک پاس کرتے تھے غرض شخص جو مسمریزم جانتا ہے اس قسم کے امراض دفع کرسکتا ہے۔ مقناطیس صرف علاج ہی کیلئے مفید نہیں بلکہ کلورافارم کا کام بھی نہایت عمدگی سے دے سکتی ہے۔ تمام ڈاکٹروں نے مان لیا ہے کہ کلورافارم تمام بیہوش کرنے والی زہروں میں سب سے زیادہ بے قابو دار بیہوشی ہے رسالہ میڈیکل گزٹ لکھتا ہے کہ اس قسم کی وارداتیں اس کثرت سے جمع ہوگئی ہیں کہ یہ کہنے کی گنجائش باقی نہیں۔ کہ یہ کلوروفارم کی وجہ سے نہیں واقع ہوئیں۔ اگر ہم ان تمام وارداتوں کو چھوڑ دیں۔ کہ جن کی تفصیل موجود نہیں اور صرف مذکورہ بالا ہی قسم کی طرف توجہ رکھیں تو بھی کچھ اور نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ کلورافارم کا خاص اثر تھے۔ جو دماغ میں فتور پیدا کرتا ہے۔ یہ زہر خون کے دوران میں داخل ہوتا ہے۔ اور تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ اور چند ہی منٹ میں مریض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مگر مقناطیسی عمل میں یہ خوف اس لئے نہیں ہے۔ کہ وہ کوئی زہر نہیں ہے بلکہ اس میں ایک خاص بات ہے۔ جو کلورافارم کو ہرگز حاصل نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کلورافارم سے انسان کو قطعی بیہوشی ہو جاتی ہے مگر عمل مقناطیسی سے صرف اس ہی مقام کے دوران خون کو بند کرسکتے ہیں اور عمل جراحی کرنے میں مریض کو قطعی درد معلوم نہیں ہوتا بلکہ وہ آرام سے خود دیکھتا رہتا ہے۔ اس قسم کی صدہا مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ عورتوں کو زخمی پستانیں خود ان کی آنکھوں کے روبرو کاٹ ڈالی گئی ہیں اور انہوں

نے آوریرتک نہیں کی ایک مرتبہ فرانس کی رایل اکیڈمی نے علم مقناطیس کی اس قوت کی آزمایش کی اور ایک عورت کی پستان پر عمل کیا مگر اس نے نہایت خوشی سے عمل کرالیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جس وقت عامل نے کہدیا کہ اب عمل جراحی کرو ۔ یہ حصہ جسم کا بےحس ہوگیا ہے تو جراح نے فوراً نشتر لگا دیا یہ عمل بارہ منٹ تک جاری رہا ۔ اس تمام وقت میں وہ عورت خوب باتیں کرتی رہی اور درد کا کوئی اثر نہ پایا گیا اس کی ترکیب یوں ہے کہ اوّل جس شخص پر جس پر عمل جراحی کرنا منظور ہے عمل مقناطیسی کرو ۔ اس پر اوّل حالت جس کو ہماری اصلاح میں حالت بیداری کہتے ہیں ۔ اور جس کا مفصل ذکر آئیندہ کیا جاویگا طاری ہوجائیگی ۔ عامل کو مریض کے بیرونی اور ظاہری حواس مثلاً قوت لامسہ ۔ ساعہ وغیرہ پر پورا قابو حاصل ہوجائیگا ۔ اس کی تصدیق آیا بلا معلوم کرنے درد کے عمل جراحی ہوسکتا ہے یا نہیں یوں ہی ہوسکتی ہے کہ اوّل عمل کرنے کے بعد اس کے ہاتھ آنکھ یا کسی عضو پر دو چار بار لوکل یعنی مقامی پاس کرو ۔ اور اس سے کہو کہ تم اپنا ہاتھ نہیں اٹھا سکتے یا آنکھ نہیں کھول سکتے اگر اس کا جسم تمہارے حکم کی پابندی کرے تو فوراً اس مقام پر جہاں عمل جراحی کرانا ہے پاس کر کے جراح سے کہدو کہ عمل کر ڈالو مریض کو قطعی تکلیف نہ معلوم ہوگی ۔ اور اپنے دل میں مضبوط ارادہ کئے رہو کہ اس کو قطعی درد نہ محسوس ہو ۔ اگر عامل پاس کرتے وقت اپنے دل میں یہ خواہش کریگا کہ مریض کو ۲۴ گھنٹہ تک درد محسوس نہ ہو تو ہرگز نہ ہوگا ۔ اگر اول دن عمل کام نہ دے تو دو تین مرتبہ مختلف اوقات میں عمل کرنا چاہیئے ضرور اثر ہوگا ۔

اس قسم کے نہایت ہی مہلک سنگ عمل جراحی کامیابی کے ساتھ کئے گئے بعض بے صبر اور شتاب کار لوگ ہماری اس ہی قدر عبارت کو جو ہمارے نزدیک عامل طور پر سمجھانے کیلئے ضروری ہے ۔ اور جس سے نتیجہ لوگ بڑی بڑی

باریک باتیں معلوم کرینگے طوالت اور فضول قصے کہانی کہینگے اسلئے ہم ایسا کرنا ملتوی کرتے ہیں کیونکہ ہم کو اس سے مفید باتیں لکھنی ہیں ہاں ہم خیال کرتے ہیں کہ ہم مسمریزم کے بیہوش کرنے اور آرام کرنے کی خاصیتوں کا کامل طور سے ذکر کر چکے ہیں، مگر اس علم کی طاقتیں محدود نہیں ہیں۔ امراض کے رفع کرنے میں یہ علم نایاب اور نہایت ہی بیش بہا ہے۔ میگنیٹزم کی تین خاصیتیں ہیں، مرض کی شناخت کیوقت اکثر کام میں آتی ہیں۔ عمل کرتے وقت کہا جاسکتا ہے۔ کہ بیماری کا خاص مقام کہاں ہے۔ کیونکہ اس کو خاص قسم کی تحریک معلوم ہونے لگتی ہے۔ بعض وقت خود مریض کو مقناطیسی اثر ایک مقام پر جمع معلوم ہوتا ہے۔ اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ مریض اپنے مرض کی کل کیفیت اور اس کا علاج بھی بتا دیتا ہے۔ لیکن اس حالت کا ذکر ہم آئندہ اس مقام پر کرینگے جہاں اندرون بینی و بیرون بینی خواب بیداری روشنضمیری کا ذکر کرینگے۔ اس قسم کا ایک واقعہ ہم کو بھی پیش آیا ہے۔ جس کے سُننے سے ناظرین کو مذکورہ بالا تاثیر کا کچھ صاف خیال بندھ جاویگا۔ ایک مرتبہ ہم کو ایسی عورت کا علاج کرنا پڑا کہ جس کے پستان میں بہت بڑا چھوڑا تھا۔ ہم کو دکھانے سے تین ہفتہ پیشتر اس زخم پر جراحی زخم ہو چکا تھا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ اس کا تمام نظام عصبی ہل گیا اور نیند قطعی نہ آتی تھی۔ خدمتگار نے کہا کہ ان کو نیند پندرہ منٹ سے زیادہ دقیقہ کے لئے نہیں آتی اور یہ بھی رات بھر میں صرف ایک یا دو مرتبہ یہ حالت تین ہفتہ سے تھی۔ اس سے جسم پر بہت ہی بڑا اثر پڑ رہا تھا۔ ہم نے اس کو ایک پلنگ پر نہایت بے قراری سے کروٹیں بدلتے پایا۔ الغرض ہم نے اس پر عمل کیا باوجودیکہ اس پر خواب طاری نہ ہوا کیونکہ ایسا ہمارا ارادہ بھی نہ تھا مگر اس نے اثنائے عمل میں ہم سے کہا مجھے تمہارے عمل سے ضروری نفع ہوگا کیونکہ معمول کو یعنی جس پر عمل کیا جاوے عامل کا اچھا اثر محسوس ہونے لگتا ہے اگر آرام معلوم ہو تو جان لو کہ عامل کا مقناطیس جلد نفع

لہ عمل کرنیکا لفظ نہایت کہیں کتاب میں استعمال ہوا ہے اسکے معنے خواب مقناطیسی طاری کرنیکی ترکیب عمل میں لانیکے ہیں خواہ خواب طاری ہو یا نہ ہو۔

کریگا اور اگر کوئی تکلیف ہو تو مدد دیگا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ استقلال سے عمل کرنیسے
اثر نیک نہ ہو جب دوسرے دن ہم گئے تو معلوم ہوا کہ رات بھر خوب آرام سے سوئی
اور صحت بخش علم کے استعمال کی بابت ہم کافی لکھ چکے ہیں ناظرین کو اس کی تاثیروں کی بابت
اور بھی عمدہ طور پر سمجھ میں آجائیگا۔ جب وہ اس بات پر بخوبی غور کرینگے کہ اس
علم کو کن کن باتوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور عمل کرنے کی حالت میں وہ کیا چیزیں
ہیں جو پورا اثر نہیں کرنے دیتیں اکثر دس مریضوں میں جو مسمریزم سے امداد
تلاش کرتے ہیں۔ تو ۹ ایسے ہوتے ہیں جو اوّل دنیا بھر کی دوائیاں آزما چکے ہیں
اور ان کے طبیب ان کو جواب دیدیتے ہیں۔ اور کہدیتے ہیں۔ کہ جس طرح چاہو
اپنا علاج کرلو۔ اب مرض ہمارے قابو کا نہیں ہے۔ اس قسم کے ہزاروں
واقعات ہوتے ہیں حال میں ہمارے کتاب کے ایک خریدار نے ہم کو امرتسر
سے لکھا کہ میرے بھائی کا اکلوتا لڑکا بعارضہ سل سخت بیمار ہے۔ تمام ڈاکٹروں اور
اطبا نے جواب دیدیا ہے۔ اب آپ کوشش کریں اور خاندان کو آنیوالی مصیبت
سے بچالیں کاش ہم کو ابتدا میں ہی خبر کر دیتے تو کیا اچھا ہوتا ہم نے مراد آباد
سے ہی ایک خاص وقت بذریعہ تحریر مقرر کر کے عمل کرنا شروع کیا سلسلہ قایم
کرنے کیلئے ہمارے پاس مریض کے بال اور فوٹو کی تصویر موجود تھی۔ اول ہی شب
مریض کو بہت نفع ہوا۔ اور حرارت تپ بالکل جاتی رہی۔ مگر پھر خط و کتابت
میں دیر ہونے سے مریض کا مزاج بگڑ گیا ۱۸۵۳ء میں ڈاکٹر وہیٹلی صاحب
نے جو شہر ڈبلن کے لاٹ پادری تھے۔ ڈبلن مسمرک ایسوسی ایشن کے
سالانہ جلسہ میں جس کے صدر انجمن منتخب کئے گئے تھے۔ بیان کیا تھا کہ مسمریزم
کے سچے ہونے کی میں زندہ مثال موجود ہوں۔ کیونکہ کئی سال سے مجھکو
کنٹھمالا کا عارضہ تھا۔ جب ڈاکٹروں نے اپنا خوب زور آزما لیا تب ہار کر
مجھے صلاح دی کہ اب مسمریزم کا عمل کراؤ۔ ایک ہفتہ کے عرصہ میں مجھے کامل
صحت ہوگئی اور آجتک وہ عارضہ پھر کبھی نہیں ہوا" اس علم میں اکثر ملکا میابیوں

کبھی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مریض کو خود اس کی مدد لینے میں اعتقاد نہیں ہوتا۔ مگر ہم نہایت افسوس سے کہتے ہیں۔ کہ اکثر یہ وجہ بھی ہوتی ہے۔ کہ عامل خود اس علم سے واقف نہیں ہوتا۔ اور نہیں جانتا کہ وہ کس قوت کو استعمال کر رہا ہے اور یہ بھی مسمریزم کا خراب استعمال کرنا ہے ہر علم اور پیشہ میں دغا باز ہوتے ہیں مگر جیسی آسانی سے اس علم کا عامل ظاہر کرنا آسان ہے کسی علم اور پیشہ میں نہیں۔ اس علم میں کامل دستگاہ اور مشق حاصل کرنے کیلئے عامل کا مفصلہ ذیل علوم میں کچھ کچھ دخل ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ علم کہربائی (علم کالویزم) علم مقناطیس اراضی فزیالوجی۔ تشریح الاعضا اور بالخصوص علم کاسہ سر سے اہم دریافت کرتے ہیں کہ صدہا لوگ جو عامل ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ اور علوم کو جانتے ہیں کیا صرف علم کہربائی کی ابتدائی باتوں سے بھی واقف ہوتے ہیں؟ صاف جواب ہوگا ہرگز قطعی نہیں۔ پس اگر لوگ یہ کہیں کہ اکثر مسمریزم سے نفع نہیں ہوتا۔ شیخی ہزاروں مارتے ہیں مگر ہوتا کچھ بھی نہیں تو تعجب نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ان مدعیوں کے علم کی بنیاد صرف ایک آدھ بازاری کتابوں یا کسی لسان تقریر کرنے والوں کے لیکچروں یا کسی عامل کی نقل اوتارنے پر ہوتی ہے۔

اس علم کے باڈائرکٹ کر گریگوری نے جو ایڈنبرگ یونیورسٹی میں علم کیمیا کے پروفیسر تھے۔ اس علم کی تحقیقات میں پچیس سال صرف کئے تھے ڈاکٹر ایلیٹ سن نے چھ برس کی تحقیقات اور تجربہ کے اپنی رائے مسمریزم کے موافق ظاہر کی تھی۔

مذکورہ بالا دو شخص بڑے بڑے مشہور سائنٹسٹ تھے۔ مگر انہوں نے بھی اس عزیز علم کیلئے اپنا ایسا بیش بہا وقت صرف کرنے میں کسر شان نہ خیال کی لیکن تاہم ہزاروں ایسے لوگ ملینگے جنہوں نے یا تو کسی کو خواب مقناطیسی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یا صرف کوئی رسالہ مسمریزم

پڑھ لیا ہے۔ اور ایک دو تجربہ بھی کر لئے ہیں۔ مگر اس علم کے
عامل ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔ اس علم کے سکھانے کا ذمہ لیتے ہیں۔
جس کو وہ بالکل نہیں جانتے۔ اس مرض کو آرام کرنے کی جرات کرتے ہیں جس
کا وہ نام بھی نہیں جانتے مگر یہ غلطی کیونکہ عوام میں پھیلی؟ اس کا زیادہ الزام
ان رسالوں پر ہے جو اس علم سے بحث کرتے ہیں۔ اور بیوقوفی سے
کہتے ہیں۔ کہ علم مسمریزم بہت ہی سہل الحصول ہے۔ چند منٹ کا کام ہے
.... عامل میں کسی صفت کا ہونا لازمی نہیں صرف قوت
ارادی (چاہے وہ اس لفظ کے معنے بھی نہ جانتے ہوں) کافی ہے ایک بھی
مسمریزم کا عمل ..... کر سکتا ہے یہ سچ ہے کہ ہر شخص مسمریزم بآسانی
کر سکتا ہے۔ مگر ہم یہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مگر ہم خیال
کرتے ہیں کہ بہت سے مسمریزم کرنے والے یہ بھی جانتے ہونگے کہ پاس کرتے وقت
یہ بات عامل کے اختیار میں ہوتی ہے۔ کہ نیگیٹو مقناطیس داخل کرے یا
پازیٹو اور یہ کہ بعض امراض کیلئے نگیٹو مفید ہے اور بعض کیلئے پازیٹو اور اگر
مخالف استعمال کیجائیگی تو مرض کو ترقی ہوگی۔ ایک عورت کا ہم نے علاج کیا
تھا جس کو نوآموز اور ناتجربہ کار شخص نے غلط استعمال مقناطیس سے زیادہ خراب
کر دیا تھا کیونکہ اس نے خیال کیا تھا کہ چونکہ مسمرائز کر سکتا ہوں اور چھوٹے چھوٹے
کرشمے کر لیتا ہوں پس ضرور امراض کو بھی صحت کر سکتا ہوں۔ عوام کی طرح
وہ یہ جانتا تھا کہ پاس کرنا کافی ہے کیونکہ پاس کرنے سے مقناطیس ایک
کے جسم سے دوسرے کے جسم میں داخل ہوتی ہے۔ اس لئے مقناطیس داخل
ہو جائیگی۔ مریضہ کے جسم پر ورم موجود تھا پس تجربہ کار فوراً سمجھ لیتا کہ اس کو
نیگیٹو مقناطیس کی ضرورت ہے۔ مگر اس احمق نے پازیٹو پہنچائی تھی اچھا دیکھ
ایک لوہے کا سلاخ اور مقناطیس لو اس کے دونوں سرے کشش کرتے
ہیں اور چھوٹے چھوٹے لوہے کے ٹکڑے اٹھا لیتے ہیں اور دونوں [illegible]

ہیں فرق ہیں لیکن واقف شخص جانتا ہے کہ دونوں سروں کا مقناطیس متفرق ہے۔ ایک سے پازیٹو اور دوسرے سے نیگیٹو مقناطیس پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اگر اس شلاخدار مقناطیس کو کسی لٹکدار چیز پر اس طرح رکھیں کہ وہ تلی رہے۔ تو فوراً فرق معلوم ہو جائے۔ ایک سرا شمال کی طرف کو جائیگا دوسرا جنوب کی اور اگر اس قسم کی دو مقناطیس ایک کے قریب جانب لگائی جائیں۔ تو ایک کا پازیٹو سرا دوسرے کے نیگیٹو کو کھینچ لیگا الغرض مختلف تاثیر کے سرے ایک دوسرے کو دور کرتے ہیں ان دونوں اقسام کے مقناطیس کا صحیح استعمال تب ہی آسکتا ہے کہ جب عامل علم طب سے تھوڑا بہت واقف ہو۔ اور امراض کے پیدا ہونے کے سبب کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے اگر ہندوستانی اطبا یا ڈاکٹر لوگ اس علم کو سیکھیں اور عمل کریں تو بہت اچھا ہو۔ لیکن اگر نو آموز عامل کسی مریض کا علاج کرتے وقت کسی ہوشیار طبیب سے مشورہ کر کے سبب پیدائش مرض دریافت کرے تو بہت اچھا ہے پھر ان سے استعمال کا یہ طریقہ ہے کہ اگر یہ معلوم ہو۔ کہ مرض سردی کے سبب سے ہے تو معمولی عمل کرنے کے بعد صرف جسم پر بائیں ہاتھ سے پاس کرے اور اگر اس کے برعکس بوجہ گرمی ہو تو دائیں ہاتھ سے یہ ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ ہر دفعہ عمل کرنے کے بعد عمل کا اتارنا ضروری ہے۔ ورنہ دوسرے دن اثر بالکل محسوس نہ ہوگا اور معمول کے حواس کند ہو جائینگے ✣

---

(۱) نیگیٹو یعنی سالبہ یا منفی اس کا اثر گرم ہوتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے برآمد ہوتا ہے جو امراض سردی سے ہوں ان کے آرام کرنے میں کام لینا چاہیئے (۲) پازیٹو یعنی صد سالبہ اس کا اثر سرد ہوتا ہے دائیں ہاتھ سے برآمد ہوتا ہے جو امراض گرمی سے پیدا ہوں انکو صحت بخشی

باب سوم

مسمیریزم اور اُس کے متعلق واقعات

انسان کو بھی ایک مقناطیسی کل فرض کرو جس کا مرکز تحریک یا بیٹری دماغ ہے اس ہی مقام پر تمام قوت کہربائی جو اس کل کے چلانے کے لیے ضروری ہے پیدا ہوتی ہے اس ہی مقام سے یہ قوت تمام جسم میں تقسیم کی جاتی ہے اور بذریعہ بیشمار تاروں یعنی رگوں کے جو کانڈکٹر[1] کا کام دیتی ہیں پھیلائی جاتی ہیں یہ نسیں اس کثرت سے اور قریب قریب جسم میں موجود ہیں کہ یہ ممکن نہیں کہ جسم کا حصہ سوئی کی نوک سے چھوٹا اور تمام جسم کی الیکٹریسٹی[2] ہمواری میں فرض نہ جائے اس طرح مس کرنے سے جو امر متحرک ہوتی ہے وہ نہایت سرعت سے صدر مقام یعنی دماغ میں پہنچ جاتی ہے اور وہاں دل کو خبر پہنچ جاتی ہے۔ اگر جسم کو کسی نے چھوا ہے جب تک دماغ میں الیکٹریسٹی قائم رہیگی، اور اس کی ہمواری میں فرق نہ آئیگا تب تک کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا عام امراض نروس سسٹم یا الیکٹریسٹی کی ناہمواری سے پیدا ہوتے ہیں اور جب تک وہ ٹھیک نہ ہو مرض دفع نہیں ہو سکتا یہ بات سب لوگ جانتے ہیں کہ سرد ہوا کا دفعتاً جھونکا لگ جانے سے دانت میں درد گنٹھیا اور ورم اور اکثر قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور یہ صرف اس سبب سے ہو جاتا ہے کہ سرد ہوا نے قوت کہربائی اور مقناطیسی کو جو ان رگوں کے ذریعہ کام کر رہی تھی ناہموار کر دیا جس قدر یہ ناہمواری پیدا ہوگی اس ہی قدر مرض سخت اور خطرناک ہوگا۔ اگر کسی شخص

[1] کانڈکٹر بمعنی موصل یعنی جس شے میں دوسری شے کا اثر قبول کرنے کا مادہ ہو

[2] قوت کہربائی ۱۲

شخص کے دانت میں اس لئے درد ہو جائے کہ اس کو سرد ہوا لگ گئی ہو۔ تو مسمریسٹ واقف ہوتا ہے کہ مریض ہمارے بیٹھنے سے پیشتر درد موجود نہ تھا۔ یعنی دماغ میں قوت کی کمی نہیں ہے۔ صرف نروسسٹم میں درد واقع ہو گیا ہے دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ بوائلر میں پانی کافی ہے۔ اور بھاپ تیز ہے مگر انجن کام نہیں کر رہا کیونکہ کسی بیرونی طاقت نے بھاپ کو روک رکھا ہے بعض وقت دماغ میں کمی قوت کی وجہ سے بھی مرض پیدا ہوتا ہے کیونکہ انجن پانی ادھورا نہ ہونے کی وجہ سے بیکار کھڑا رہتا ہے۔

بندی کو واضح ہو جائیگا کہ صرف وہ اسباب جن پر جسم اور دماغ کی تندرستی منحصر ہے دو ہیں۔

اول دماغ میں کافی مقدار عزیزی مقناطیس کی موجود ہونی چاہیئے۔

دوم نروس سسٹم میں وہ مساوی مقدار سے پھیلی ہوئی ہو۔

کسی مرض کا علاج کرنے سے پیشتر عامل کو یہ دریافت کر لینا چاہیئے کہ آیا مرض بوجہ کمی قوت دماغ پیدا ہوئی ہے۔ یا کسی خاص حصہ جسم کے مقناطیس میں خلل واقع ہو جانے سے اگر کمی قوت دماغ کے سبب سے بیماری پیدا ہوئی ہے۔ تو عامل اپنے دماغ سے قوت دیکر کمی پوری کریگا اور اس کو تمام جسم میں مساوی مقدار میں پھیلا دیگا اور ٹھیک کر دیگا اگر خاص حصہ جسم کی مقناطیس کو زور دیگا۔ اور پھر اس حصہ جسم میں جہاں خلل واقع ہو گیا ہے مقناطیس کو پھیلا دیگا۔ اگر دماغ میں مریض کے قوت کم ہے تو عامل عمل کرنیکے بعد بذریعہ قوت ارادی اپنے جسم سے مقناطیس ڈالیگا۔ یہ کام گو بہت نیکی کا ہے مگر کچھ عرصہ ایسا ہی کرنے سے عامل کمزور ہو جائیگا اور اس میں عامل کی آہستہ آہستہ ہلاکت کا بھی اندیشہ ہے۔ اس لئے ایسا کام بہت کم اور شاذو نادر کرنا چاہیئے۔ ایک مرتبہ ہم کو اس قسم کے گیارہ مریض کا ایک دن میں علاج

نوٹ ریل کے انجن کا وہ آلہ جس میں پانی گرم ہو کر بھاپ بنتی ہے۔

کرنا پڑتا تھا آخری شخص پر عمل کرنے کے بعد ہم سے اٹھا نہیں گیا تھا اور وہ کمزوری ہم کو اب تک ستاتی ہے عامل بذریعہ قوت ارادی تندرست شخص کے جسم سے حرارت غریزی اپنے جسم میں جاذب کر سکتا ہے مگر یہ کام سخت گناہ ہے اگر زور کے ساتھ معمول کی حرارت غریزی کھینچ لی جاوے تو فوراً مر جائیگا یہ کام راجپوتانہ اور دکن کی ڈائن کرتی ہیں اگر غریزی مقناطیس میں خلل واقع ہو گیا ہے تو مریض پر عمل کرنے کے لئے اس کو لٹا دو اور پھر اکیس مرتبہ سر سے شروع کر کے پیروں کی انگلیاں کے سروں تک پاس کر دو تو جسم میں مساوی مقدار سے پھیل جائیگی اگر کوئی دریافت کرے کہ علم مسمریزم کی تعریف عام کیا ہے تو ہم کہدینگے کہ وہ طریقہ جس کے ذریعہ بیماروں اور مرنے والوں کو تندرستی اور حرارت غریزی بہم پہنچائی جاتی ہے یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ جس طرح صحت اور تندرستی ایک شخص دوسرے کو دے سکتا ہے اس ہی طرح بیماری بھی تبدیل ہو سکتی ہے اکثر مریض کے پاس جانے سے تندرست آدمی بھی بیمار ہو جاتا ہے یعنی بیمار کے جسم کا خراب مقناطیس تندرست جسم میں داخل ہو جاتا اس ہی طرح یہ بھی ہوتا ہے کہ مریض تندرست آدمی کے جسم سے عمدہ مقناطیس جذب کر لیتا ہے اور جب اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار جو تندرست ہوتا ہے ملنے آتا ہے تو اس کو فرحت اور آرام معلوم ہوتا ہے دونوں حالتوں میں ایک جسم سے مقناطیس نکل کر دوسرے کے جسم میں داخل ہوتا رہتا ہے اور فریقین کو خبر تک نہیں ہوتی ہے بری مقناطیس کے جذب کرنیکا نام متعدی امراض کا اکثر لگ جاتا ہے اور دوسرے عمل کو دوستوں اور رشتہ داروں کا نیک خیال یا ارادہ رکھتے ہیں لیکن ہم اس کی دوسری شرح کرتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ یہ مسمریزم سے تعلق رکھتے ہیں اگر وہ شخص جو مریض کو دیکھنے جاتا ہے اس بات سے واقف ہو کہ مسمریزم بھی کوئی علم ہے تو وہ بلا خوف مریض کے کمرہ میں داخل ہونے سے پیشتر یہ ارادہ کرے کہ بیرونی خراب

مقناطیس کو جسم میں داخل نہ ہونے دیں اور یہ کام بآسانی اس طرح ہو سکتا ہے کہ یا مریض سے گفتگو کرتا رہے۔ یا چلتا پھرتا رہے۔ یا اپنی مٹھی زور سے باندھے رہے یا اپنی نوک زبان کو تالو سے لگائے رہے اگر کوئی معمول عمل کرانے وقت یہ کام کرتا رہیگا تو عامل سخت کوشش کریگا۔ تو بھی اثر نہ ہوگا۔ کیونکہ اس طرح بھی قوت ارادی کو تقویت ہو جاتی ہے۔ ان ترکیبوں سے وہ برابر پازیٹو[1] رہیگا اور بیرونی خراب مقناطیس جسم میں ہرگز داخل نہ ہو سکیگا۔ اگر مریض کو دیکھنے والا عامل علم مسمریزم ہے تو خاموش بیٹھنے پر ترجیح دیگا۔ اگر وہ ایکٹو[2] رہیگا۔ تو اس کے جسم سے اثر مقناطیسی بکثرت اور سرعت کے ساتھ نکلیگا۔ مریض کو نفع بخشے گا۔ اور تندرست آدمی کے جسم میں خراب اثر داخل نہ ہونے دیگا۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک شخص خود اثر قبول بھی کرتا ہے۔ اور دوسرے کو بھی متاثر کرتا ہو چونکہ جسم اور دل کی ایکٹیوٹی[2] اثر مقناطیسی کے باہر پھینکنے اور بیرونی اثر کو دور رکھنے اور روکنے کے لئے ضروری ہے۔ اس لیئے جب کسی مریض کو ایسا مرض لاحق ہو جسے متعدی[3] کہتے ہیں۔ تو اس کے پاس سونا سخت مضر ہے مذکورہ بالا حالت میں اگر گفتگو کرنے یا پڑھنے کے وقت اپنے ہاتھ میں مریض کا ہاتھ لیا جائے۔ تو بہت ہی نفع ہو۔ کیونکہ اس طرح وٹل فورس قوت عزیزی آسانی سے منتقل ہوتا ہے۔ اور اثر بھی دیرپا ہوتا ہے۔

اس طریق کو مسمریزم مماسی کہتے ہیں اور مثل دیگر مقناطیسی عملوں کے اس طریقہ میں بھی اس امر کی نہایت خبرداری اور احتیاط کرنی لازمی ہے کہ عامل کس قسم کی الیکٹری سٹی استعمال کرے یعنی پازیٹو یا نگیٹو ہم اسکا پیشتر ذکر کر چکے ہیں کہ قوت مقناطیسی دو قسم کی ہوتی ہے اور ایک قسم دوسری سے بالکل خلاف ہے اور یہ کہ مرض کے دفعیہ کیلئے صحیح قسم کا استعمال اشد ضروری ہے۔ لیکن اگر مریض کا

[1] یہاں اسکے معنے اثر نہ قبول کرنیوالے کے ہیں [2] یعنی متحرک کچھ نہ کچھ کرتے رہنے والا [illegible]
[3] مثل خارش آتشک جذام [illegible]

واقعی دوست اُسکے پلنگ کے پاس بیٹھا کتاب پڑھ رہا ہو اور اس طرح دانستہ یا نادانستہ قوت مقناطیسی منتقل کر رہا ہے بلکہ اگر اسکو اس بات کا علم بھی نہ ہو تو کچھ ہرج نہیں کیونکہ پازیٹو مقناطیس نگیٹو کو کھینچتی ہے اور اپنی جنس کو دور کرتی ہے اور یہ ہی حال نگیٹو مقناطیس کا ہے۔ ان دونوں قسم کی مقناطیس کا مناسب مقدار سے جسم میں موجود ہونے کا نام تندرستی ہے اگر مرض اس وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ کہ نروس سسٹم میں پازیٹو فورس زیادہ ہے تو مریض اپنے قریب کے بیٹھے ہوئے شخص کے جسم سے نگیٹو قوت کھینچ لیگا اور جب تعداد مناسب منتقل ہو جائیگی تو تندرست ہو جائیگا۔ یہ بات ہم نے فرض کر لی ہے کہ مریض کا دوست بجز مریض کو نفع پہنچانے کے اور کوئی خاص قوت ارادی بذریعہ ہاتھ کوئی حرکت نہیں کر رہا۔ بلکہ حتی الامکان چپ ہی سو بیٹھا ہے ورنہ ممکن ہے کہ وہ اس ہی قسم کی مقناطیس منتقل کرنے لگے جس کی زیادتی سے مرض پیدا ہوا ہے۔ اس طرح مرض کو اور ترقی ہوگی۔

ایک شخص کا دوسرے شخص پر نادانستہ اثر ڈالنا اور قبول کرنا نظری مسمرزم ہے جو ہم سب ہر وقت کرتے رہتے ہیں واقعی بات یہ ہے کہ ایک ہی کمرہ میں دو شخص اس طرح نہیں بیٹھ سکتے کہ ان میں کوئی ایک دوسرے پر اثر نہ ڈالتا ہو۔ اور دوسرا اثر نہ قبول کر رہا ہو بلکہ اثر قبول کرنے والا اثر ڈالنے والے کے جسمانی اور اخلاقی اثروں کو بھی کسی نہ کسی قدر قبول کرتا جاتا ہے۔ اور اس ہی کو بزرگوں نے صحبت کا نیک یا بد اثر کہا ہے پس خیال کیا جا سکتا ہے کہ ہم سب اپنی حیات کے ہر ایک منٹ میں کس طرح اپنے قریب کے لوگوں پر نیک یا بد اثر ڈالتے رہتے ہیں اور قبول کرتے رہتے ہیں چاہے لوگ اس عمل سے واقف ہوں یا نہ ہوں مگر اثر ضرور ڈالتے اور قبول کرتے رہتے ہیں صرف واقف کار شخص بعید قوت ڈال سکتا ہے۔ پس ہر شخص کو نہایت احتیاط کرنی چاہئے کہ وہ زبان سے کیا لفظ کہتا ہے۔ کیونکہ ہمارا ذرا سا فعل اور خیال بھی خلا میں ہمیشگی کے

سلہ قوت نامہ بجس و حرکت ۱۲

لئے حرکت پیدا کر دیتا ہے کیونکہ بذریعہ علم سائکولاجی[1] یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ذراسی حرکت بھی ہمیشہ قایم رہتی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتی پس ہمارے افعال و الفاظ ابد تک دوسروں پر نیک یا بد اثر کرتے رہتے ہیں۔ اور اسلیئے اس زندگی یا آئندہ میں ہمارے لئے نیک یا بد نتیجہ پیدا کرینگے انجیل میں لکھا ہے کہ ہر ایک فضول لفظ جو کہ انسان کے منہ سے نکلتا ہے اسکا اُسے حساب دینا پڑیگا

ایک قسم کا نور جو جسم انسان اور ہر ایک جسم سے نکلتا رہتا ہے جو دماغ اور نروس سسٹم میں موجود ہے۔ گو اس میں الیکٹری سیٹی کی خاصیت ہے مگر اس کے سوائے اس میں کچھ اور بھی ہے۔ مگر چونکہ کوئی موزون نام ہاتھ نہیں آتا۔ اسلیئے اس کو سیارے مقناطیس اور الیکٹری سیٹی سے تمیز کرنے کیلیئے۔ اینمل میگنٹزم یا الیکٹری سیٹی ہی کہتے ہیں۔

اینمل میگنٹزم میں ایک قسم کی عقل بھی پائی جاتی ہے۔ یہ روحانی خاصیت خاطر خواہ امتیاز کرا دیتی ہے۔ اگر پانی میں صرف مقناطیسی اثر پہونچایا جائے تو ایک ہی نتیجہ پیدا ہوگا۔ لیکن اگر اینمل مقناطیس پانی میں استعمال کیا جاوے۔ تو اس میں جو خاصیت عامل خواہش کریگا پیدا ہو جاویگی پانی میں بہت جلد اینمل مقناطیس داخل کیا جا سکتا ہے۔ اور ایک ہی عامل ایک ہی وقت میں مختلف خاصیتوں کا پانی تیار کر سکتا ہے عامل کو اختیار ہے کہ پانی میں دودھ کا مزہ یا شراب کا نشہ یا کلورا فارم کی بیہوشی یا زہر کا مہلک اثر پیدا کر دے اور معمول پر وہی خاصیتیں اثر کریں اگر عامل اپنے معمول کو ایک گلاس پانی بذریعہ تصور کیے اور چند پاس کر کے دیدے کہ یہ شراب ہے۔ تو معمول کو بالکل وہی ذائقہ معلوم ہوگا۔ اور نشہ بھی ہو جائیگا اور بیہوشی کی باتیں کریگا۔ اگر ایک لکڑی کی ٹکڑے پر یہ تصور کر کے دیدے کہ یہ نہایت عمدہ کھانا ہے۔ تو معمول اس کو نہایت شوق سے چبائیگا اور اسکو معلوم ہوگا کہ میرا پیٹ بھر گیا لوگوں کو اکثر فقرا کی نسبت معلوم ہوگا

[1] علم بالعجز ۱۲

کہ کوئی شخص راستہ بھولکر جنگل میں کسی فقیر کے پاس جا نکلا اور وہاں رات کو اسکو رہنا پڑا فقیر نے اس کو بڑے بڑے مزیدار کھانے کھلائے۔ اور اس کا پیٹ بھر گیا در حقیقت فقیر نے اپنی قوت ارادی سے لکڑی کے ٹکڑے پر جو تصور ڈالدیا وہی اُس شخص کو معلوم ہونے لگا کیونکہ اس شخص کی عدم واقفیت میں فقیر نے اس پر عمل مقناطیس کر کے کیا تھا۔ معمولی امراض کے دفعیہ کے لئے پانی پر اور دیگر ادویات پر اس طرح عمل کیا جاتا ہے۔ کہ پانی کے گلاس یا در کو دائیں ہاتھ میں لو اور دوسرے ہاتھ سے مثل تصویر کے انگلیاں اُٹھا کر کے او ڈایل داخل کرو پھر چند مرتبہ پاس کردو۔

اگر کوئی شخص اپنی قوت ارادی کو خوب بڑھاوے تو ہزاروں آدمیوں کے مجمع کو ایکدم مسمریزم کر سکتا ہے۔ اور جو چاہے خیال کرا سکتا ہے دکھا سکتا ہے اس کا نام نظر بندی ہے اکثر لیکچر دینے والوں واعظ کہنے والوں میں یہ قوت فطرتی موجود ہوتی ہے پس جو شخص ان کا لیکچر یا وعظ سُنے گا یا ان سے مباحثہ کریگا اسوقت تو بے ساختہ تعریف کریگا اور مان جائیگا چاہے بعد کو اُسے اعتراض سوجھیں اور ناپسند کرے اگر لیکچر دینے والے یا وعظ کرنے والے مباحثہ کرنیوالے علم مسمریزم سے واقف ہوں تو اُن کے اثر کا کچھ ٹھکانہ نہ رہے لیکچر دینے والوں یا ان لوگوں کیلئے جو عام جلسوں میں مسمریزم کے ذریعہ کرشمے دکھایا چاہتے ہیں۔ ایسا کرنا برا ہے ہم سے دو ایک نے کہیں ہیں ہم نے اپنی کتاب میں آگے چلکر مسمریزمی حالتوں کی تقسیم بیان کی ہے اوسمیں اوّل حالت کی ردلیف الف کی تعریف نہیں بیان کی اس کی تعریف یہ ہے کہ اس حالت میں معمول کو جملہ ہوش وحواس باقی رہتے ہیں آنکھیں کھلی رہتی ہیں وہ ہر شخص سے ہر معاملہ پر گفتگو کر سکتا ہے۔ گویا کہ اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہے۔ مگر اس کے جسم پر عامل کو کافی اختیار ہو جاتا ہے۔

یہ حالت بالکل اسی حالت سے مشابہت رکھتی ہے۔ جس میں دوسرے پر اپنے خیالات ڈالے جا سکتے ہیں اور کا مافی الضمیر معلوم کر لیا جاتا ہے چونکہ یہ طریقہ ہم نے بیشتر مخفی رکھ لیا تھا اور اس کے افشا کے لئے وقت مناسب کے متلاشی

تھے اور اب ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرے شخص پر خیال ڈالنے کا اوّل طریقہ یہ ہے کہ ایک کمرہ میں چار یا پانچ آدمی جو قریباً یکساں طبائع کے ہوں جمع ہوں مجمع میں سے ایک شخص باہر چلا جائے یا قیماندہ میں سے ایک شخص ایسا انتخاب کرو جو عامل کا کام دے پھر سب لوگ ایک خاص بات فرض کریں عامل کو ہی اس بات کی اطلاع ہو پھر جس شخص کو باہر نکال دیا تھا بلا لو اور اس سے کہدو کہ تم چپ چاپ رہو اور دل میں کوئی خیال نہ آنے دو جہانتک ممکن ہو دل جملہ اقسام کے خیال سے خالی رہے بعض اصحاب کو تجربہ ہوگا کہ اکثر اوقات قلب کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ انسان کچھ بھی نہیں سوچتا یا خیال کرتا۔ ایسی ہی حالت اس باہر نکلے ہوئے شخص یعنی معمول یعنی خیال قبول کرنے والے آدمی کی ہونی چاہیئے جب معمول اطمینان سے بیٹھ جائے تو عامل یا خیال منتقل کرنے والا معمول کا ہاتھ اپنی پیشانی پر یا اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا معمول کے ابروؤں کے درمیان میں بینی کے اوپر رکھے اور بائیں ہاتھ میں اس کا ہاتھ اس طرح پکڑے کہ عامل کا انگوٹھا معمول کی ہتھیلی میں اس مقام پر جہاں میڈین نرو ہوتی ہے رہے اور باقی انگلیاں الزنرو جو پنجہ کی پشت کے مرکز میں واقع ہوتی ہیں پر رہیں۔

دیکھو صفحہ ۳۷

الزنرو میڈین نرو

سلسلہ مقناطیسی

قائم کرنیکا طریقہ

چند منٹ عامل اسی طرح ہاتھ پکڑے رہے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے پیشانی
پر نرم نرم دباتا ہے اور اول میں انتہا درجہ کی ایک سوئی کے ساتھ اس بات کا
خیال جماوے جو جماعت نے مقرر کی ہے اور تمام جماعت بھی اس بات کا تصور
کرتے رہیں اس کا نام تعلق مقناطیسی قائم کرنا ہے لیکن بہتر ہو کہ تعلق پیدا کرنے سے
پیشتر معمول کی آنکھوں پر پٹی باندھ لیجائے تاکہ اندازہ اور ___ سے کوئی بات نہ
معلوم کریں۔

جب تعلق مقناطیسی پیدا ہو جائیگا اور معمول پر جس شخص ہو گا وہ فوراً وہ
بات کریگا جو سب نے خیال کے لئے مقرر کی تھی یا وہ کام کرنے لگیگا جو فرض کر لیا
تھا لیکن ابتدا میں آسان اور سادہ باتیں یا کام مقرر کرنے چاہئیں اور ان کو ترتیب وار
تصور میں لانا مناسب ہے یعنی فرض کرو کہ مجمع نے یہ قرار دی ہے۔ مگر گھٹنوں
چلکر زید کی قمیض کے کف کا بٹن نکال لی"، تو تعلق پیدا کرنے کے وقت یہ خیال کرو
کہ بکر گھٹنوں بل چلے پھر یہ کہ وہ زید کے پاس جائے پھر یہ کہ اس کا ہاتھ پکڑے
پھر یہ کہ بٹن نکال لے۔

کرنے میں نفع رہتا ہے کہ مفرد خیال پر تصور جمانا آسان ہوتا ہے۔

یہ طریقہ ایسا ہے کہ دو تین ہی سنہ میں کوئی نہ کوئی معمول ایسا ہاتھ آجاتا ہے
کہ وہ خیال قبول کر لیتا ہے مفرد جملے خیال کرانے کرانے مرکب خیالات ہی نہیں
بلکہ کتابیں کی کتابیں خیال میں ڈال دیجا سکتی ہیں اس ہی طرح جو شخص اپنے قلب
کو قطعی یکسو کرنے پر قادر ہو گا وہ دوسرے شخص کا مافی الضمیر معلوم کریگا یعنی
جہاں اس کے پاس کوئی آکر بیٹھا اور اس نے قلب کو یکسو کر کے جملہ خیالات سے
خالی کیا بشرطیکہ آنے والے شخص کے دل میں کوئی بات زور سے جاگزیں ہو تو
وہ فوراً معلوم کریگا گو یہ کام آسان نہیں ہے تاہم مشق کرنے والے اور مستقل
مزاج شخص کے لئے کوئی بات دشوار نہیں ہے۔

خیالات تبدیل کرنے اور قبول کرانے کا دوسرا طریقہ گو دیر طلب ہے وہ جبر یہ

دوست احباب کی امداد کی ضرورت ہوتی ہے تنہا کامیابی کم ہوتی ہے لیکن دوسرے طریقہ سے ایک معمول کے ذریعہ ہزار کوس سے باتیں کہی جا سکتی ہیں اور وہ اس طرح ہے کہ وہ شخص دو علیحدہ علیحدہ کمروں میں جن میں بجز میز اور کرسی کے اور کچھ نہ ہو بیٹھیں ایک ان میں سے قلب یکسو کرکے کوئی خیال دوسرے کے قلب پر ڈالنے کی خواہش کرے اور دوسرا قطعی خیال کو دل سے خالی کرے اس طرح کم سے کم دس پندرہ منٹ روزمرہ کیا کریں عامل جو خیال ڈالا کرے اسکو لکھ لیا کرے اور تاریخیں ڈالتا جایا کرے بیس پچیس روز کے بعد دونوں اپنی اپنی تحریریں ملائیں تو اکثر تاریخوں کے حالات مل جاینگے اگر یہاں تک کامیابی ہو تو استقلال کے ساتھ کام کئے جائیں چند ہی روز میں یہ حالت ہوگی کہ صفحے کے صفحے عامل معمول کو اس طرح یاد کرا سکتا ہے خواہ وہ کہیں اور کہیں فاصلہ پر ہو بشرطیکہ پیشتر سے وقت انتقال خیالات مقرر کر لیا ہو اس ہی طرح اور اپنے مریض کو صدہا کوس سے سبق پڑھا سکتے ہیں۔ کیونکہ مرید اپنے پیر کا روحانی معمول ہوتا ہے ہندو کاملین کے یہاں چیلہ سے مسمریزی تعلق یقینی طور پر قایم رکھنے کے لئے ایک نہایت ہی زبردست اور سائنٹفکیٹ طریقہ تھا جس کے معنی آجکل کے لوگ بالکل نہیں سمجھتے ہیں، اور وہ طریقہ یہ تھا کہ گرو اپنے چیلہ کو اس کے ورن کے ستے کا زنار مسمرائز کرکے پہنا دیتا تھا ورن کے معنی جات یعنی قسم اور رنگ کے ہیں یہ لفظ ذال سے لکھنا غلط ہے۔ گرو اپنی اندرونی آنکھ سے یہ معلوم کر لیتا تھا کہ چیلہ کے جسم کا ذرن کس رنگت کا ہے یعنی وہ کس ورن میں ہے پس اس کو اس کے وزن کی رنگت کے موافق مادہ کا جنیو پہناتا تھا ہندو شاستروں میں سب ورنوں یعنی برہمن چھتری اور ویش کے لئے جداگانہ اشیا کے زنار پہننا لکھا ہے گو زنار میں اور بھی حد۔ ہا راز مخفی ہیں، بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ چاروں ویدوں کا خلاصہ ہے۔ کیونکہ اس کی ہر بات میں ایک مطلب ہے مثلاً اس کو تین تار ہونے سے غرض یہ ہے کہ برہم میں یہ تین قوتیں ہیں یعنی تخلیق، ربہا ، ربوبیت

(روشنو) الہویت زہیش یعنے پیدا کرنے پرورش کرنے اور فنا کرنے کے ہیں دائرہ ہونے کے یہ معنے ہیں کہ برہم ابدی و ازلی ہے نہ اس کا ابتدا ہے۔ نہ انتہا جس طرح دائرہ کا ابتدا اور انتہا نہیں ہوتا الغرض اسی طرح اس کے ناپ وغیرہ ہر ایک معنی ہیں تاکہ پہننے والا ہر وقت تمام گیان کا خلاصہ یاد رکھے ہم اس معاملہ کو طوالت دینا پسند نہیں کرتے اور اپنا پورا مطلب کرتے ہیں۔ پس جب شاگرد کے جسم پر ہر وقت استاد کا عمل کیا ہوا زنار موجود ہوتا تھا۔ تو دونوں میں مقناطیسی تعلق قائم رہتا تھا۔ اس لئے لکھتے ہیں کہ اب عام طور پر یہ کام نہیں لیا جاتا۔ استاد کو ہر وقت اختیار رہتا تھا کہ شاگرد کو جہاں سے چاہے کوئی اطلاع دیوے جس طرح ٹیلیگراف یعنی تار میں جس میں خبر بھیجی جاتی ہے بیٹری کی وجہ سے کام چلتا ہے اگر بیٹری نہ ہو تو خبر بھیجی نہیں جا سکتی اس ہی طرح زنار سے استاد کو شاگرد سے گفتگو کرنے میں سہولت ہوتی تھی علاوہ ازیں استاد کو شاگرد کے اندرونی و بیرونی خیال و افعال کی خبر ہر دم ہوتی رہتی تھی۔ اور بخوبی اصلاح کر سکتا تھا۔ اب ہم سے بعض اشخاص یہ سوال کر سکتے ہیں کہ زنار ایک طور پر پہنایا جاتا ہے۔ یعنی بائیں کندھے ہی پر کیوں ہوتا ہے کیوں دائیں جانب نہ پہنایا جاوے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا جسم جس کو عالم صغرا کہتے ہیں۔ ایک مقناطیس ہے۔ اور جس طرح اس کا پیروں کی طرف کا حصہ منفی یعنی .... نگیٹو ہے اور جانب راست پازیٹو ہے پس دونوں حصص میں تعلق قائم رہنے کیلئے یہ ضروری ہے۔ کہ زنار اس طرح پہنایا جاوے کہ دونوں حصوں کو چھوتا ہے۔ لیکن اگر صرف یہی غرض ہوتی تو ہر دو جانب پہننا روا ہوتا۔ مگر جو لوگ تشریح الاعضا جانتے ہیں۔ وہ ضرور اس بات سے واقف ہونگے۔ کہ انسان کے دماغ کی دائیں جانب کا تعلق شریانی بائیں جانب جسم سے ہے۔ اور بائیں سمت کا دائیں سے یہ بات علم کاسہ سر سے بخوبی ثابت ہو چکی ہے۔ اگر دماغ کی دائیں خاصیت کے کسی عضو

میں کوئی نقص آگیا ہے۔ تو وہ جسم کے بائیں جانب اثر کریگا مثلاً کسی شخص کے
بائیں جانب فالج ہوا ہے تو وہ عالم مسمریزم جو علم کاسہ سر بھی جانتا ہے
دماغ کو دائیں جانب مسمرائز کریگا اگر فتق کی بیماری میں اگر بائیاں فوطہ اتر آیا
ہے۔ تو دائیں کان میں ایک نس چھیدی جاتی ہے۔ اور اگر دائیں فوطہ میں نقصور
ہوتا ہے۔ تو بائیں کان کی نس بائیں کندھے پر زنار پہننے سے یہ غرض ہے
کہ شاگرد کی پازیٹو یعنی دائیں حصہ جسم سے تعلق مقناطیس قائم رہے۔ رفع
حاجات کے وقت تمام جسم بجز سر کے نیگیٹو ہو جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ دماغ
زیادہ تیز حس ہو جاتا ہے۔ باقی جسم سے حس کم ہو جاتا ہے۔ جس طرح بارش
کی دنوں ٹیلیگراف سے بجلی کم ہو جاتی ہے۔ اور اکثر خبروں میں دقت واقع
ہو جاتی ہے۔ اس ہی طرح رفع ضروریات کے وقت تمام جسم حس کو کم قبول
کرتا ہے۔ لیکن دماغ زیادہ قبول کرتا ہے اسلئے اس وقت زنار کو کان پر لگا دیتے
ہیں کہ اگر استاد کو اتفاقیہ کوئی بات اس وقت جبکہ شاگرد رفع ضروریات کر رہا
ہے کہنی منظور ہے تو بلا رکاوٹ کر سکیگا بعض نئی قسم کے ہند جب زنار
پہننے کی کوئی وجہ دریافت نہ کر سکے اور ویدوں میں جگہ جگہ اس کی عظمت معلوم
کی تو غیر مذاہب کے حملوں سے بچنے کے لئے یہ جواب بنا لیا کہ یہ طالب علمی کی
نشانی خوب نشانی ہے۔ جو پوشیدہ رہتی ہے اور جب تک معلوم نہیں ہو سکتی
کہ پہننے والا کپڑے نہ اتارے علاوہ ازیں وہ اس کی کوئی وجہ نہیں بتا سکتے
کہ کیوں خاص سمت کو پہنا یا جائے اور رفع حاجات کے وقت کان پر رکھا جاوے
وغیرہ وغیرہ اگر رفع حاجات کے لئے وہ یہ کہیں کہ نجاست خارج ہونے کے
وقت کان پر رکھ لیتے ہیں تو ہم کہتے ہیں۔ کہ کان بھی جسم میں شامل ہے جو نجاست
خارج ہونیکے وقت جسم کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی مان لیا جائے تو مناسب
تو یہ ہوتا کہ زنار اتار کر کان پر رکھ لیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا جاتا بلکہ باقی حصہ
جسم سے لگا رہتا ہے۔ جہاں ہم نے زنار کے پہننے کے متعلق قواعد لکھے ہیں۔

وہاں یہ نہیں لکھا کہ مجامعت کے وقت زنار کہاں رکھنا چاہیئے اور جب زنار ٹوٹ جاتا ہے تو بولنا کیوں ممنوع ہے ان کے پاس ان باتوں کا کچھ جواب نہیں لیکن ہمارے پاس ہے اور وہ یہ ہے کہ زنار پہنا یا ہے اس شخص کو جانا تھا جو یوگ ودیا سیکھنے کے لئے تیار سمجھا جاتا تھا یوگی کے لئے مجامعت قطعی ممنوع ہے۔ پس اس کی کوئی ضرورت نہ تھی زنار ٹوٹ جانے کے وقت بولنا یا کوئی فعل کرنا اس لئے منع تھا کہ چونکہ اس کا تعلق اسکے گرو سے قطع ہوگیا جو اس کے بدخیالات اور افعال پر قابو رکھتا تھا اس لئے اس خوف سے کہ کہیں کوئی ناقص خیال یا فعل سرزد نہ ہوجائے اسلئے خاموشی اختیار کرنا لازمی ہوتی تھی تا وقتیکہ دوسرا زنار جو گرو کا مسمرائز کیا ہوا ہوتا تھا پہن نہ لیا جاوے ہم اپنے ناظرین سے معافی مانگتے ہیں کہ ہم نے یہ جملہ معترضہ بیان یہاں کیا لیکن ہم خیال کرتے ہیں کہ کچھ اصحاب ہمارے اس بیان سے فائدہ اٹھائینگے ۔

ہم نے یہ باتیں اس لئے نہیں لکھی ہیں کہ عجوبہ تلاش طبائع کے لوگ صرف کتاب کو پڑھلیں اور پھر خبر نہ لیں بلکہ اس لئے لکھتے ہیں کہ ہماری باتوں کا تجربہ کرکے دیکھیں اگر خیال تبدیل کرنے کی قوت مدرسوں میں ہوجائے تو وہ اور مضامین بھی اپنے شاگردوں کے خواہ وہ کیسا ہی غبی کیوں نہ ہو ذہن نشین کرا سکتے ہیں اگر حکام اور وکلاء میں یہ خاصیت کثرت استعمال پیدا ہوجاتی ہے۔ اور وہ لوگ ایک دوسرے پر اپنے خیالات جما دیتے ہیں۔ اور مقدمات میں کامیابی حاصل کرلیتے ہیں جس طرح دوسرے شخص کو مذکورہ بالا طریقوں سے ایک شخص پر معمول بناکر اپنے خیالات اس کے دل میں ڈالے جاسکتے ہیں اس ہی طرح کسی مجمع کے تمام لوگوں پر اثر ڈالا جا سکتا ہے اور بذریعہ مسمریزم کسی مجمع میں تماشہ دکھانا منظور ہے تو اس کے واسطے یہ ترکیب ہے ۔

ترکیب یہ ہے کہ مجمع میں سے چھ سات آدمیوں کو منتخب کرلو ان کو اپنے قریب اسٹیج پر جہاں لیکچر کے لئے کھڑے ہو کر سیوں پر برابر بٹھا دو اور ہر ایک

کے ہاتھ میں مقناطیسی قرص (یہ ایک قسم کے تانبے کے سکہ کی شکل ہے،
ہوتے ہیں جو ہمارے یہاں سے بھی مل سکتے ہیں) یا کوئی شے دیدو اور ہر شخص سے کہدو کہ نظر جمائے ہوئے اس کی طرف دیکھتے رہو، اور دوسرا کوئی خیال حتی الوسع دل میں نہ آنے دو، قرص آنکھوں سے دس انچ کے فاصلہ سے زیادہ پہ نہ ہو جب تم یہ کام کر رہے ہو تو کسی کو ہنسی مذاق یا بات چیت نہ کرنے دو اور جو شخص باز نہ آئے اسے مجمع سے نکال دو کیونکہ بات چیت کرنے سے قلب کی یکسوئی میں فرق آجاتا ہے عامل کو چاہیئے کہ اپنی قابلیت میں ذرا بھی شک نہ کرے ورنہ کچھ اثر نہ ہوگا۔

اس قسم کی مشق کرتے کرتے عامل کی قوت ارادی خود بخود اثر کرنے لگتی ہے، اور عامل کو کرشمہ کے کرنے میں کوئی خاص کوشش کرنی نہیں پڑتی ایسا عامل صدہا آدمیوں پر قابو قائم کر سکتا ہے، کیونکہ استقلال سے ایک کام کئے جانے سے کامیابی ہوتی ہے کامیابی سے قلب مضبوط ہوجاتا ہے اور عقیدہ بڑھ جاتا ہے اور عقیدہ وہی ہے جو انسان سے بڑے بڑے کرشمے کرا لیتا ہے جہاں عامل کے دل میں شک ہوا کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا ہے یہ خیال معمول کے دل پر فوراً اثر کرتا ہے اور نتیجہ ناکامیابی ہوتا ہے۔

تماشہ کے لئے مذکورہ بالا قسم کے معمول تلاش کرنے کیلئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ مجمع کی توجہ یکسو کرنے کیلئے کسی دلچسپ مضمون پر کچھ کہنا شروع کردو لیکن یہ مضمون تمہارا ایسا یاد کیا ہوا ہو کہ تم کو اس کے بیان کرنے میں ذرا بھی سوچنے کی ضرورت نہ پڑے جب جلسہ کے لوگ تمہاری تقریر سننے کی طرف متوجہ ہوں تو تم بذریعہ کششی پاسوں کے مجمع میں معمول تلاش کرو یعنی تقریر کرتے وقت اس طرح ہاتھ ہلاؤ کہ درحقیقت وہ کششی پاس ہوں لیکن مجمع کے لوگ یہ خیال کریں کہ تم سمجھانے کے لئے ہاتھ ہلا رہے ہو ہاتھ ہلاتے وقت اگر ممکن ہو تو یہ تصور بھی کرتے جاؤ کہ ہر مرتبہ ہاتھ ہلانے کے ساتھ تم تمام مجمع پر شعور پھینکتے ہو اور

جب اپنی طرف ہاتھ ہلاتے ہو تو سب کو اپنی جانب کھینچتے ہو۔

اس طرح پاس کرنے سے اکثر تیز حس اشخاص بیتاب ہو کر مقرر کی طرف بڑے زور سے کھنچ آتے ہیں جسقدر اشخاص تمہارا اثر محسوس کریں ان سب کو اپنے قریب حسب ہدایت مذکورہ بالا بٹھاؤ اور فرض کی طرف دیکھنے کو کہو اور بیس منٹ تک ایسا کرنے دو اس عرصہ میں تم ان کے سامنے آہستہ آہستہ ٹہلتے رہو اور سامعین کو مشغول رکھنے کے لئے کچھ کہتے بھی رہو بیس منٹ کے بعد معمول کے سر اور چہرہ پر خاص اس ارادہ سے پاس کرو کہ وہ اطمینان سے ہو بیٹھتے ہیں۔

اس کے بعد تم کو حسب ذیل کام کرنا چاہیئے۔ اول جانب راست کے معمول سے شروع کر دو اس سے فرض لیلو۔ اور اپنی جیب میں رکھ لو پھر جس طرح تصویر صفحہ (...) میں دکھلایا گیا ہے سلسلہ مقناطیسی قائم کرو بائیں کے انگوٹھے سے جو معمول کی پیشانی پر ہے۔ زور سے دبائے رہو لیکن ایسے زور سے نہیں کہ تکلیف ہونے لگے۔ پھر معمول کے سر کو ذرا پیچھے کو ہٹاؤ یعنی اُس کا مُنہ ذرا اوپر کو اٹھ جائے پھر اس سے گمگم کہو۔ کہ دوسری طرف دیکھو جب وہ دیکھنے لگے تو چند لمحہ تک اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے رہو اور پھر استقلال سے کہو کہ اپنی آنکھیں بند کر لو۔ اور قوت ارادی سے چند لمحہ تک خواہش کرو کہ وہ آنکھیں نہ کھول سکے پھر اطمینان سے حکم دو کہ تم اپنی آنکھیں نہیں کھول سکتے اگر معمول کافی تیز حس ہو تو ہرگز نہ کھول سکیگا۔ لیکن اگر اتفاقیہ تم کو ناکامیابی ہو تو کئی مرتبہ تجربہ کرو یقین ہے کہ ہر مرتبہ زیادہ اثر ہو گا۔ اگر تم کامیاب ہو گئے تو تمہارا ہر طرح بھروسہ بڑھتا جائیگا مگر ناکامیابی کی حالت میں پیشتر اس کے کہ معمول خود آنکھیں کھول لے اور اس کو خیال پیدا ہو جائے کہ وہ تمہاری قوت کا مقابلہ کر سکتا ہے تم خود ہی اس سے کہدو کہ اچھا آنکھیں کھول دو اور پھر دوسرے شخص پر

اسی ہی طرح تجربہ کرو۔ اگر سب ناکامیابی ہو تو پھر ان کو حکم دو کہ فرض برنظر جماؤ
دوبارہ پھر تجربہ کرنا شروع کرو۔ دوسری مرتبہ تم کو معلوم ہوگا اکثر تمہارے
سابق معمولوں میں سے جنہوں نے اثر نہیں قبول کیا تھا اثر قبول کرتے ہیں
پس جتنے اثر قبول کریں۔ ان کو اپنے پاس رہنے دو باقیوں کو کہدو کہ جاؤ
مجمع میں اپنی جگہ پر بیٹھو۔ اس کے بعد وہ کرشمے جو بذریعہ واقفیت علم کاسہ
ہوسکتے ہیں۔ ان کی ترکیب بیان کرتے ہیں۔ لیکن ہم اپنی تحریر کا سلسلہ
توڑ کر یہ کہدینا بھی نہایت ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس قسم کے تماشہ کرنیوالے
عاملوں کو علم کاسہ سر کی واقفیت اشد ضروری ہے کیونکہ اگر اس علم سے واقفیت
نہ ہوگی تو یا تو اس کا نتیجہ ناکامیابی ہوگا یا کسی قسم کی خرابی معمول میں پیدا
ہو جائیگی کاسہ سر میں ہر عضو کا دماغ میں ٹھیک مقام اور اس کا پورے
طور پر جاننا اور سمجھنا ضروری ہے ورنہ کسی آرگن کو زور دینا یا اس میں تحریک
پیدا کرنا مہلک ہے پس تحریک پیدا کرتے وقت اس خاص ارگن ار
یعنی عضو کے مرکز کے اس قدر قریب انگلی رکھنی واجب ہے کہ جہاں تک
ممکن ہو سکے ایسا کرنے سے حسب و نخواہ اور عجیب و غریب باتیں ظہور
میں آسکینگی یہ یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ ہمیشہ ذہنی اور روحانی خواص کے
اعضا کو بھڑکانا چاہیئے لیکن خواہشات نفسانی وغیرہ کو کبھی نہ چھیڑنا چاہیئے کیونکہ
عمل ختم کردینے کے بعد بھی معمول میں اس خواص کا مادہ باقی رہ جاتا ہے۔ جو
تم نے بھڑکا دیا تھا اس طرح اگر نیک عادات و خواص تیز کردیئے تھے تو وہ
شخص نیک ہونیکی طرف مائل ہو جائیگا اگر بد تو بدی کی جانب۔

قدرت نے انسان کے کاسہ سر میں ایسی ترتیب سے خواص عادات
کے اعضا رکھے ہیں کہ جس کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ انسان
کسی دور اندیش کا بنایا ہوا ہے یعنی قوت مدرکہ وغیرہ کے متعلق خواص
پیشانی پر آنکھوں کے عین اوپر جمع کردیئے ہیں گویا کہ یہ باقیماندہ خصوصیتیں

سفر ہیناٹہ ہے جو راستہ کرف کرتی ہے۔ روحانی خاص پیشانی کے بالائی حصہ میں جمع کئے ہیں جس سے یہ اشارہ ہے کہ اوپر کی عادتیں اور نفسانی خواص کاسہ سر کے پیچھے رکھے ہیں کیونکہ ان کو وہیں رکھنا مناسب ہے۔

اس جملہ معترضہ کے بعد ہم پھر اصلی مضمون کی طرف رجوع کرتے ہیں اگر تم کو علم کاسہ سر سے واقفیت ہے تو اس قسم کے تجربات کرنا شروع کرو، جو معمول کو روز بروز اور ہر لمحہ زیادہ تیز حس کرتے جائیں یہ نہیں چاہئے کہ نئے معمول پر انتہا درجہ مشکل اور پیچیدہ تجربات کرنے لگو۔

جب تم سلسلہ مقناطیسی قائم کر چکو اور معمولوں کی آنکھیں بند کر دینے پر قادر ہو جاؤ تو سب معمولوں کو کمرے کے دوسرے سرے پر کھڑا کر دو اور تم ان سے دس بارہ قدم فاصلہ پر کھڑے رہو۔ اور بخبر وار ہر ایک کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر غور سے چند لحظہ دیکھو اور پھر کششی پاس کرو حتی کہ ان کے بدن حرکت کرنے لگیں بعض وقت وہ ایسے بے قابو ہو جائینگے کہ سب سے سب دفعتاً تمہاری طرف کو دوڑ پڑینگے اور ان کا سر تمہارے سینہ میں زور سے آ لگیگا اور تم کو لڑا دینگے اس کے لئے تم کو خبردار رہنا چاہئے یعنی جب ہی وہ آگے کو زور سے بڑھیں تو واقعہ پاس کر کے پیچھے کو ہٹا دو۔

یاد رکھو کہ کششی پاس کرنے سے تم معمولوں پر ہر لمحہ اپنا اثر زیادہ کرتے رہو اور ان پر قابو پائے رہو۔

جب تم اس طرح معمولوں کو کھینچنے اور پیچھے ہٹانے میں کامیاب ہو جاؤ تو ان سب کو حکم دو کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ ان میں سے ایک کو اپنے قریب بلاؤ۔ اس سے کہو کہ گھٹنوں کے بل جس طرح تصویر میں دکھایا کھڑا ہو (دیکھو تصویر صفحہ ۱) اور پھر اس کے مقام سخاوت پر ہلکی انگلی رکھو۔ یہ مقام علی العموم کھوپڑی میں وہاں ہوتا ہے۔ جہاں سے پیشانی پر بال شروع ہوتے ہیں انگلی رکھتے وقت دل میں یہ ارادہ کرو

کہ اس کی قوت سخاوت تیز ہو کرتے ہی معمول ایسا سخی ہو جائیگا کہ اسکی جیب میں جو کچھ ہوگا دے ڈالیگا پھر قوت تحصیل پہ انگلی رکھو فوراً معمول ہر ایک چیز جو اس نے دی ہے واپس لینے پر آمادہ ہو جائیگا بلکہ اور جو کچھ بھی ہاتھ آئیگا قبضہ میں کرنیکی کوشش کریگا اگر ان دونوں خاصوں کو ایک دم تیز کر دیا جائیگا تو عجیب دلچسپ کرشمے ظہور میں آئینگے یعنی معمول نہایت فصاحت سے ناجائز سخاوت پر گفتگو کریگا اور یہ کہیگا کہ روپیہ دینے کی نسبت نصیحت کرنا زیادہ مفید ہے اور اس تمام عرصہ میں اپنے ہاتھ اپنی جیبوں میں رکھیگا گویا کہ وہ بخل پر غلبہ حاصل کرنیکی کوشش کر رہا ہے۔

اگر عضو تعظیم و تکریم کو تیز کر دیا جائیگا تو معمول میں مذہبی خیال پیدا ہو جائیگا اور وہ قسم قسم کی دعائیں مانگیگا اور عبادتیں کریگا تصویر میں عضو تعظیم پر بھی انگلی رکھی ہوئی ہے اگر عضو آواز بڑھا دیا جائیگا تو معمولی خیالی سازینہ خوب گائیگا اور بجائیگا اگر عضو خوشخوری تیز کیا جائیگا تو وہ بے انتہا بھوک معلوم کریگا اور جو کچھ دوگے چبا جائیگا محبت پدری بڑھا دینے سے بچوں سے انتہا درجہ الفت کرنے لگیگا۔ اگر اس کو کوئی کپڑا وغیرہ دیدوگے کہ یہ لو بچہ کھلاؤ تو بہت پیار کریگا اور ہر طرح اس کی حفاظت میں کوشش کریگا جب وہ پیار کر رہا ہو اس وقت خاصیت تباہ کاری تیز کر دو وہ فوراً اس خیالی بچہ کو زمین پہ دے ماریگا اس حالت میں عامل کو چاہیئے کہ معمول سے توجہ نہ دور کرے اور اسے قابو میں رکھے خیال آبرو تیز کر دینے سے معمول یہ خیال کرنے لگیگا کہ میں کوئی امر تبے والا شخص ہوں اگر تم اس سے کہدوگے کہ تم شاہزادہ ہو تو وہ تمام قسم کے تکبر اور غرور کرنے لگیگا اور اس طرح چلے پھریگا کہ گویا یہ درحقیقت کوئی شاہزادہ ہے پھر اس سے کہو کہ فلاں شاہزادہ آپ کی ملاقات کو آیا ہے۔ وہ فوراً نہایت تپاک سے ملاقات کریگا اگر یہ کہوگے کہ تم بڑے مشہور لکچرار ہو اور کوئی لیکچر دو۔ تو وہ فوراً لیکچر دینے کو کھڑا ہو جائیگا غرض طمع کے لئے جب وہ لیکچر

دے رہا ہو اپنے دل میں یہ خیال کرو کہ اس کے جسم پر مکڑی چل رہی ہے۔ یا کوئی پر اس کے منہ مقابل اُڑ رہے ہیں اور وہ اس کی ناک پر کاٹینگی تو وہ عجیب باتیں کریگا کبھی ہاتھ سے پھاڑ ڈالیگا الغرض کہ اس طرح کے ہزاروں تماشے دکھلائے جا سکتے ہیں یاد رکھو کہ ہر کرشمہ کے بعد عمل اتار دینا چاہیئے یعنی اس حصۂ جسم پر اُلٹے پاس کر دینے واجب ہیں۔

پس یہ جب قوت مجمع میں سے چند اشخاص پر جن کو معمول بنا لیا گیا ہے اس درجہ تک ہو سکتی ہے تو کل مجمع پر بھی کسی نہ کسی قدر غیر معمولی اثر ہو سکتا ہے اور لیکچر دینے والا عام جلسہ کو اس وقت اپنا ہم خیال بنا سکتا ہے۔

اگر مدرس لوگ اس علم سے واقف ہوں تو شریر یعنی غبی غبی لڑکوں کو سدھا کر لیں اور لڑکوں کو خبر بھی نہیں ہو۔ حکام کی قوت ارادی بوجہ اطمینان اختیارات و استعمال اختیارات زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے ان کے روبرو اکثر لوگ کانپ جاتے ہیں۔ اور جھوٹ بولنے کی تاب نہیں لاتے اگر حاکم لوگ یہ عمل سیکھ جائیں تو کیا طاقت ہے جو جھوٹے سے جھوٹا گواہ بھی ایک لفظ جھوٹ بول جائے۔

نیک اہلکار پولیس اگر چاہیں تو اس علم کے ذریعہ مشکل ترین واردات نکال لیں مگر شریر لوگ مقدمہ تباہی خوب کر سکتے ہیں۔

بعض اشخاص کا فطرتی طور پر مقناطیس ایسا زبردست ہوتا ہے کہ تم ان کی غیبت میں ان کی برائی کر سکتے ہو خفا ہو سکتے ہو مگر جب وہ موجود ہونگے۔ تو تم زبان نہیں ہلا سکتے۔ اس کا نام رعب ہے اگر یہ لوگ مسمریزم جانتے ہوں تو انسان تو کیا ہستی رکھتا ہے۔ حیوان خوف کھانے لگے اور رعب مان جائے۔

اس بات کے کہنے پر لوگوں کو سخت تعجب ہوگا کہ یہ **وِل فورس** نہایت سرعت کے ساتھ ہر سمت کو چلے جانے کے علاوہ ہر قسم کی خبر بھی

لے جا سکتی ہے جس طرح تار برقی بھی خبر جاتی ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دو لیڈیوں کی تلاش تھی جن سے اسے ایک نہایت ضروری کام تھا مگر وہ انکا پتہ نہ جانتا تھا اور ان کا منہ در منہ باتیں کرنا لازمی تھا چونکہ اس کو اس امر کی خبر نہ تھی کہ ایک دفعہ ہم نے اُن پر عمل کیا تھا اس لئے اس نے فرض کر لیا کہ اس نے ضرور اب بھی ہمارا اُن پر اثر باقی رہیگا بس اس نے ہم سے درخواست کی کہ ہم انہیں تلاش کریں چونکہ اس وقت ہم کو قوت روشنضمیری حاصل نہ تھی اس لئے ہم نے کہا کہ یہ ہماری طاقت سے باہر ہے۔ مگر ہم نے ایک مرتبہ ان پر عمل کیا ہے ممکن ہے کہ ہم دوبارہ بھی سلسلہ قائم کر سکیں۔ اور ان کو اپنے روبرو کھینچ لاویں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہم ان لیڈیوں سے قطعی ناواقف تھے صرف ایک مرتبہ جب کہ ہم انیمل میگنٹزم پر لیکچر دے رہے تھے۔ تو حاضرین میں وہ بھی موجود تھیں۔ اور جب ہم نے اثر مقناطیس ڈالا تھا تو ان پر بھی بہت اثر ہوا تھا۔ اس لئے ہم کو کامل یقین تھا کہ کبھی نہ کبھی ہم ضرور سلسلہ قائم کر سکتے ہیں بشرطیکہ ہم خواہش کریں مگر یہاں ایک وقت واقع تھی یعنی ہم دونوں میں سے کوئی بھی اُن کے پتہ و نشان سے واقف نہ تھا صرف اس نے یہ کہا کہ وہ لیڈیاں فلاں شہر کی جانب شمال میں رہتی ہیں جو بعد کو یہ ثابت ہوا کہ اس شہر کے سترہ میل کے فاصلہ پر جانب شمال رہتی تھیں۔ ہم نے سراغرسی پولیس کی طرح اطلاع پر کام کرنا شروع کیا کیونکہ ہم اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ یہ دوپہر کا وقت تھا۔ وہ شخص کہکر چلا گیا کہ شام پھر حاضر ہونگا کیونکہ اس وقت وہ آجا ئینگے عامل کا اصول ہے کہ وہ مایوس نہ ہو۔ بس ہم نے اندھا دھند شمال کی طرف منہ کرکے اوراُ[1] پھینکنا شروع کیا کیونکہ اس طرف ان کے موجود ہونے کا گمان تھا۔ ہم نے یہ خواہش کی کہ یہ اثر اُن کو تلاش کر لے اور یہ خبر بھی اس" اور ے" کے ذریعہ بھیجی

---

[1] اوما اوراثر ایک تنراوف الفاظ ہیں۔

کہ تم دونوں شام کے وقت فلاں شخص کے مکان پر حاضر ہو۔ اگر خلاف کوشش کروگے۔ تو فضول ہوگی۔ تم کو آنا ہوگا اگر ممکن ہو تو ایسی کوشش کرو مگر

تم کو ہمارا حکم
ماننا ہوگا۔ کامل
دو گھنٹہ عمل کیا

عضو تعلیم و تکریم کو تیز کرنیکا طریقہ

جب ہم کو یقین ہو گیا
کہ خبر پہنچ گئی تو ہم نے آرام کیا پھر تمام دن ہر گھنٹہ کے بعد کرتے رہے کیا تم کامیاب ہوئے؟ ہاں ہوئے کیوں ہم اس عامل کو عامل ہی نہیں کہہ سکتے کہ جو ایک مرتبہ یہ کہہ دے کہ میں یہ کام کرونگا اور پھر تکمیل کو نہ پہنچاوے۔ ان عورتوں کو شام کو آنا ہی پڑا اور جب وہ آئیں تو ہم نے دریافت کیا کہ تم کس طرح آئی ہو؟ تو انہوں نے کہا دوپہر کو ہم کو خیال پیدا ہوا سارے دن اس معاملہ میں گفتگو رہی شام کو پکا ارادہ یہاں آنے کا ہوگیا۔ اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ اورا مین عقل ہے۔ ہم ایک مثال دیتے ہیں ایک مرتبہ ہم نے

لفظ دیا اُس نے لیکر جیب میں رکھ لیا اور ٹھیک تیسرے ہی دن کھولا جب دریافت
کیا گیا کہ کیوں پیشتر نہ کھولا تو اُس نے کہا کہ مجھے کھولنے کی طرف رغبت ہی نہیں ہوئی
آج خواہ مخواہ شوق پیدا ہوا کہ کھول کر دیکھو۔

ایک مرتبہ ہم نے ایک منیر حس سے جو نہایت عمدہ کلیر وائینٹ بھی تھا۔
دریافت کیا کہ ہم کو اس خفیہ اور نہ اک کی بابت از روئے علم سفر جواب دو کیا کیا ہے
چونکہ اس کا جواب طالبان علم راز کیلئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا اس لئے ہم لفظ
بلفظ درج کرتے ہیں کیونکہ عالم میں یہی جوہر یا پرنسپل پھیلے ہوئے ہیں ان میں
منبع کل کی صفات مختلف تناسب سے ملی ہوئی ہیں۔ ان میں مختلف قسم کی سمجھ
اور شناخت موجود ہے۔ یہ بڑے سے بڑے سیارے سے لیکر ذرا ذرا ذرے
میں بھی موجود ہیں۔ سائنس اور عقل انکو محسوس ہی نہیں کرسکتا اعلےٰ ترین مشاہدہ
بھی انکو دریافت نہیں کرسکتا۔ ان کو صرف اندرون یا نفس ناطقہ ہی محسوس
کرسکتا ہے۔ خواہ تم اسے اسٹرل فلوڈ رسول اور یا ۱۰ ایتھر جو چاہو کہو
ہو نہو۔ مگر یہ ایک ایسی قوت ہے جو قوت کہربائی پہنچاتی ہے۔ اور خود
قبول کرتی ہے یہی روح اور مادہ میں واسطہ پیدا کرنے والی کڑی ہے
یہی روح الاشیاء، روح النر۔ روح الاتش، روح القوت اور روح الحرکت ہے
گو یہ تیز فہم سے تیز فہم سائنٹسٹ کے قابو میں نہیں آتی مگر اب قوت اسپر
بھی حاوی ہے اور وہ طاقت روح انسان ہے جو تمام اشیاء کو قوت
پہنچاتی ہے یہ چیزیں ان میں فطرتاً موجود نہیں ہیں اور [illegible]
[illegible] کے عنصر [illegible] اس کا عربی میں کوئی نام نہیں۔

مراد بخش کاتب

باب چہارم

اوڈایل یعنی قوت عزیزی

جوچیز کہ ہم ہاتھ میں لیتے ہیں یا ہم سے مس کرتی ہے اس میں کسی نہ کسی
قدر ہمارا مقناطیس یا اوڈایل داخل ہو جاتا ہے۔ یہ ہماری جسم کی وہ قوت
جان ہے نروس سسٹم میں پھیلی ہوئی ہے۔ لیکن یہ بات کہ ایک خاص شے
میں کس قدر مغناطیس داخل ہو۔ اس بات پر منحصر ہے۔ کہ وہ کتنے عرصہ
تک ہاتھ میں ہے یا کیا طریقہ اس میں اثر ڈالنے کا مستعمل ہوا یہ ہی قوت
ہے جسکی مدد سے کتا اپنے مالک بلکہ ہر ایک چیز کو جس نے اسے مس کیا ہے تلاش
کر لیتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص کی جدا قسم کی مقناطیس ہوتی ہے معمول
پہ ایک دفعہ عمل کرا دینے کے بعد عامل اوڈایل ہی کے ذریعہ جو بطور
تار کے قائم رہتا ہے۔ دوبارہ اثر پہنچا سکتا ہے۔ خواہ معمول کتنے
ہی فاصلہ پر ہو اور اس کے ذریعہ ہم نے ذولیڈیوں کا پتہ لگا لیا تھا
جن کا ہم پیچھے ذکر کر آئے ہیں۔ یہی قوت ہے۔ جس کی وجہ سے کتا اپنے
مالک بلکہ ہر ایک چیز کو جس نے اس نے مس کیا ہے۔ تلاش کر لیتا
ہے۔ کیونکہ اس میں اور اس کے آقا میں مسمیرک لگا ہوا ہے۔ اس لئے
وہ اپنے آقا کے اوڈایل کو جو وہ نقش قدم میں پیچھے چھوڑتا گیا ہے
شناخت کرتا جاتا ہے۔ اور سوا آدمیوں کے مقناطیس سے
اپنے آقا کی مقناطیس کو تمیز کر سکتا ہے۔ اس ہی وسیلہ سے یہ کلیر وائنٹ
کسی خاص شخص کے مقام کو دریافت کر لیتا ہے بلکہ اس کی سوانح عمری

نظام عصبی ۱۲

بیان کر سکتا ہے یہ سب کام صرف تھوڑے سے دس کے عدد کے بالوں
اس کے ہاتھ کے خط یا کاغذ کے ٹکڑے سے جس پر اس نے چند بار مشق
لیا ہو کرنا ممکن ہے معمول سے مقناطیسی تعلق پیدا کرنے کے لیے سب
سے زیادہ اثر قبول کرنے والی شے بال ہیں کیونکہ ان میں اس شخص کے
جس کے وہ بال ہیں بہت ہی عرصہ تک مقناطیس موجود رہتی ہے۔ چونکہ
بالوں سے بہت اثر ملتا ہے۔ اس لئے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے
کہ بالوں میں اصلی مالک کے اخلاقی اور جسمانی کل اثر موجود ہوتے ہیں
اور عامل مسمریزم بذریعہ بالوں کے دوسرے شخص پر بہت کچھ اثر ڈال سکتا
ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب عملوں میں مطلب کو تصور کی آنکھ کے سامنے
کھڑا کیا جاتا ہے۔ اور اس کے بال یا کپڑا وغیرہ سامنے رکھ لیا جاتا ہے
اگر مطلوب ایسا مقناطیس رکھتا ہے۔ کہ جس میں دوسرے کے اثر قبول
کرنے کا مادہ ہے۔ یعنی فطرتی معمول ہے۔ اور طالب ایسی مقناطیس رکھتا
ہے جس کو ہماری اصلاح میں پازیٹو کہتے ہیں۔ تو مطلوب پہ اول ہی روز
اثر ہوگا۔ بشرطیکہ طالب کا کامل شوق اور توجہ ہو تاکہ پورا تصور بندھ
جائے اور اگر مقناطیس دونوں کا مخالف ہے تو ہرگز اثر نہ ہوگا علمیات
کی کتابوں میں بحساب ابجد خاکی۔ بادی۔ آتشی۔ آبی مزجہ کی مطابقت یہ
ہی معنی اور مطلب رکھتی ہے۔ اس کا مفصل حال ہماری کتاب تیر بہدف
میں ملیگا اس بات کے جاننے کے لئے کہ آیا مطلوب پر اثر ہوگا۔ یا نہیں ہماری
کتاب علم کاسہ سر و قیافہ دیکھنی اشد ضروری ہے۔ پھر شخص اجنبی آدمی
بھی ایک منٹ میں یہ بات معلوم کر سکتا ہے۔ کہ اثر ہوگا یا نہیں مخالف
مقناطیس ہونے کی حالت میں بھی وہ علم جاننے والا مطلوب کو مجبور
کر سکتا ہے محنت رائیگاں نہیں جا سکتی علم مسمریزم کے قواعد اور
معمولی حب کے عملوں میں فرق ہے کہ اول الذکر میں اول اور

طالف یا عملیات کا استعمال نہیں ہے لیکن ہمارے طریقے سے وہ کام
ایک گھنٹہ میں ہو سکتا ہے جو عمل پڑھنے والا ہفتوں میں بھی اطمینان اور
اور یقین کے ساتھ نہیں انجام دے سکتا اس کا قاعدہ ہم نے ارادتاً بیان
نہیں کیا ہے تاکہ عوام بدفعل کی طرف رجوع نہ ہو جائیں۔ اور ہم کو بھی شریک
گناہ کریں۔ الغرض بال اور تصویر بہت اثر رکھتے ہیں اس ہی بنا پر ہم نے
اکثر اپنے ان لکچروں میں جو انگریزوں اور پیڈروں کے روبرو دیئے
تھے اس امر کی سخت ممانعت کی ہے کہ مصنوعی بال ہرگز نہ پہننے چاہئیں
کیونکہ زیادہ دیر تک سر پر رکھنے سے پہننے والے میں اصلی بال والے کی کل
خاصیتیں سرایت کر جاتی ہیں اس کی ہم ایک مثال بیان کرتے ہیں جس سے صاف
طور پر ہمارا مطلب سمجھ میں آجائے گا۔ ایک انیس سال کی مس جس سے
ہم خود واقف تھے بچپن میں بڑی خندہ پیشانی اور زندہ دل تھی۔ اور
خوب تندرست بھی تھی۔ رفتہ رفتہ مغموم اور مردہ دل ہونے
لگی حتیٰ کہ ایک سال کے بعد اس کی حالت ایسی ہو گئی۔ کہ لوگ اسے
ایک دو روز کا مہمان خیال کرنے لگے اس کے والدین کو اس تغیر کی کوئی
وجہ نہ معلوم ہوئی تھی جب ڈاکٹر لوگوں نے جواب دے دیا تو اس کے
باپ کو کسی نے صلاح دی کہ اسے کسی کلیر وائنٹ یعنی روشنضمیر کو دکھائے
اتفاقیہ وہاں ایک روشنضمیر بھی موجود تھا۔ مگر اس کے والدین اس کو
قطعی نہ جانتے تھے اور نہ وہ ان کو جانتا تھا۔ بلکہ انہوں نے روشنضمیر
سے اپنی لڑکی کے مرض کو بھی بیان نہیں کیا۔ جب عامل نے پورے
طور سے اس پر خواب مقناطیس طاری کر دیا اور روشنضمیری پیدا ہو گئی
تب وہ دفعتاً چلایا افسوس تم کس طرح خواب تجارت سے گھری ہوئی
ہو اس کے بعد خاموش ہو گیا پھر کہا یہ اس جگنوں سے نکل رہے ہیں
جو تم پہن رہی ہو اچھا مجھے دیکھنے دو چنانچہ وہ جگنو اس کے ہاتھ میں

دیدیا گیا، جگنو ہاتھ میں لیتے ہی اس کا بدن اینٹھنے لگا اور اس نے یہ کہکر دور پھینک دیا کہ مجھ سے چھوا نہیں جاتا جس کے بال کا بنا ہے وہ شخص بڑا ہی ڈراونی صورت کا تھا اور اس نے خودکشی کی تھی روشنضمیر نے یہ بھی بیان کر دیا کہ مریضہ کو کیا مرض ہے اور کیا حالت رہتی ہے اور اگر فوراً اس جگنو کو اتار کر نہ پھینک دیا تو یہ بھی خودکشی ہی کریگی، اس جگنو کا حال اس خاندان میں سے کسی کو بھی معلوم نہ تھا، لیکن جب تحقیقات کی گئی تو لفظ بلفظ درست نکلا، یہ جگنو اس مس کو اس ایک مکتب نے دیا تھا، اور اس نے بلا کسی خیال کے اس کو قبول کر لیا تھا جب یہ حال ظاہر ہوا تو فوراً وہ جلا دیا گیا اور چھ مہینے میں وہ مس پھر سابق کی طرح تندرست ہو گئی +

عالمان مسمریزم اکثر آدمیوں کے بال اپنے پاس اٹھا رکھتے ہیں، تاکہ اگر ان کے مالک سے مسمرک تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہو تو بآسانی ہو سکے مگر اس قسم کے بالوں کے نمونے ایک دوسرے سے بالکل جدا جدا رکھنے چاہئیں کیونکہ البیانہ کیا جائیگا۔ تو ایک شخص کا مقناطیسی اثر دوسرے کے مقناطیسی اثر میں ملجائیگا ،اور اس طرح مرکب مسمریزم ہو جانیکا اندیشہ ہے، ایک ہوئے بال کاعد کی پڑیا میں خوب بند کر کے اور اس کو سلوہ اور اگر میسر آسکے تو نیلے ریشمی کپڑے میں باندھکر علیحدہ علیحدہ رکھنا مناسب ہے، ورنہ فرض کرو کہ معمول سے ایک خاص شخص کے بالوں کے ذریعہ اس کی بیماری کا حال دریافت کرنا ہے، مگر چونکہ ان میں دوسرے شخص کا بھی اثر ملگیا ہے، اس لئے معمول ضرور غلطی کریگا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ایک شخص کی مرض کا حال بیان کرے وہ کئی آدمیوں کے مجموعی امراض کا حال بیان کرنے لگیگا علم مسمریزم کو تکمیل کے ساتھ سیکھنے کے لئے جملہ شرائط کی پوری پابندی کی اشد ضرورت ہے، بعض اشخاص ہمارے پاس امراض دریافت کرنے کے لئے خطوں میں بال بھیجدیا کرتے ہیں

لیکن وہ کبھی یہ خیال نہیں کرتے کہ ان کا خط راستہ میں کیسے کیسے لوگوں کے ہاتھ سے چھوا جائیگا اور کس کس اثر کی اشیا میں پڑا رہیگا۔ پس ایسی حالت میں ہم ہرگز صحیح تشخیص مرض نہیں کر سکتے ❖

ایک مرتبہ کچھ بیہودہ لوگوں نے ہمارے ایک معمول کے پاس کسی جانور کے بال بھیجدیئے کہ اس کی بیماری معلوم کرکے نسخہ تجویز کرو۔ معمول نے مرض بتا دیا، اور نسخہ بھی لکھوا دیا۔ اس پر مخالف خوب ہنسے کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ اس طرح معمول کا فریب کھُل گیا، اور وہ جیت گئے لیکن اس علم کا ابجد خواں بھی فوراً جان سکتا ہے کہ معمول نے غلطی نہیں کی، اور نہ اس میں کوئی بات تعجب کی تھی۔ اس کا جواب ہم یہ دیتے ہیں۔ فرض کرو کہ چند نوجوان بغرض تفریح روشنضمیر سے یہ مذاق کرتے ہیں۔ کہ کسی جانور کے تھوڑے سے بال جن کو سب نے چھوا ہے ایک لفافہ میں بند کرکے بھیجتے ہیں اور اس کے ساتھ خط بھی ہے اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ ہوگا کہ کلیر وائینٹ اس اور سے کے ذریعہ سے جو سبھوں نے ان بالوں میں نادانستگی سے ڈالا ہے۔ فوراً ان سب سے مقناطیسی تعلق پیدا کر لیگا۔ پس وہ ان میں سے ایک یا دو یا سب کی بیماریاں بہ ہیئت مجموعی بیان کریگا۔ اس سے کوئی بحث نہیں ہے کہ وہ بال کس جانور کے ہیں، اور کسی قدر جانور کی خاصیتیں بھی اس میں اپنی آمیزش رکھتی ہوں ایسی حالتوں میں ہم اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ مریض کے ہی ہاتھ سے بال کٹوا کر کاغذ میں بند کرائیں، اور کسی دوسرے کو نہ چھونے دیں بلکہ بند کرنے سے پیشتر ان پر خوب زور سے سانس دلوائیں اگر مریض نہ کاٹ سکتا ہو تو نہایت ہی قریبی رشتہ دار سے کٹوائیں اور اس کو ہدایت کر دیں کہ نہایت ہلکے ہاتھ سے بالوں کو پکڑے۔ اگر ہماری تحریر پر پورا عمل کیا جائیگا۔ تو پھر ممکن نہیں کہ تجربات روشنضمیری میں ناکامیابی ہو جب یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو چیز ہم چھوتے ہیں اس میں ہمارا مقناطیسی

اثر کسی نہ کسی مقدار سے ضرور شامل ہو جاتا ہے تو ضرور اس بات پر ہرگز تعجب نہ کرنا چاہیئے کہ جب **ہومیوپیتھک** ڈاکٹر جو مستند ملنے جاتے ہیں، کہ ہماری ادویات میں زیادہ تر اثر شفا بخشنے کا ہماری گولیاں باندھنے سے آجاتا ہے۔ لندن کے ایک مشہور **ہومیوپیتھک ڈاکٹر** نے ہم سے ایک مرتبہ خود اقبال کیا کہ بیشک گولیاں بنانے وقت دوا میں انسانی مقناطیسی بڑی ہی مقدار میں سے داخل ہو جاتا ہے۔ اس نے دبی زبان سے یہ بھی کہا کہ طریق علاج کا گرہی یہ ہے۔ کیونکہ اس قدر کم مقدار میں دی جاتی ہے۔ کہ اگر اس میں مقناطیسی اثر نہ ہو تو ہرگز کچھ نہ اثر کرے۔

چنانچہ **ہومیوپیتھک** ڈاکٹروں کا یہ بھی قول ہے کہ اگر ان کی ادویات روشنی میں رکھی جائینگی تو ان کا اثر جاتا رہے گا چنانچہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر بال یا دوسری اشیاء جن میں دوسرے شخص کا مقناطیسی اثر قائم رکھنا مقصود ہے اندھیرے کی بجائے روشنی میں رکھی جائینگی تو ضرور اثر کم ہو جائیگا۔

خود ڈاکٹر صاحب مذکورہ بالا کو یہ بات ماننی پڑی کہ روشنی میں رکھنے سے دوا کا اصلی اثر نہیں جاتا بلکہ مقناطیسی اثر جاتا ہے۔ کیونکہ بذریعہ علم کیمیا ان ادویات کا اثر معلوم کر لیا جا سکتا ہے۔ شہر پیرس کے مشہور طبیب **ڈاکٹر فیموز صاحب** نے صدہا تجربات کے ذریعہ یہ بات ثابت کر دی ہے کہ گولیاں باندھتے وقت دوا ساز کے ہاتھوں سے ڈل فلوڈ اس ہی تناسب سے نکلتا ہوا دکھائی دے سکتا ہے جس قدر کہ وہ روز بناتے ہیں جسمانی قوت صرف کرتا ہے۔ اس بات کو سب جانتے ہیں، کہ **ہومیوپیتھک** طریق درج میں جو دوا مقدار سے کم ہوگی وہی زیادہ اثر کریگی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ **عجیب** ہے۔ کہ تھوڑی سی مقدار دوا کو ہزاروں گنا گھٹا تا بناتی ہے۔ اس لیئے اس میں اوڈائل بہت داخل ہو جاتا ہے **ایلوپیتھک** ڈاکٹروں کی عقل اس نئی بات کو دیکھ کر چکر میں آتی

ہے اگر **ہومیوپیتھک** ڈاکٹر لوگ علم مسمریزم کی واقفیت حاصل کرکے چاہتیں تو بموجب قواعد اس علم کے اپنی دوائیاں تیار کریں۔ تو ڈاکٹر لوگ ہرگز ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ اب **ہومیوپیتھک** ڈاکٹر اپنی ادویات میں عام طور پر صحت بخش اوڈائیل نادانستہ داخل کرتا ہے مگر درصورت واقفیت علم مقناطیس وہ اس قوت کو فاسد امراض کے لئے خاص طور پر مستعمل کر سکتا ہے پیشتر ذکر کر چکے ہیں کہ عامل ہر قسم کی تاثیر پانی میں پیدا کر سکتا ہے

ایکونائٹ کو ایک فرائیکل نہیں بنا سکتا **بیلاڈونا** میں ایسا دیر میں ڈال سکتا جو دافع اثر آیا س نہ درج بخار وغیرہ ہو۔ بلکہ اس سے سوا کام لے سکتا ہے فرض کرو کہ کسی دوا کی پانچ ایسی خاصیتیں ہیں۔ جو پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں تو وہ دوا علیحدہ پانچ ہی امراض کے لئے مفید تیار تیار کی جا سکتی ہے کیونکہ ہر مقدار میں مختلف قسم کا اوڈائیل داخل کر دیا جائیگا۔ اور کسی طرح دوا مذکورہ کی ایک خاص خاصیت سے جو عامل نے چاہی ہے زور کر سکیگی۔ پس ایک ہی دوا پانچ مختلف امراض کو مختلف اثر کریگی جو ظاہرا ناممکن ہے **ایلوپیتھک** ڈاکٹر یہ ہرگز نہیں کر سکتا کہ ایسی دوا جو کئی خاصیتیں رکھتی ہو ایک خاص تاثیر کو ایک خاص مرض کے لئے استعمال کر سکے۔ وہ اس دوا کا استعمال کریگا مگر یہ اس کی طاقت سے باہر ہے۔ کہ جو چاہے حاصل کرلے ❊

علاوہ ازیں اب بھی موجود ہومیوپیتھک طریق علاج کی ادویات میں دو قوتیں ہیں ایک تو وہ جو دوا کی قدرتی خاصیت ہے دوسری جو اس کی تیاری کے وقت انسان کے ہاتھ سے پیدا ہو گئی یا داخل ہو گئی ہے۔ اس بات کو بڑے بڑے ہومیوپیتھک ڈاکٹروں نے مان لیا ہے مگر صرف اس لئے زور دیتے ہیں کہ یہ عام طور سے مان لی جائے تاکہ

پھر یہ طریقہ علاج بدون اس واقفیت کے بہت زبردست ہو جائیگا ہر شخص کو یہ طاقت ہے۔ کہ وہ ہومیو پیتھک دوائی کی گولی کو ایک لمحہ جسکی میں رکھکر اُس دوا کی تاثیر کو بہت زبردست کر دے اس لئے ہر ایک ایسے شخص کو جس کا پیشہ مریضوں کو تیمار داری کرنا ہو ضرور خیال رکھنا مناسب ہے۔

ہم مذکورہ بالا باتیں اس لئے طوالت کے ساتھ بیان کر رہے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کو نفع پہنچے ورنہ ہم اپنے شاگردوں کا اعتقاد او ڈائیل پر صرف اپنے نو دس ماہ تجربہ جو ہم نے ایک ایسی گولی پر کیا تھا جس میں کوئی دوا نہ تھی بیان کر کے جما دیتے۔ اگر ہم ایسا کرنا پسند نہیں کرتے ہم اپنے بیان کے ثبوت میں ایک سچا واقعہ تحریر کرتے ہیں۔

شہر فلیڈ یلفیا کے قریب ایک مذہبی پر تعطیل کے دن لوگ برف پر تماشہ دیکھنے کے لئے جو وہاں ہونیوالا تھا جمع ہوئے تھے ان تماشوں میں ایک خطرناک کھیل بھی تھا۔ برف میں ایک بانس گاڑا گیا تھا اور اوپر کے سرے پر دوسرا بانس لگا کر اس میں آدمی کی نشست بنائی گئی تھی اس نشست میں آدمی کو بیٹھا کر بڑے زور سے گھماتے تھے یہ کھیل بہت دیر سے ہو رہا تھا کہ اس اثناء میں ایک جلبشی اُس میں سوار ہوا اور اس کو اس زور سے گھمایا کہ وہ نشست ٹوٹ گئی اور وہ برف کی چٹانوں سے جا لگا۔ اور فوراً مر گیا تماشائیوں میں ایک ڈاکٹر بھی موجود تھا اس واقعہ نے اس کے دل پر بڑا اثر کیا شام کے وقت ایک لیڈی کیلئے کچھ دوا کی گولیاں تیار کر رہا تھا اور پاس بیٹھے ہوئے آدمیوں سے اس وقوعہ کو بھی کہتا جاتا تھا وہ عورت جس کے لئے دوا تیار کر رہا تھا۔ نہایت تیز حس تھی دوا مریضہ کے پاس جو موقعہ واردات سے بہت فاصلہ پر رہتی تھی۔ اور جس نے اس کا کچھ حال نہیں سُنا تھا بھیجی گئی اس نے سونے کے وقت دوا کھائی اور رات کو

خواب دیکھا جو فجر کو من وعن اپنے رشتہ داروں سے بیان کیا اس کے خواب میں دیکھا کہ وہ برف کا تماشہ دیکھ رہی ہے کہ اتنے میں ایک حبشی راستہ چیرتا ہوا آیا گھومنے والی کرسی میں بیٹھا کچھ عرصہ گھومنے کے بعد کرسی ٹوٹی اور اس نے برف سے ٹکر کھائی خواب میں اس نے خون نکلتا ہوا بھی دیکھا حتی کہ ذرا ذرا ایسی باتیں بھی نظر پڑیں بنیر طبیعت شاگرد کو جب یہ معلوم ہو جائیگا۔ کس طرح یہ اثر ان میں داخل کیا جاتا ہے، اور کیا تدابیر کرنی پڑینگی تاکہ یہ اثر ان میں داخل ہے تو وہ بھی ضرور دریافت کریگا کہ یہ اثر کس طرح خارج کیا جا سکتا ہے۔ اور ڈالا جاتا ہے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ ہاں ہو سکتا ہے مگر صرف انسان کے بالوں یا جسم کے کسی حصہ مثلاً ہڈی دانت وغیرہ سے نہیں ہو سکتا یہ ممکن ہے کہ کم ہو جائے اور سب چیزوں سے اوڈائیل خارج ہو سکتا ہے۔ مگر کچھ شرائط کی پابندی ضروری مگر سب سے اول اور ضروری شرط یہ ہے۔ کہ وہ شخص جس کے اوڈائیل کو کسی خاص شئے سے خارج کرنا چاہتے ہو۔ علم مسمریزم سے ناواقف ہو۔ ورنہ خارج کر دینے کی حالت میں بھی وہ پھر داخل کر سکتا ہے ہم فرض کئے لیتے ہیں۔ کہ سب شرائط موجود ہیں تو طریق عمل بہت آسان ہے۔ اس کا اصل ہم اشارتاً پیشتر بھی بیان کر چکے ہیں۔ جس شئے سے اوڈائیل خارج کرنا چاہو۔ اس کو سخت دھوپ میں کئی ہفتہ برابر رکھو اور اس کو الٹتے رہو تاکہ ہر پہلو سورج کی کرنیں پڑ جائیں ۔

باب پنجم

علم مسمریزم کے عام اُصول

پیشتر اس سے کہ ہم علم مسمریزم کے مختلف مدارج مشرح بیان کریں یہ مناسب خیال کرتے ہیں کہ ناظرین کو اس علم کو جنرل پرنسپل[1] سے آگاہ کر دیں۔ اس کی مدد کیلئے ہم اپنی چھوٹی سی تصنیف جو کئی برس ہوئے ہم نے اپنے شاگردوں کے لئے تیار کی تھی۔ نقل کرتے ہیں۔ اول یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ یہ کس طرح تیار ہوئی۔ ابتدا میں ہم نے بڑے بڑے استادوں کے قواعد پر غور اور تجربہ کیا اور ان میں اگر کمی پائی تو اضافہ کر دیا۔ اگر کوئی بات فضول پائی تو نکال ڈالی اور اگر درست ہوئی تو بالکل قبول کر لی پھر ان کو ترتیب دیا یہ چھوٹا سا رسالہ ہمارے شاگردوں کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ اور ہمارا خیال ہے کہ اب بھی عوام کو بہت فائدہ پہنچا دے گا۔

(۱) انسان میں ایسی خاصیت موجود ہے کہ بذریعہ قوت ارادی اپنا وِل[2] پرنسپل دوسرے انسان پر ڈال کر صحت بخش اثر پہنچا سکتا ہے اس خاصیت کو علم مسمریزم کی اصلاح میں میگنٹزم سمجھتے ہیں۔ اس قوت کی توسیع ہے۔ جو ایک انسان کو دوسرے پر جو بالکل اس کی قوت ارادی کے مانع ہو استعمال کرنے کی طاقت حاصل نہیں۔

(۲) یہ خاصیت صرف نتیجوں سے جانی جاتی ہے۔ اس کا استعمال اس ہی وقت ہوتا ہے۔ کہ جب ہم استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ پس اول شرط استعمال کی

[1] جوہر عزیزی [2] گوٹکا عزیزی عرف۔

قوت ارادی کا عمل میں لانا ہے۔ کوئی کام کرنے سے پیشتر اوّل ہی ہم خواہش کرتے ہیں یہ کرم کرنے کی خواہش کرتے ہیں کہ کرم کرنیکی خواہش نروڈ ڈائل فلوڈ اعصابوں میں حرکت دیتی ہے عرق یا فلوڈ اعصابوں میں لہریں پیدا کرتا ہے یہ کالوینک لہریں پٹھوں کی سکوڑتی ہے۔ یہ کشش ہاتھ کو اٹھاتی ہے اور ہاتھ اٹھکر کام کرتا ہے یا کسی چیز کو اٹھاتا ہے پس اس سلسلہ سے انسان کا دل کثیف ترین مادہ سے تعلق بہم پہونچاتا ہے جو تمام عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ پس جب قوت ارادی مادی اشیاء سے جو قریب ہوں تعلق پیدا کر سکتی ہے۔ تو اگر اس کو لطیف ترین مادہ سے بہم پہنچانے کی مشق کراویں۔ تو اس سے تعلق پیدا کر سکتی ہے یعنی اگر ہماری قوت ارادی کامل ترقی یہ ہو۔ تو ہم اکاش سے (اس لفظ کا ترجمہ خلاء ٹھیک نہیں ہے) کسی خاص شے کے باریک ذرے جو اس میں ہر وقت موجود ہیں کھینچکر وہ شے بنا اور بگاڑ سکتے ہیں۔ یا موجود پھولوں کو غائب کر سکتے ہیں اور یہ ہی علوی طریقہ سے اشیاء منگانے اور اوڑانے والوں کا عمل ہے

(۳) ایک جسم دوسرے پر جو کسی قدر فاصلہ پر ہو۔ اثر نہیں ڈال سکتا تا وقتیکہ ان میں کوئی شے سلسلہ قائم کرنے والی نہ ہو۔ سائنٹسٹ لوگوں نے معلوم کیا ہے۔ کہ یہ درمیانی سلسلہ قائم کرنے والی شئے قوت کہربائی اور فیرومیگنٹزم سے بہت مشابہ ہے علاوہ ازیں اس میں روشنی اور گرمی کی بھی خاصیتیں موجود ہیں۔ گو یہ ان تمام غیر قابل وزن قوتوں اثروں یا عرقوں کے مشابہ ہے مگر ان سب سے علیحدہ بھی ہے اس کا نام علم مسمریزم کی اصلاح میں اوڈائل ہے اور اس کو انیمل میگنٹزم اور مسمرک فلوڈ بھی کہتے ہیں۔ تمام واقعات سے جو اب تک اوڈائل کے متعلق تجربہ میں آئی ہیں ان سب سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کوئی بیرونی اثر ضرور ہے۔ جو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہوتا ہے اور عامل کی انگلیوں کے سروں بلکہ تمام جسم سے نکلکر معمول کے جسم میں جاتا ہوا

ل کہربائی ٢ کہربائی آہن ٣ مسمریزی عرق۔

معلوم ہوتا ہے قوت ارادی کا اثر دماغ سے شروع ہوتا ہے اور بوساطت ریڑھ کی ہڈی کے پٹھوں تک پہنچتا ہے اگر قوت ارادی معطل ہوئی ہے تو نروس فلوڈ بھی ٹھہرا ہوا ہوتا ہے مگر جہاں قوت ارادی نے حرکت دی تو یہ بجلی کی سرعت سے جسم میں پہونچ جاتا ہے۔ گویا یہ پٹھوں اور قوت ارادی کے درمیان قاصد کا کام کرتا ہے۔

(۴) انسان میں تین چیزیں ہیں جسم[1] انانیت روح اس لئے وہ اثر بھی جو کہ انسان استعمال کرتا ہے ایک خاص تناسب سے تینوں کا حصہ رکھتا ہے۔ پس میگنٹزم میں تین اثر ہیں۔ ایک طبعی دوسرا روحانی تیسرا درمیانی یعنی جس میں طبعی اور روحانی دونوں اثر ہیں۔ پس او ڈائل فلوڈ جو عامل کے جسم سے نکلتا ہے۔ مریض پر طبعی اثر کرتا ہے اس لئے عامل کی صحت بہت اچھی ہونی چاہیئے۔ رفتہ رفتہ یہ اخلاق پر اثر کرتا ہے اس لئے عامل کا نہایت ایماندار نیک دل ہونا ضروری ہے یہ واقفیت عامل و معمول دونوں کو ہونا اشد ضروری ہے۔ اگر تم سمجھو کہ عامل تم سے دل میں دشمنی رکھتا ہے۔ تو ہرگز اس سے عمل نہ کرو اگر عامل بیمار ہے۔ اور تم اس سے عمل کراؤ گے تو یاد رکھو کہ بہت جلد وہ اپنا مرض تم کو منتقل کر دیگا اور خود اس کو بھی نقصان شدید پہنچیگا۔ پیشتر اس سے کہ تم کسی سے عمل کراؤ یہ دریافت کر لو کہ اس کا چال چلن کیسا ہے۔ ورنہ وہ اپنا اخلاقی اثر بھی تم پر دانستہ یا نادانستہ ڈالیگا اس ہی طرح نیک آدمی نیک اثر ڈالیگا فرض کرو کہ عامل نشہ خوار یا عیاش یا دروغ گو محض ہے یا اس کو کوئی مرض ہے۔ تو معمول بھی کسی نہ کسی وقت ضرور نشہ خوار عیاش یا بیمار ہو جائیگا۔

(۵) اگر قوت ارادی اس فلوڈ کو ایک خاص سمت میں پہنچنے پر قادر ہے تو مضبوط عقیدہ دان خاصیتوں کو جو عامل میں موجود ہیں مضبوطی کے ساتھ

---

[1] جسم انانیت روح کا حال کتاب مخزن اسرار الخ یا صوفی میں مفصل بیان ہوا ہے۔

داخل کرنے کی تحریک کرتا ہے۔ اگر ہم کو اپنی قوت اور قابلیت پر بھروسہ ہو گا۔ تو
کوشش کم کرنی پڑیگی اور طبیعت کو انتشار نہ ہو گا۔ عقیدہ کا بدیہی نتیجہ بھروسہ
ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ایک شخص یہ یقین کرتا ہے کہ اس میں ایک خاص قوت
موجود ہے۔ اور اس میں کوئی شک باقی نہیں ہے۔ یہ عقیدہ ہے اگر عامل کو اپنی
قوت یا طریق عمل میں ذرا بھی شک ہو گا تو اس سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ اس
عامل کو کافی اعتبار اور اپنی ذات پر اطمینان سے کام شروع کرنا چاہیئے
ورنہ مریض کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ اس طرح عامل کی مقناطیس
گردش میں خلل واقع ہو جائیگا۔

(۶) اگر یہ چاہتے ہو کہ معمول پر تمہارا اچھا اثر پڑے تو دونوں عامل معمول
میں اخلاقی وطبعی ہمدردی ہونی ضروری ہے۔

جس طرح ایک جاندار جسم کے ہر عضو میں ہمدردی ہوتی ہے طبعی یا
مقناطیسی اثر قایم کرنے کا طریقہ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں مگر اخلاقی ہمدردی
نیکی کرنے اور فائدہ پہنچانے کی خواہش سے پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ فریق ثانی
اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہو یا بذریعہ خاص قسم کی خواہشات یا خیالات
کے جو ان میں اپنے اپنے جذبات ظاہر کرنے کا وسیلہ ہوں اخلاقی ہمدردی قائم
ہو سکتی ہے جب یہ ہمدردی خاطر خواہ قائم ہو جاتی ہے تو اس کو ہماری اصطلاح
میں کہتے ہیں کہ ان میں سلسلہ قائم ہے۔

(۷) پس اول شرط مقناطیسی کرنے کی قوت ارادی ہے دوسرے اطمینان
اور اپنی ذات پر بھروسہ ہے جو عامل کو اپنی قوت پر ہونا واجب ہے تیسری شرط
سخاوت اور دوسروں کے ساتھ نیکی کی خواہش ہے۔ اگر ان خاصیتوں میں سے
نیک خاصیت موجود ہو گی تو دیگر خاصیتیں بھی کسی قدر مہیا ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ
چاہتے ہو کہ اثر جلدی اور نفع بخش ہو تو تینوں کی موجودگی اشد ضروری ہے۔

(۸) مقناطیس اثر پہنچانے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص پر

ہم اثر ڈالنا چاہتے ہیں، وہ ہمارے قریب بھی موجود ہو۔ بلکہ یہ اثر کسی اور شئے میں ڈالکر بھی بھیجدیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ہم نے اس پر یہ خواہش کردی ہو کہ فلاں شخص پر اثر نہ ہو معمول کو پاس بٹھا کر عمل کرنے سے اثر ہی اس وقت زائل ہو جاتا ہے جب ہی کہ عامل اپنی قوت ارادی ختم کر دیتا ہے۔ مگر کسی دوسری شئے میں اثر ڈالنے سے وہ اثر جب تک قائم رہتا جب تک کیلئے کہ عامل نے حکم لگا دیا ہے۔ پھر یہ اثر آسانی سے تازہ بھی ہو سکتا ہے۔ کسی شئے میں بہر حال اثر آسانی سے جمع کیا جاتا ہے۔ مگر دور دیر میں اور آہستہ آہستہ ہوتا ہے یہ اثر قوت کہربائی پہنچائی ہوئی شئے کی بہ نسبت زیادہ دیر تک قایم رہتا ہے۔ مثلاً عامل کسی دوا پر یہ خواہش کردے کہ اس دوا میں چھ ماہ تک اور زید پر اس کا اثر ہو تو اس میں اسی حصہ اثر باقی رہے گا۔ اور زید ہی پر اثر ہوگا دوسرا اس دوا کو استعمال کریگا تو کچھ اثر نہ ہوگا۔

(۹) لگاتار قوت ارادی استعمال کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمہاری اُدھر برابر توجہ قائم ہے۔ مگر اگر عامل کو اپنی قوت پر کامل بھروسہ ہو تو پھر توجہ بلا کوشش قائم رہ سکتی ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص نے ایک خاص مقام پر جانے کا ارادہ کیا ہے۔ چلتے وقت وہ ہر روکاوٹ سے بچنے کا خیال رکھیگا اور اپنے قدم ٹھیک رکھیگا۔ لیکن یہ توجہ رکھنا اس کے نزدیک ایسا آسان اور فطری ہے، کہ اس کو ذرا بھی کوشش نہیں کرنی پڑتی۔ کیونکہ اس نے پیشتر فیصل کرلیا ہے کہ وہ کہاں جائیگا اور اس کو اپنے پیر چلانے کی قوت پر بھروسہ ہے۔

(۱۰) مقناطیس یا مقناطیسی قوت تین چیزوں سے پیدا ہوتی ہے

اوّل۔ کام کرنے کا مصمم ارادہ ہو۔

دوم۔ ظاہر انسان کا استعمال قوت ارادی یعنی اس قوت ارادی کے اظہار کا ذریعہ یعنی کسی طرح یہ ثابت کرنا کہ قوت ارادی استعمال

کیبجارہی ہے۔مثلاً پاس کرنا۔

سوم۔طریق عمل میں اطمینان۔

اگر عمل کرنے کی خواہش ہوگی۔اس میں نیکی کرنیکی خواہش شامل نہ ہو تو اثر تو ہوگا مگر بے فائدہ ہوگا مقناطیس فلوڈ کا اثر اس ہی قدر زبردست اور نفع بخش ہوتا ہے جس قدر نیک ارادہ اس میں مدد کیلئے شامل ہوتا ہے۔

(۱۱) مشق سے قوت مقناطیسی خود بخود ترقی کرتی ہے۔اور جس شخص کو عادت ہوجاویگی وہ نہایت آسانی اور کامیابی کے ساتھ استعمال کرسکیگا ہر شخص میں یہ قوت موجود ہے۔مگر سب میں یکساں نہیں ہے۔اور یہ کمی بیشی بلحاظ طبعی اور اخلاقی بہ ترقی کے پیدا ہوتی ہے۔اخلاقی خوبیوں میں مفصل ذیل ہیں۔

اپنی قوت پر بھروسہ۔قوت ارادی کی مضبوطی توجہ کو ایکسو رکھنے میں سہولیت خیالات نفع رسانی خلق جس کے سبب سے ہر ایک مصیبت زدہ سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے قوت و استقلال قلب جسکی وجہ سے انسان سخت سے سخت پریشانی کی حالت میں بھی مستقل مزاج رہ سکتا ہے خودغرضی کا نہ ہونا جس کی وجہ سے انسان دوسرے کی مصیبت و تکلیف دیکھ کر اپنا دکھ درد بھول جاتا ہے اور اس کو اپنی کامیابی کا خیال بھی نہیں ہوتا طبعی خوبیوں میں مفصلہ ذیل ہیں:۔

اوّل عمدہ صحت جسمانی دوم خاص قسم کی طاقت جو اُن قوتوں سے جو چیزوں کو اُٹھاتی ہے بالکل جدا ہے مگر اسکی ہستی صرف اسی طرح جاتی جاتی ہے کہ جبکہ اس کا تجربہ کرتے ہیں۔ایک خاص طبائع کے لوگ مخالف طبائع کے لوگوں پر نہایت جلدی اور آسانی سے اثر ڈال سکتے ہیں۔پس ایک نہایت ہی نروس وصفراوی مزاج کا آدمی تیز خون سوداوی مزاج والے پر خوب اثر کرے گا۔اگر معمول چلبلی طبعیت کا ہو

تو یہ چلبلاہٹ اس پر اثر قبول کرنے کی مانع ہے۔ مگر ذرا ایک دقت ہو جاتی ہے کیونکہ اس کی قلب کی تیزی عامل کے خیالات کو یکسو نہیں ہونے دیتی ہے۔ اور جس دحرکتی جو اثر کے لیئے اشد ضروری ہے۔ بدیر پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۲) گو مقناطیسی فلوڈ تمام جسم سے نکلتا ہے۔ اور قوت ارادی اس کو اس سمت لیجانے کو کافی ہے۔ جس طرف کہ ہم خواہش کرتے ہیں۔ مگر بیرونی اعضا جن سے ہم کاروبار کرتے ہیں۔ نہایت موزون ہیں۔ صرف ان سے بذریعہ قوت ارادی کام لینا پڑیگا۔ اسی ہی وجہ سے ہم عمل کرتے وقت ہاتھ اور آنکھ سے کام لیتے ہیں۔ اگر معمول سے کافی تعلق موجود ہے۔ تو عامل کو ہر ایک لفظ جس سے حکم پایا جاتا ہو۔ مثلاً چپ رہو بیٹھ جاؤ وغیرہ بھی بلا قوت ارادی وہی کام کر سکتا ہے جو قوت ارادی کرتی ہے بلکہ عامل کی آوازہ کا لہجہ بھی معمول کے اعضا پر اثر کریگا۔ اگر تعلق نہیں ہے تو پاس اور نظر دونوں سے کام لینا ہوگا۔

(۱۳) مقناطیسی اثر بہت ہی فاصلہ پر بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ مگر اس حالت میں پیشتر کا تعلق قائم ہونا ضروری ہے۔ معمول پر خواب مقناطیسی معمول کو اطلاع دیکر اور بغیر اطلاع کے بھی طاری کر دیا جا سکتا ہے خواہ معمول دوسرے کمرے یا دوسرے چھت ہی پر کیوں نہ ہو بلکہ دوسرے شہر میں بھی اثر ہو سکتا ہے ہمارے ایک دوست نے اپنی ایک ہمشیرہ جو اس کی معمول تھی۔ سو کوس کے فاصلہ پر بیہوش کر دیا تھا اور اس کی تصدیق بذریعہ ٹیلیگرام کر لی تھی۔ غرض یہ ہے کہ تیز حس معمول کے لئے فاصلہ کوئی ہستی ہی نہیں رکھتا۔

(۱۴) مسمریزم کے مختلف استعمال ہیں۔ اس لئے جیسی حالت ہو اسی ہی طرح طریق استعمال بھی تبدیل کرنا چاہیئے مسمریزم کے حصہ میں تحریک پیدا کرنے یا تجسس کرنے کے لئے بھی مستعمل ہو سکتی ہے۔ دماغ

رگیں جاذب۔
سیکریٹنگ گلانڈس[1] غرضیکہ جسم کے تمام اعضا اس اثر کے مطیع ہیں اس بات کے جاننے کے لئے کہ حالت میں کیا طریق استعمال کرنا چاہیئے۔ اس علم کی تعلیم اور تجربہ کی ضرورت ہے اکثر لوگ ایک نروس مریض پر عمل ہوتے ہوئے دیکھکر دل میں خیال کرنے لگتے ہیں۔ کہ یہ سب ہی آسان بات ہے۔

ہر شخص عمل کر سکتا ہے مگر اس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ عامل قبل شروع کرنے عمل سے واقف تھا کہ اپنے عمل کو کس وقت تبدیل کرے تاکہ خاص حالت کے موافق ہو اور خراب نتیجہ نہ پیدا ہو جو دوسری حالت میں پیدا ہونا ہر طرح ممکن ہے گو تماشائی لوگ اس بات کو نہ جانیں۔ مگر عامل کی ہوشیاری اس ہی بات سے جانی جاتی ہے۔ کہ وہ ٹھیک اور مناسب وقت پر اپنے طریق عمل کو کس طرح بدلتا ہے۔

(۵) ہر شخص پر مسمریزم ہوتا ہے۔ مگر سب پر یکساں اثر نہیں ہوتا ایک شخص پر جس پر کبھی پہلے عمل کرنے سے اثر نمایاں نہ ہوا ہو۔ مگر کوئی خاص حالت اس میں بعض وقت پیدا ہو سکتی ہے۔ کہ اس پر فوراً اثر ہو جائے اور اس ہی طرح ممکن ہے۔ کہ کسی شخص پر جس پر پیشتر اثر ہوا ہو نہو۔ تندرست آدمیوں پر مقناطیسی اثر بے معلوم ہوتا ہے ایک شخص جو تندرستی کی حالت میں کم متاثر ہوتا بیماری کی حالت میں زیادہ متاثر ہوگا۔ بعض ایسے امراض ہیں۔ جن میں مقناطیسی اثر معلوم نہیں ہوتا بعض ایسے ہیں۔ جن میں فوراً نمایاں ہو بعض اشخاص میں دوسرے شخص سے خاص فطری تعلق ہوتا ہے یہی وجہ ہے

[1] وہ غدود جو خون کو گردش کے لئے بالکل باہر نہیں پھینکتے ہیں۔ بلکہ کچھ مفید حصہ جسم کی پرورش کے لئے پکا لیتے ہیں۔

کہ اکثر اشخاص خاص مریضوں پر نہایت آسانی سے عمدہ اثر ڈال سکتے ہیں۔ اور بعض پر بالکل نہیں معلوم ہوتا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ایک ہی عامل سب مریضوں پر یکساں اثر نہیں کر سکتا ہاں اگر اس کو سماوی کے ذریعہ مریض کے اوڈایل کی رنگت معلوم کرنے کی قوت ہو تو علاج خطا نہیں کر سکتا۔ اس طریقہ کی وضاحت کرنا ہم مہلک خیال کرتے ہیں یہ راج یوگ سے متعلق بات ہے۔ تاہم یہ بتلائے دیتے ہیں۔ کہ بذریعہ علم مسرودہ سے جس کا مفصل حال تو تدبیر مجاویدیک کے آخر میں کیا گیا ہے۔ رنگتوں کی رنگت معلوم ہو سکتی ہے۔ اور علاج ہر مریض کا یقینی طور پر کیا جا سکتا ہے۔ علم مسمریزم کے ذریعہ اپنی ذات پر حالت روشن ضمیری پیدا کر لینے سے بھی عامل عجیب و غریب باتیں بنا سکتا ہے لیکن اس طریقہ سے ہر شخص روشن ضمیر نہیں ہو سکتا ہے۔ ہاں جس قدر مادہ روشن ضمیری کا موجود ہے۔ وہ بہت جلد کامیاب ہو جائیگا۔ گو ہم خاص وجوہ سے اس طریقہ کا افشاء مناسب نہیں خیال کرتے اور نہ ہم کسی کو اس پر عملدرآمد کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے لئے جو اپنی ذمہ واری پر اس طریقہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بیان مختصر درج کرتے ہیں آگے مفصل ذکر ہوگا

ہر روز شب کے وقت بعد فراغت طعام اطمینان سے اپنے پلنگ پر لیٹو۔ کمرہ صاف ستھرا ہو اور اس میں کوئی دوسرا شخص بھی موجود نہ ہو۔ کمرہ میں معمولی لیمپ کی دھیمی روشنی ہونے دو پھر ایک مقناطیسی مسمی فرض جو ہم بہم پہنچا سکتے ہیں۔ اپنی نظر کے مقابل دیوار پر لٹکا دو۔ اس کے مرکز کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہو حتی کہ تم کو نیند آجائے۔ اس کا ابتدائی نتیجہ معمولی طور پر یہ ہوگا کہ نیند خوب گہری

آیا کرینگی۔

اگر شاغل تیز حس آدمی ہوگا۔ اس میں روشن ضمیری کی حالت پیدا
ہو جائیگی اور پھر تھوڑی ہی دیر قرص کی طرف دیکھنے سے اُسکی آنکھوں کی پتلیاں
اوپر کو چڑھ جائینگی اور ایک نہایت ہی شفاف روشنی نظر آئیگی بلا ایک تڑاخے
کی آواز ہو کر ایسا معلوم ہوگا کہ جس طرح تھیٹر کا پردہ اُٹھ جاتا ہے اور تمام
دنیا اس کی نظر کے روبرو ہو جائیگی۔ اور وہ پھر جو کچھ دیکھنا چاہیگا دیکھ سکیگا
اور جو بات معلوم کرنا چاہیگا معلوم کر لیگا۔

لیکن شاغل کو چاہیئے کہ ابتدائے مشق میں اپنے کسی معتبر لازم یا
رشتہ دار سے کہہ رکھے کہ اگر میں صبح کے وقت معمولی طور پر سو کر نہ اٹھوں
تو اول آہستہ سے دروازہ پر دستک دینا۔ اور پھر نہ جاگوں تو اندر آکر جگانا
اور پھر نہ جاگوں تو کوئی اندیشہ نہ کرنا۔ اس ہی طرح پڑا رہنے دینا۔ چند
گھنٹوں کے بعد خود بخود ہوش آجائیگا لیکن اگر جتن کیا جائیگا، یا کوئی دوا
استعمال کی جائیگی۔ تو جان کا خطرہ ہے۔

اس قسم کا روشن ضمیر مریض کا علاج بلامدد معمول کر سکتا ہے اور کل
خیالات جان سکتا ہے۔ اور عجیب و غریب کرشمے کر سکتا ہے۔ لیکن ہم نے
اپنی کتاب زندہ جاوید میں روشن ضمیری کے تین ایسے طریقے لکھے ہیں
جن میں کوئی اور خطرہ نہیں ہے۔ اور ہر شخص کو کامیابی ہو سکتی ہے
یہ اور بات ہے کہ کتنے عرصہ میں لیکن ہم میعاد نہیں مقرر کر سکتے۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان پر مسمریزم کا اثر ہی نہیں ہوتا وجہ
یہ ہے کہ ان کے مزاج کے موافق عامل ہی نہیں ملا۔ کل تندرست آدمی
مسمریزم کر سکتے ہیں مگر شرط یہ نہیں ہے کہ سب عمدہ عامل ہی ہو جائیں
اور یہ بھی لازمی نہیں ہے کہ عمدہ مسمرائزر سب پر یکساں اثر ڈال سکے
تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ زبردست عامل بھی سب معمولوں پر یکساں

اور نیند اثر نہیں کر سکتا۔

(۱۶) بعض اشخاص عمل کرنے کے بعد بہت تھک جاتے ہیں۔ بعض نہیں تھکتے۔ اس تھکان کی یہ وجہ نہیں ہے۔ کہ حرکت کے سبب ضعف معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ دل کا پرنسپل صرف ہو جانے کے سبب سے ہو جاتا ہے جس کو فطرت کی طرف سے کم مقناطیسی قوت حاصل ہے وہ ایک زمانہ میں بالکل تھک جائیگا اگر وہ روزمرہ گھنٹوں تک عمل مقناطیسی کرتا رہیگا عام طور پر ایک جوان تندرست آدمی بلاخطر ایک مریض پر ایک گھنٹہ عمل کر سکتا ہے۔ لیکن ہر شخص یہ قوت نہیں رکھتا کہ روزمرہ کئی کئی گھنٹہ تک کئی کئی مریضوں پر عمل کرے اور تھک نہ جائے مگر جو شخص زیادہ مشق کریگا اس کی قوت عمل ترقی کرتی جائیگی۔ کیونکہ وہ اس قدر صرف کرتا ہے جتنی کہ ضروری ہے سات سال سے زیادہ عمر کے بچے صرف عمل ہوتے ہوئے ہی دیکھکر نقل اُتارنے لگتے ہیں اور خوب عمل کر لیتے ہیں کیونکہ ان کے دل میں شک وغیرہ تو کچھ ہوتا ہی نہیں نہایت اطمینان سے جس سے وہ محبت کرتے ہیں مسمریزم کر دیتے ہیں۔ اور فائدہ بھی ہوتا ہے۔ انکو عمل کرنا ایسا ہی نیچرل طریق سے آجاتا ہے۔ جس طرح پیروں چلنا مگر ان کو عمل کرنے نہ دینا چاہیئے کیونکہ اس طرح وہ کمزور ہو جاتے ہیں بڑھوار ملدی جاتی ہے

(۱۷) اپنی قابلیت عمل پر عامل کو بھروسہ ہونا ضروری ہے۔ مگر معمول میں یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ یہ عمل معتقد اور منکر دونوں پر برابر اثر کرتا ہے۔ یہ کافی ہے کہ معمول بیہودہ ہے۔ اور دل میں اثر ہونے کے خلاف کوشش نہ کرے۔ لیکن ہاں اگر اسے اعتقاد بھی ہو۔ تو زیادہ جلدی اثر ہوگا چنانچہ یہ ہی حال ادویات کی بابت ہے۔ کیونکہ اگر مریض کو طبیعت کے علاج میں اعتبار نہ ہوگا تو صحت دیر میں ہوگی۔ اور دل میں عقیدہ ہوگا تو جلدی فائدہ ہوگا۔

(۱۸) میگنٹزم کا اصلی منشا یہ ہے کہ فطری قوت علاج کو ترقی دے
فطرت کی اس کوشش میں امداد کرے جو دوا امراض کے دفعیہ میں کرتی
ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ نیچر کی مدد کیلئے۔ قوت استعمال کیجائے
نہ کہ مخالفت کے لئے اس سے یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ تماشہ دکھانے کی نیت
سے یہ ارادہ جانچ کیلئے یا شکی لوگوں کو قائل کرنے کے لئے یا عجیب و غریب
کام کرنے یا دکھانے کیلئے یہ نیچر کا عطیہ ہرگز نہ استعمال کیا جائے بلکہ
صرف نیکی کرنے کی نیت اور خیال سے یا جہاں اس کی مفید اور نفع بخش ہونے
کی امید ہو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے۔ کہ عامل اپنی قوت عمل کو احتیاط کے
ساتھ استعمال کرے اس میں غرور رازجوئی کی عادت و خود غرضی نہ ہو۔
اس کے دل میں صرف ایک ہی خیال ہو کہ جس کا میں علاج کرتا ہوں۔ اس کو
نفع ہو اس وقت میں جبکہ وہ عمل کر رہا ہو اپنے مریض کی صرف متوجہ
رہے۔ اور خیال کو ہرگز ادھر ادھر نہ ہونے دے وہ عمل کے وقت معمول
میں کوئی عجیب و غریب حالت پیدا ہونے کی تلاش نہ کرے۔ نیچر عمل
مقناطیسی کی مدد سے علاج کے لئے کیا حالت پیدا کرتی ہے اور
وہ کس کے لئے مستعمل کیجا سکتی ہے۔ عمل مقناطیسی کرنے یا بنی نوع انسان
کو بذریعہ قوت ارادی کے نفع پہنچانے کی خاصیت جو بوساطت حرارت
عزیزی جس سے انسان کی صحت قائم رہتی ہے تمام خاصیتوں میں جو
انسان کی دی ہے سب سے اعلے ہے اس لئے اس کا استعمال مذہبی
خیال کرنا چاہیئے۔ مذہبی کاموں کے ادا کرنے میں سب سے زیادہ اطمینان
اور صفائی اور یکسوئی تصور کی ضرورت ہے۔ پس بخیال تفریح یا رازجوئی
یا دوسروں پر اپنی فضیلت ثابت کرنے کے خیال سے اس عمل کا کرنا ایک
قسم کا کفر ہے۔ جو لوگ تماشہ دیکھنا چاہتے ہیں وہ نہیں جانتے

کہ ہم کیا مانگتے ہیں۔ مگر عامل کو واقفیت ہوتی چاہیئے اپنی عزت اپنی علم کی عزت اور مرتبہ کو ہرگز نہ کھونا چاہیئے۔ علم مسمریزم کھیل نہیں ہے۔ یہ بہت مہلک اور متبرک علم ہے۔ نہایت عزت کے ساتھ سیکھنا چاہیئے بیکار اور راز جو بیفکرے لوگوں کی تفریح کے لیئے استعمال کرتا۔ اور بے قدر کرنا سخت گناہ ہے۔ وہ لوگ بجز اس کے کہ ذرا دیر کیلئے دانت نکال کر ہنس پڑیں اور کچھ نہیں جانتے۔ یاد رکھو کہ مسمریزم صرف دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے کا آلہ ہے۔ اس کو مذہبی فرض سمجھ کر کرنا چاہیئے مسمریزم مصیبت زدہ لوگوں کے لئے ایک خدا کا عطیہ اعظم ہے۔ گو ہم قوت کے قانون کو نہ بیان کر سکیں۔ مگر اس کی اصلیت میں شک نہیں ہو سکتا اس کا راست ہونا صدہا طور سے ثابت ہو سکتا ہے اس لیئے ہم کو شکر گذار ہونا چاہیئے۔

(۱۹) گو کسی خاص طریق عمل کی تلاش ضروری نہیں ہے۔ مگر پھر بھی ایک طریق عمل کرکے اس کی عادت ڈال دینی چاہیئے تاکہ وقت عمل آسانی بلا تفکر کام جاری ہو جائے۔ اور طریق عمل کی جستجو میں وقت خراب نہ ہو جب مینڈی کو توجہ یکسو کرنے کی عادت ہو جائیگی۔ تو عمل کے وقت اس کو خواہ مخواہ اس کا ضمیر بتا دیگا۔ کہ کون طریقہ مناسب وقت اور نفع بخش ہے اور کس مقام اور عضو پر عمل کرنا چاہیئے۔ اسے اپنی ضمیر کے حکم کو ماننا چاہیئے۔ اور یہ خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ اندرونی حکم کی وجہ کیا ہے۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ جب مریض قطعی عامل کو اپنی ذات پر قابو دے دیتا ہے تو ایسی میں بھی ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ خود بتا دیتا ہے۔ کہ فلاں طریق عمل اس کی مرض کو نفع کریگا۔ اس وقت عامل کو لازم ہے کہ اس کی ہدایت پر عمل کرے۔

(۲۰) اگر مسمریزم کے عمل سے اس مقام پر جہاں پیشتر درد نہ

تھا درد ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ وہ مرض کا اصلی مقام ہوتا ہے۔ تمام پورے لرنے درد جاگ اُٹھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نیچر مرض پر فتح حاصل کر لینے کے لیئے زور کرتی ہے۔ اور مرض کو اُبھار کر ظاہر کرنا چاہتی ہے اس قسم کی تکلیف سے ہراساں نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ عمل ختم ہونیکے بعد مریض کو بہت نفع معلوم ہوتا ہے۔

(۲۱) اگر درمیان اس حالت کے جب یہ معمول پر خواب طاری ہے عامل گھبرائیگا یا اس کو غرور وغیرہ تو جائیگا یا کوئی اور ہی اس قسم کا جذبہ غالب آجائیگا تو نہایت ہی نقصان معمول کی ذات کو پہنچیگا اگر مریض میں کوئی اعصابی حرکت ہے یا وہ بے چین ہے۔ تو تم اپنے استقلال سے اپنی قوت ارادی اور ہاتھوں سے کام لیئے جاؤ۔ اسکو چین آجائیگا جب عمل شروع کردو تو ادھورا نہ چھوڑو۔ اور جب کوئی خاص حالت پیدا ہو جائے تو اسکو اختتام پر پہنچا کر چھوڑ دو کیونکہ کامیابی کے ساتھ تمام ہونے کے لیئے مقناطیس پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے

(۲۲) عمل شروع کرنے سے پیشتر عامل کو چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں جانچے اُسے اپنے دل سے سوال کرنا چاہیے۔ کہ آیا وہ عمل قائم رکھ سکیگا اور معمول یا کوئی اور شخص جس پر اس کا زور چلتا ہے عمل کرانے میں رکاوٹ تو نہ پیدا کریگا۔ اگر اس کا دل نہ چاہے یا اس کو اندیشہ ہو کہ مرض متعدی ہے۔ اور ان کو لگ جائیگا۔ تو ہرگز عمل نہ کریگا۔ پورا نفع پہنچانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ عامل کو معمول سے اُلفت ہو۔ اس کے آرام ہو جانے سے اس کے دل کو خوشی ہو۔ مریض کو آرام کر دینے کی یا کم سے کم تھوڑا بہت تکلیف دور کرنے کی امید اور یقین ہو۔ جب وہ نہایت غور کے بعد یہ فیصلہ کرلے۔ اور مریض کو اپنا بھائی خیال کرے اور پھر اُس کی خاطر چاہے کچھ بھی تکلیف ہو کچھ ہی قربانی

کرنی پڑے ہرگز پرواہ نہ کرے اگر ان کے علاوہ کوئی اور خیال اس کے
دل میں پیدا ہوگا کوئی غرض شامل ہوگی۔ تو عمل میں وہ زور ہرگز نہ ہوگا
کیونکہ محبت ہی ہے جو اثر مقناطیسی کو کثرت کے ساتھ مریض کو فائدہ پہنچاتی ہے
خود غرضی قلب سے ہرگز ہرگز عمل شروع کرنا نہ چاہیئے۔

(۲۳) مقناطیس کو کامیابی کے ساتھ استعمال کرنے کے لئے یہ ضروری
نہیں ہے کہ خواب طاری ہو گو عمل مقناطیسی مریض کے لئے دوا ہے مگر یہ
نہیں کہا جا سکتا کہ ہر مریض پر خواب طاری ہو سکتا ہے آجتک ایسے مریضوں کی تعداد
کو بلا نیند آئے آرام ہوا ہے۔

اگر نیند بالکل ہی نہ آوے تو یہ ناکامیابی کی طاقت
نہیں ہے بلا نیند بھی ہزارہا امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔ یہ بات ہم آئندہ
باب میں بیان کرینگے بعض قطعی ہوش و حواس ظاہری درست ہونے کی
حالت ہی روشن ضمیر ہو جاتے ہیں۔

(۲۴) جسم انسانی پر مقناطیس ارضی کا بہت اثر پڑتا ہے۔ اکثر نہایت
حساس لوگوں کو جب تک ان کا پلنگ شمالاً جنوباً نہ ہو تو نیند ہی نہیں آتی
یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جب معمول شمال کی طرف پشت کرکے
اور جنوب کی طرف پیر پھیلا کر بیٹھتا ہے۔ تو اس پر بہت جلد اثر ہوتا
ہے۔

(۲۵) او ڈائل کی لہر مثل گالوینک الیکٹرک سٹی کے ہے کہ اس کا دور
مکمل ہوتا ہے تو پازیٹو یعنی مثبت قطب سے کسی درمیانی شے میں سے گزر
کر منفی یعنی نگیٹو قطب کی طرف جانے کی رغبت رکھتی ہے۔ چونکہ انسان کا
دست راست مثبت ہے۔ اور دوسرا منفی ہے۔ اس لئے اگر دونوں
ہاتھوں میں کوئی چیز تھام لیجائے اور دور مکمل کر دیا جائے۔ تو دائیں
ہاتھ سے مقناطیس ان درمیانی چیز سے گزر کر بائیں ہاتھ کو

جائے گی اور پھر سینہ میں ۔ گزر کر دائیں ہاتھ میں جاکر اپنا دورہ پورہ
کرے گی مگر دورہ بند نہیں ہوتا جس طرح کہ ہم ہاتھ میں ہاتھ لیکر یا کوئی
موصل شئے ہاتھ میں لیکر موافق قاعدے کے بند کرتے ہیں ۔ تو اوڈائیل
کی لہریں نکلتی ہیں ۔ اس وقت قوت اوڈائیل کی حالت کشش
ہوتا ہے یعنی سروں پر سب سے زیادہ ۔ قوی ہوتی ہے ۔ اگر عامل معمول
کا دست راست اپنے دست چپ میں اور اسکا دست چپ اپنے دست
راست میں لے تو عامل کو دائیں ہاتھ سے قوت مقناطیسی
معمول کے بائیں ہاتھ میں جاکر سینہ میں گزر کر دائیں ہاتھ میں
ہوکر عامل کے بائیں ہاتھ میں چلی جائیگی ۔ اور اس طرح حلقہ
پورا ہوجائیگا ۔

(۲۶) قوت ارادی کے استعمال کا علم یعنی مسمریزم کی کامیابی
اس بات پر منحصر ہے ۔ کہ درمیان میں رکاوٹیں نہ ہوں ۔ مثلاً اگر
تم چاہو کہ تمہارا خیال دوسرے کسی دور یا نزدیک مقام پر پہنچ
جاوے ۔ تو یہ ضروری ہے ۔ کہ راستہ میں کوئی اس سے زبردست خیال
اس کے مخل نہ بنے . . . . انسان
میں ایسی قوت موجود ہے کہ وہ ارادی زندہ رہ اس میں عجیب وغریب
کام کرسکے بشرطیکہ مخالف مقناطیس اسکو راہ میں ضرب کے زور کی قوت اور
تصور سے ہر زمانہ کے ولیوں ۔ فقیروں ۔ نبیوں وغیرہ نے کام لیا
ہے ۔ اور ان کو واقفیت تھی ۔ چونکہ خلا میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کروڑوں
مخالف قوت ارادیاں ایک قوت ارادی کو روکنے کو موجود ہیں ۔ اس
لئے ناکامیابی ہوتی ہے ۔ اگر یہ رکاوٹیں نہ ہوں یا ایسی قوت ارادی
ہو کہ اس کو مغلوب کرلے تو ممکن نہیں کہ انسان سے کوئی بھی کام نہ بن
سکے ۔ چونکہ ناواقفوں سے جو پورے واقف نہیں ہوتے اس قسم

کی ناکامیابیاں وقوع میں آجاتی ہیں۔ اس لئے اندھے معترض قوت ارادی کی اصلیت اور طاقت میں شک کرنے لگتے ہیں اگر معمول کی حفاظت کو زبردست قوت ارادی والا کر رہا ہو۔ تو کمزور عامل کچھ بھی نہیں کر سکتا اس کی قوت مغلوب ہو جاتی ہے۔ اکثر لوگوں نے سنا ہوگا کہ کسی شخص نے کسی پر جادو چلایا۔ اور دوسرے شخص نے اس کو پھیر دیا اور اس قوت نے خود کرنے والے ہی کو مار دیا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی ہے کہ جو قوت ایک مرتبہ حرکت پاتی ہے بلا دائرہ ختم کئے نہیں رہ سکتی اس لئے خود عامل ہی پر پڑتی ہے۔ عمل پڑھتے وقت اکثر ہاتھ انگلی سے اپنے گرد ایک لکیر کھینچ لی جاتی ہے تاکہ بیرونی اثروں سے معمول محفوظ رہے۔ اگر حالت عمل میں کچھ شکلیں نظر آتی ہیں تو وہ اس لکیر سے باہر ہی رہ کر وہم کا تی ڈراتی ہیں اندر نہیں آسکتیں۔ کیونکہ اس لکیر میں عامل کی قوت ارادی لگی ہوتی ہے کہ کوئی شے اندر نہ آوے۔

باب ششم

مسمریزم اور اسکے درجے

اب ہم ان حالتوں پر غور کرتے ہیں۔ جو مریض پر عمل کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ قطعی سوتا ہوا یا نہایت باتیں کرنے والا ہو تو ہماری بات ہی نہ سنے یا ہمارے ہر سوال کا جواب نہ دے۔ غرضیکہ ایک معمول کی ایک حالت پیدا ہوتی ہے اور دوسری کی دوسری اس لئے ضروری ہے کہ مریضوں کی مختلف حالتوں کے درجے

قائم کئے جائیں۔ اس علم کے ماہروں میں تعداد بدرارج کی نسبت اختلاف ہوا ہے۔ مگر اس کا سبب یہ ہے کہ وہ ایک یا دو حالتوں میں فرق دریافت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے دو حالتوں کا ایک ہی نام رکھا مثلاً اندرون بینی اور بیرون بینی دو مختلف حالتیں ہیں اول الذکر میں معمول اپنے جسم کے متعلق ہر ایک شے دیکھ سکتا ہے اور آخر الذکر میں دوسروں کے متعلق تمام باتیں جان سکتا ہے مگر اکثر لوگوں نے ان دونوں حالتوں کو ایک شمار کیا ہے اور ان کا نام ایک ورد شفاف ضمیری رکھا جو در حقیقت بیرون بینی کا نام ہونا مناسب ہے۔ بعض نے مسمریزم کے تین درجے لکھے ہیں بعض نے پانچ مگر ہم کو اس سے زیادہ درجوں مسمریزم سے سابقہ ہی نہیں پڑا ہیں ان کا انکار کرنا زیادہ درجوں سے ناواقف ہونا قدرتی بات ہے جب ان کو یا ان کے شاگردوں کا کسی عجیب حالت سے جس سے وہ ناواقف تھے واسطہ پڑا تو انہوں نے یہ کہا اپنا مطلب نکال لیا کہ یہ حالت فلاں فلاں حالت کی درمیانی حالت ہے۔

نیچر اپنے قوانین میں ہمیشہ باقاعدہ ہے۔ بعض ان قوانین میں . . . . . یکساں عمل میں آتے ہیں عدد سات کی نسبت عوام کا خیال ہے کہ یہ نہایت متبرک عدد ہے۔ اور نہ در حقیقت یہ نیچرل عدد ہے۔ اور ضرور مقدس کتاب کے مصنفوں نے نیچر کی کتاب سے لیا ہے۔ عدد تین اصلی عدد ہے جو عدد سات سے اخذ ہوتا ہے نیچر کے بعض کاموں میں تثلیث کا قاعدہ استعمال ہوا ہے کہیں ہفتگانہ مثلاً دنیا کی تمام چیزوں میں شکل قد اور رنگ ہوتا ہے پھر دیکھو انسان خود جسم جیو د آتما کا نام ہے

سورج کی شعاعوں میں تین قوتیں ہیں۔ گرمی۔ روشنی۔ اور مقناطیس اب دوسری قسم یعنی ہفتگانہ کی مثالیں سُنو۔ ہفتہ کے سات دن ہوئے ہیں۔ سفید رنگ سات رنگوں سے بنا ہے اور سات میں تین رنگ اصلی ہیں یعنی سرخ نیلا اور پیلا علم موسیقی میں سات سُر ہیں۔ اور ان میں اول سوم۔ پنجم اصلی ہیں۔

چونکہ مسمریزم بھی فطرتی یا قدرتی علم ہے۔ اسی لئے ضرور مدارج کے معاملہ میں اس کو نیچر کے قواعد کی پابندی کرنی لازم تھی۔ بعد تجربہ ہم کو ثابت ہو گیا کہ ضرور وہ نیچر کے تابع ہے ہم کو معلوم ہوا کہ اس کے سات درجے ہیں۔ اور ان میں سے تین اصلی ہیں جن سے باقی بنے ہیں جو مصنف کہ صرف تثلیث کے قابل ہیں ان کو صرف اصلی ہی حالتوں کا تجربہ ہوا ہے کچھ عرصہ گزرا کہ ہم کو علم مسمریزم پر لیکچر دینے کے لئے ایک جگہ مدعو کیا گیا۔ اور وہاں ایک علم راز سوسائٹی جس کی پروفیسرشپ ہم کو کرنی پڑی میں اپنے شاگردوں کے لئے ہم نے ایک نقشہ تیار کیا جس میں ان مدارج کو بیان کیا تھا اس نے ہمارے شاگردوں کو بہت فائدہ پہنچایا تھا اسلئے ہم وہ نقشہ ہی درج کرتے ہیں اور پھر اپنی علمی ہدایت کے ضمن میں ہر ایک درجہ کو نہایت شرح بسط کے ساتھ بیان کرینگے۔

مدارج مسمریزم

(۱) حالت بیداری (جاگرت استھا)

(۲) خواب محض (سپن اوستھا)

(۳) خواب عمیق (سوشپتی)

(۴) خواب بیداری ؎

(۵) اندرون بینی (انتر درشٹی)

(۶) بیرون بینی (دو درشٹی روشنضمیری)

(۷) مراقبہ (سمادھی)

جن حالتوں کے نام پر نشان ہیں، یہ اصلی حالتیں اور باقی کل ان ہی کے میل جول سے بنی ہیں۔ بندش کو غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ جس ترتیب سے ایک دوسرے سے تعلق ہے مثلاً خواب محض ہیں حالت بیداری اور حالت خواب بیداری دونوں کی خاصیتیں موجود ہیں مگر موخرالذکر کی نسبت مقدم الذکر سے زیادہ لگاؤ پایا جاتا ہے۔ خواب عمیق کو ان ہی مذکورہ بالا دونوں حالتوں سے مشابہت ہے مگر اس کو موخرالذکر سے مقدم الذکر کی نسبت بنیادی لگاؤ ہے اندرون بینی کا لگاؤ خواب بیداری اور بیرون بینی دونوں سے بہت ہے۔ مگر مراقبہ کو صرف بیرون بینی سے تعلق ہے۔

حالت بیداری

اس حالت میں معمول پر فزیکل؎ قابو ہو جاتا ہے۔ اور یہ حالت عامل کی مینٹل؎ اور فزیکل دونوں قوتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ معمولی وسائل جن کی وجہ سے روح کو بیرونی عالم سے تعلق ہے کھلے رہتے ہیں چونکہ بیرونی حواس موجود رہتے ہیں۔ اس لئے معمول کو سب باتوں کا خیال اور ہوش رہتا ہے۔ اس لئے اس حالت کو حالت بیداری

؎ جہاں اس قسم کا پھول بنا ہے وہ اصلی اور مفرد حالتیں ہیں اور جہاں نہیں ہے۔ وہ مرکب ہے ؎ طبعی قابو یعنی معمول کے جسم پر قابو ہو جاتا ہے ؎ ذہنی یعنی متعلق بقلب ۱۲

موسوم کیا ہے۔ کیونکہ اس حالت میں معمول بالکل جاگتا رہتا ہے گو اسکا اپنے جسم اور ہاتھ اور پیروں پر قابو نہیں رہتا۔ اس حالت پر معمول پر خواب طاری نہیں ہوتا مگر تاہم عامل کو مختلف کرشمے کرنے کی قوت اس پر حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کا ذکر ہم پیچھے کر آئے ہیں۔ اور مختلف امراض دفع کئے جا سکتے ہیں جن کا ذکر علیحدہ باب میں ہوگا۔

نیم خوابی یا خواب محض

یہ حالت اور مذکورہ بالا حالت معمولی شخص کو یکساں معلوم ہوتی ہیں صرف فرق اتنا ہوتا ہے۔ کہ اس حالت میں آنکھیں بند ہو جاتی ہیں گو بصارت معطل ہو جاتی ہے۔ مگر دیگر حواس بالکل معطل نہیں ہوتے معمول کے ہاتھ پیر وغیرہ مثل حالت سابقہ کے کھینچ جاتے ہیں مگر سابق کی بہ نسبت عامل کو جسمانی قوت کم استعمال کرنی پڑتی ہے۔ مگر عامل کا بالکل اندرونی حکم بھی نہیں مانا جاتا یعنی اول حالت میں معمول کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم آنکھ نہیں کھول سکتے تو کہتے وقت قدرے جسمانی قوت بھی استعمال کرنی ہوتی ہے۔ جس کا ذکر آئندہ کیا جائیگا مگر اس حالت میں جسمانی زور کم لگانا پڑتا ہے لیکن یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ بالکل نہ لگانا پڑے

خواب عمیق

اس حالت میں معمول بالکل بے بس ہو جاتا ہے

لسے

دنیاوی باتوں کا ہوش رہتا ہے۔ سونے والا عامل کے حکم کو مانتا ہے
در و معلوم نہیں کرتا اور قدرے گفتگو ہی کرتا ہے گو اس کا جی بولنے
کو نہیں چاہتا عامل کے اندرونی احکام کو یعنی (ان باتوں کو جو صرف دل
میں ہی خیال کیجائیں اور زبان سے روانہ ہوں) مانتا ہے اور صرف
عامل ہی بات سنتا ہے اور اس کو ہی جواب دیتا ہے۔ لیکن اگر
کسی دوسرے شخص سے معمول کا سلسلہ قائم کرا دیا جائے تو اس
سے بھی باتیں کرتا ہے۔ سلسلہ اس طرح قایم کرایا جاتا ہے۔ کہ معمول
کا ہاتھ جس شخص سے اس کا سلسلہ قائم کرانا چاہو اس کے ہاتھ میں
دو۔ اور خود معمول اور اس شخص کا ایک ایک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں
میں پکڑو۔ اور چند منٹ تھامے رہو۔ سلسلہ قائم ہو جائیگا اور اس شخص
کو ثالث کی باتوں کا جواب بھی دیگا بعض وقت عامل کا صرف معمول
سے صرف یہ کہدینا بھی کافی ہوتا ہے کہ فلاں شخص کی بات یا سوال کا جواب
دو۔ اکثر معمول اس حالت میں قطعی جواب نہیں دیتے پس عامل کو چاہیئے
کہ عضو گویائی پر جو آنکھوں کے ٹھیک تلے واقع ہو وہ تین پاس
کرے اور عضو استعمال پر جو کانوں سے سوراخ کی ٹھیک میدہ
میں کھوپڑی کے چند یہ پر واقع ہے۔ ہاتھ رکھے اور بولنے کا حکم
دے۔ اور کوئی سوال کرے فوراً جواب دیگا۔ اور مجبوراً بولیگا۔
استقلال کے ارگن پر ہاتھ رکھنے سے عامل کو اس کی مرضی پر قابو
حاصل ہو جائیگا۔ ان ارگنس کے ٹھیک مقامات ہماری
کتاب علم گا سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اس میں بذریعہ تصاویر
ہر ایک مقام سمجھایا گیا ہے۔ ہم اپنے خاص شاگردوں کو
اس کے مطالعہ کرنے کی زور سے سفارش
کرتے ہیں +

خواب بیداری

مذکورہ بالا حالت اور اِس حالت میں بڑا فرق یہ ہے کہ اس حالت میں معمول کو ہوش رہتا ہے۔ اور آنکھیں بھی اکثر کھلی رہتی ہیں اور جو کچھ عامل چاہتا ہے وہی اُس کے دِل میں خیال پیدا ہوتا ہے جو وہ کہتا ہے کرتا ہے۔ کڑوی چیز کو چاہے تو شیریں معلوم کراوے اور شیریں کو تلخ غرض جو چاہے سو کراوے۔ یہ عجیب و غریب بات ہے اس حالت میں معمول دوسرے شغعلی کے جس کا اس سے سلسلہ مقناطیسی قایم کرادیا جاوے۔ دِل کا حال معلوم کرلیتا ہے۔ ایک عامل ایک کتنی کو اپنے دِل میں شیر خیال کرے اور معمول کے خیال پر زور دے تو فوراً اُس کو شیر ہی نظر آنے لگیگا۔ اگر عامل اپنے معمول سے جس کا نام نہ یاد ہو کہدے کہ تیرا نام بکر ہے تو وہ برابر یہ ہی خیال کریگا کہ میں بکر ہوں۔ اس حالت میں آکر عامل معمول جو نشہ خوار ہو یہ کہ دے اسے کہ تو ہرگز نشہ استعمال نہ کرنا تو وہ ہرگز استعمال نہ کرے گا خواہ مرہی کیوں نہ جائے۔ اس ہی طرح اگر اس حالت میں معمول کو یہ حکم دیا جائے کہ ہمیشہ میری فرمانبرداری کرنا تو قیامت تک سرتابی نہ کرسکے گا۔ اس نام اپنا مطیع کرنا ہے۔

اندرون بینی

اس حالت میں معمول کو اپنا جسم شیشے کی طرح شفاف نظر آتا ہے۔ وہ مریض وغیرہ کی پوری کیفیت اور اس کا کامل علاج کبھی خطا ہی نہیں کرسکتا بتا سکتا ہے۔

بیرون بینی

اس حالت میں اس کو اپنے جسم کے سوائے دنیا کی ہر شے اور ہر
مقام اس طرح نظر ہے گویا وہ ایک تصویر دیکھ رہا ہے کوئی مقام
خواہ کتنی ہی دُور کیوں نہ ہو اس کے لئے آنکھ کی پتلی کے قریب ہو جاتا
ہے۔ دیوار۔ چھت۔ غرض کوئی جسم اس کی نظر کو روک نہیں سکتا۔ اندرون
بینی کی یہی حالت ترقی کر کے یہ حالت ہو جاتی ہے بیروں بین کو ہی پہلے
لوگ روشنضمیر اور کامل کہتے تھے وہ زمانہ اور فاصلہ کا پابند نہیں رہتا
ایک سیکنڈ میں تمام عالم کی سیر کرتا ہے اور ہر بات جان لیتا ہے۔
اس حالت کے متعلق ہم زیادہ نہ لکھیں گے جو شخص پچھلے کل مراتب
طے کرے گا البتہ وہ ہم سے خود ہمارے پاس آکر دیگر نکات دریافت
کر سکتا ہے۔ ایسے طریقہ بھی ہیں کہ معمول ہی نہیں عامل بھی اپنے اوپر
یہ حالت طاری کر لے گو یہ ہر شخص کا کام نہیں ہے یہ لوہے کے چنے
ہیں اس طریق کا راج لوگ کہتے ہیں۔ یہ کام خانہ داروں کا نہیں ہے۔
تاہم جو لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں ہم انکے فائدہ کے لئے ایک
آسان طریق خود روشنضمیر بننے کا لکھے دیتے ہیں۔ گو یہ ایسی باتیں
ہیں کہ اس نئی روشنی کے زمانہ میں کم سنی جاتی ہیں لیکن نہ یقین کئے
جانے سے کبھی بات یا شے کی حقیقت اور اصلیت میں فرق نہیں
آسکتا جو آزمائش کر دے گا خود نتیجہ سے حظ اُٹھائیگا خود روشنضمیری
کے تین نہایت ہی زبردست اور عجیب طریقہ ہم نے اپنی کتاب ذندہ
جادو میں درج کر دئے ہیں۔ لیکن اگر شاغل مستقل مزاج مادر تیز حس
اور نیک آدمی ہوگا تو یہ طریقہ سب سے آسان ہے طریق لکھنے سے پیشتر یہ کہ
دینا بھی ضروری ہے کہ شاغل کو بُرے خیالات بری صحبت بُری افعال سے

قطعی اجتناب لازمی ہے ورنہ کسی نقصان کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں ۔

طریقہ خود روشن ضمیری حاصل کرنے کا

عشق سب کا ذکر مختصراً پیشتر کر آئے ہیں پھر ذیل میں کیا جاتا ہے
پیش شروع کرنے سے دو ہفتہ قبل شاغل کو شام کے پانچ بجے سے پیشتر
کھانا کھانے کی عادت ڈال لینا چاہیے اور یہ بھی ضروری ہے کہ کھانا معتدل
اور زود ہضم ہو اور مقدار میں بھی کم کھایا جائے تاکہ رات کے آٹھ نو بجے
تک قوائے ہاضمہ اپنا کام ختم کر چکیں اور دماغ کو ابخرات جاتا
موقوف ہو جائیں شاغل کو چاہیے ۔ کہ اپنے پلنگ کا سرہانا جانب شمال
اور پائینتی جانب جنوب کر لیوے اور کسی تنہا کمرہ میں جہاں کوئی دوسرا
شخص نہ ہوتا ہو سویا کرے نو بجے شب کو جملہ کاروبار سے فارغ ہو جائے
تو اطمینان سے اپنے بستر پر لیٹے اور صرف ایک چراغ یا لیمپ کمرہ
میں جلنے دے اور اپنی نظر کے مقابل یعنی جنوبی دیوار پر کوئی تصویر
جو کسی بزرگ کی ہو یا مقناطیسی لٹکاوے باقی کل اشیاء وہاں سے علیحدہ کر دے
تاکہ توجہ نہ ہٹے اور تصویر یا قرص کی طرف نظر جما دے قلب کو
یکسو اور جملہ خیالات سے پاک کئے ہوئے دیکھتا رہے حتیٰ کہ نیند
آ جائے ۔ تیز حس لوگوں کو تو اوّل ہی دوسرے روز کچھ کرشمے نظر
آنے لگتے ہیں ۔ لیکن کند حواس لوگ بھی رفتہ رفتہ ترقی پا لیتے ہیں
آٹھ سات روز کی مشق کے بعد جب شغل کرتے کرتے نیند آنے لگی تو
اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ مجھکو صبح فلانے وقت جاگنا ہے ضرور وقت
مقررہ پر آنکھ کھلیگی ۔ تیز حس لوگوں کو تھوڑے ہی عرصہ مشق کرنے کے
بعد شغل کے درمیان ایسا معلوم ہوگا کہ جس طرح تماشہ گاہ کے میدان
سے پردہ اٹھ جاتا ہے اور تمام چیزیں نظر آنے لگتی ہیں ۔ اس وقت

طرح اس کو اندرونی نظر صاف ہو جائیگی اور وہ جو چاہیگا دیکھ سکیگا اس ہی کا نام روشن ضمیری ہے جو لوگ اس مشق میں کامیابی حاصل کرینگے ان کے لئے جسم کثیف سے جسم لطیف باہر نکالنا اور صد کوس کی سیر کرنا اور وہاں لوگوں کو نظر آجانا بھی کچھ دشوار نہیں ہے۔ لیکن جسم لطیف دو طرح باہر نکلتا ہے ایک یہ کہ شاغل کے جسم لطیف کو جملہ اقسام کا حافظہ اور ہوش رہے اور جو جسم کثیف کی حالت میں خیال یا ارادہ کیا تھا۔ اس کے مطابق کرسکے اور جب چاہے ایسا کرسکے یہ بالقاء جسم لطیف باہر نکالنا ہے چونکہ یہ کاملین کا راز ہے۔ جس کے افشا کے ہم مجاز نہیں اس لئے اس طریقہ کے لکھنے سے درگذر کرتے ہیں۔ دوسرا وہ طریقہ ہے کہ شاغل کو قابو نہ جب چاہے۔ یقینی طور پر سوکشم شریر باہر نہ نکال سکے یا جہاں کا ارادہ کرلے وہاں نہ جاسکے۔ مگر اتنا کہدینے میں ہرج نہیں ہے کہ ذیل کے طریقہ سے بھی اکثر لوگ خود اختیاری طور پر جسم لطیف باہر نکال سکیں گے۔ ہم یہ ضرور جانتے ہیں کہ علی العموم کتاب دیکھنے والے کتاب پڑھنے کے بعد تجربہ کرنے پر بہت کم آمادہ ہوتے ہیں اس لئے ان کو عام طور پر کوئی راز کی بات بتانا فضول ہے۔ تاہم اگر ہزار میں ایک بھی کامیاب ہوگیا تو ہم خیال کرینگے کہ ہماری محنت وصول ہوگئی۔ لیکن یاد رہے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ یہ کام ہر شخص کرسکیگا۔ یہ شاغل کی صفائی قلب روحانیت اور پچھلے اعمالوں پر منحصر ہے؀

طریقہ جسم لطیف نکالنے کا

بار بار یہ کہنا کہ علوم راز میں ارادہ یا مستقل یا قوت ارادی اشد ضروری

چیز ہے ورنہ کچھ بھی نہ ہوگا شاید فضول نہیں ہے جس شخص میں استقلال نہ ہو وہ اگر کوشش نہ کرے گا رائیگاں جائیگی۔ اس ارادہ کے مستقل کرانے کیلئے ہمارے یہاں کے کاملین اپنے شاگرد کو برسوں تک قسم قسم کی آزمائشوں میں ڈالا کرتے تھے۔ چونکہ جو شخص ہماری کتاب کے بموجب عمل درآمد کریگا وہ ہمارا شاگرد ہوا۔ اسلیئے ہم بھی زور دیتے ہیں کہ خام ارادہ کے لوگ ان کوششوں میں اپنا قوت ضائع نہ کریں۔ کیونکہ کامیابی کے لئے کوئی حد وقت مقرر نہیں کرسکتے۔ اس مشق کو وہ شخص شروع کرے جو اس کو مذہبی فرض خیال کرسکے۔

طریقہ یوں ہے کہ مشاغل ہوتے وقت کسی خاص مقام پر جانے کا نہایت ہی مستقل ارادہ کرے حتیٰ کہ نیند آجائے۔ اس طرح اول بیخبری میں سوکشم شریر باہر چلا جائیگا اور وہاں جہاں کا ارادہ تھا پہنچ جایا کرے گا اور صبح کو کچھ خیال باقی نہ رہیگا کہ کامیابی ہوئی یا نہیں بلکہ یہ معلوم ہوگا کہ کچھ کامیابی نہیں ہوئی لیکن جسم دن بیخبری میں بھی ایسا ہوگا اُسدن جسم کمزور معلوم ہوگا پھر رفتہ رفتہ جسدن جسم لطیف باہر جائیگا اس طرح یاد رہنے لگیگا کہ گویا خواب دیکھا تھا لیکن جہاں جانا چاہا تھا یا اس حالت میں جو کام کرنا چاہا تھا وہ غلط نہیں ہوسکتا وہیں پہنچے گا اور وہی کام کرے گا۔ اس ذرا سے طریقہ کو سنکر اکثر اصحاب یہ کہدینگے کہ ایسا مشکل کام اور ایسی آسان ترکیب سراسر غلط ہے اس کے جواب میں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ تل کے اُلٹ پہاڑ ہوتا ہے جو یقین نہیں کرتے۔ ان کیلئے ہم نے یہ لکھا ہی نہیں ہے تاہم ثبوت کیلئے ہم رسالہ تھیاصوفسٹ جلد ۱۵ نمبر ۷ بابت ماہ اپریل ۱۸۹۲ء صفحہ ۷۰ سے کرنل الکاٹ صاحب بانی تھیوصوفیکل سوسائٹی کی خاص تحریر کا ترجمہ درج کرتے ہیں کرنل صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۸۷۶ء میں جبکہ ہم نیو یارک عربی نمبر ۳۲ محلہ میں رہتے تھے تو ایک شب جبکہ

ہیں اور میڈم بلیونسکی صاحبہ آئیس انویلڈ کا ایک باب صحیح کر چکے اور مسودہ کو صندوق میں بند کر کے شب خوابی کے لئے جدا ہوئے اور میڈم صاحب اپنے کمرہ میں جو میری چھت کے نیچے واقع تھا تشریف لے گئیں - اور چوروں کے خوف سے ہم دونوں نے اپنے دروازوں میں قفل لگائے اور میں اپنے کپڑے اُتارنے لگا تو مجھے خیال آیا کہ اگر فلاں فقرہ میں خاص تین الفاظ زیادہ کر دئے جائیں تو کل فقرہ کا مطلب خوب صاف ہو جائے - مجھے خوف تھا کہ صبح تک وہ الفاظ در رہیں یا نہ رہیں پس میں نے ارادہ کیا کہ میں لکھنے کے کمرہ میں اپنے جسم لطیف سے جاؤں اور فقرہ درست کر آؤں - ہوش حواس کی حالت میں مینے کبھی اپنا جسم لطیف نہیں نکالا تھا - لیکن میں طریقہ جانتا تھا کہ کس طرح ممکن ہے یعنی سوتے وقت نہایت زور سے ایسا کرنے کا ارادہ قایم کرنا پس مینے ایسا ہی کیا مجھے صبح تک کچھ معلوم نہیں ہوا صبحکو جبکہ میں اپنے دفتر کو جاتے ہوئے میڈم صاحبہ کے کمرہ میں گذرا اور اُن کو سلام کرنے کو ٹھہرا تو میڈم صاحبہ نے دریافت کیا کہ یہ تو بتاؤ کہ سونے کو جانے کے بعد تم میرے کمرہ میں کیا کر رہے تھے مینے دریافت کیا کہ کرنے سے آپ کو کیا غرض تھی؟ اُنہوں نے کہا کہ میں سونے کے لئے پلنگ پر لیٹی ہی تھی کہ مینے تمہارا جسم لطیف دیوار میں سے نکلتا ہوا دیکھا وہ اونگتا ہوا اور بیخبر سا تھا - مینے آواز بھی دی لیکن جواب نہیں دیا تم سیدھے لکھنے کے کمرہ میں گئے اور مینے وہ بھی سُنا کہ تم کاغذوں کو اُلٹ پلٹ کر رہے ہو - پھر مجھے کچھ معلوم نہیں بتاؤ تم کیا کرتے رہے تب مینے اپنا گذشتہ شب کا ارادہ بیان کیا اور دونوں نے لکھنے کے کمرہ میں جا کر مسودہ دیکھا تو اس ہی مقام پر جہاں سے مینے ارادہ کیا تھا تو الفاظ تو پورے لکھے ہوئے تھے اور ایک نامکمل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت قوت یکسوئی قلب زایل ہو گئی ہو گی جو اس کام کے لئے اشد ضروری ہے -

اس ہی مضمون کے سلسلہ میں کرنل صاحب نے اپنا دوسرا ذاتی تجربہ

تحریر کیا ہے۔ جس میں اُنھوں نے اپنے دفتر کا کلاک جس کو چابی لگانا بھول گئے تھے جسم لطیف میں جاکر کوک دیا تھا اور واپسی کے وقت جسم لطیف نے ایک دیوار گھڑی سے ٹکر کھاکر آنکھ پر زخم کھایا تھا جو صبح کو غسل کے بعد آئینہ دیکھنے پر معلوم ہُوا تھا۔ ان طریقوں کو زیادہ وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہم سکھانے کے مجاز نہیں ہیں۔

صرف اشارۃً لکھدئے ہیں کہ جو کوشش کریں گے وہ سکھانیوالے کو بھی تلاش کرلینگے۔ ہم صرف یہ بتائے دیتے ہیں کہ ایسا ہونا بھی ممکن ہے۔

تنبیہ۔ شغل خود روشنضمیری اور جسم لطیف نکالنے والوں کے لئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے کسی رشتہ دار قریبی یا معتمد نوکر سے یہ اثنا رمشق میں کہہ رکھیں کہ اگر صبحکو وقت مقررہ نہ جاگیں تو اول زور سے ہمارے دروازہ پر دستک دو اور اگر پھر بھی جواب نہ دیں تو اندر چلے آؤ اور دایاں اپنے بائیں ہاتھ سے اس طرح پکڑو کہ اُنگلیاں ہمارے ہاتھ کی النرنرو پر رہیں اور انگوٹھا میڈن پر (یہ دونوں رگیں ہم بذریعہ تصویر دکھا چکے ہیں) دو چار منٹ اس طرح پکڑے رہنے کے بعد ہاتھ کو ہلاؤ اور کہو کہ اُٹھو اور دوسرے ہاتھ سے رومال سے چہرہ پر ہوا دو یا مُنہ سے دو چار بار پھونک مارو لیکن پھونک فاصلہ سے لگانی چاہیئے۔ اگر قریب سے دیجائیگی تو خواب اور گہرا ہو جائیگا پس فوراً ہوش آجائیگا کوئی خطرہ نہیں ہے ہمنے اس کی خوف سے کہ کہیں قرص وغیرہ کے مشاغل پر یہ حالت نہ ہو جائے سو جانے سے منع کیا ہے ؏

مراقبہ یا سمادھی

اس حالت میں مثل مذکورہ بالا حالت کے اس کو سب کچھ ظاہری بھی اور باطنی بھی نظر آتا ہے یعنی وہ اسٹرل لائٹ یعنی اس طبقہ کی جہاں ہر شخص کے ذرا ذرا سے اخریال و حرکات و سکنات و خیالات کی تصویر اور نشانات باقی رہ جاتی ہیں اور جس کو علمائے اہل اسلام لوح محفوظ اور ہنود چتر گپت (جس کے معنی ہیں پوشیدہ تصاویر) کہتے ہیں سیر کرتا ہے اور گذشتہ اور آئندہ حالات نہایت صحت سے بتا سکتا ہے۔ اس حالت کے اعلےٰ مرتبہ میں پہنچکر عالم ارواح کی سیر کرتا ہے بزرگوں کی ارواح سے فیض حاصل کرتا ہے مگر مقناطیسی معمول میں یہ جملہ حالتیں کمال کے ساتھ پیدا نہیں ہوتی ہیں بیروں بینی اور اس حالت میں یہ بھی بڑا فرق ہے کہ دُنیا کے تمام ناپاک خیالات اور خواہشات اس کے دل سے قطعی دُور ہو جاتے ہیں اور اچھے ترین اخلاق اور تمام عمدہ خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں گویا اس کا بالکل کایا پلٹ ہی ہو جاتا ہے اور اکثر وہ کہتا بھی ہے کہ میرا باطنی دنیا سے تعلق پیدا ہو گیا ہے اور میں عالم بالا اور عالم ارواح میں سیر کر رہا ہوں اور وہاں کے لوگوں سے باتیں کر رہا ہوں اور وہاں کی کل چیزیں دیکھتا ہوں عالم ارواح کی دیکھی اور سُنی باتیں اصلی حالت میں بھی یاد رکھتا ہے۔ ولیوں۔ عالموں اور غرض تمام مشہور لوگوں کی روحوں سے جو وہاں موجود ہوئی ہیں اور جو وہاں سے ماورے دنیا کی طرف ابھی نہیں لوٹے ہیں بڑی بڑی باتیں دریافت کر سکتا ہے اور مشکلات حل کر سکتا ہے اوپر ہم نے جو کچھ تحریر کیا ہے وہ صرف اس لئے کہ آئندہ حوالہ دینے کے وقت طول نہ ہو مگر اس سے مشرح تعلیم مقصود نہیں ہے۔ وہ مسودہ ہم نے خاص اپنے شاگردوں

کے لئے تیار کیا تھا. تاکہ اس حکم کے لئے جو ہم آیندہ بندی کے لئے درج کرتے ہیں مفید ہو ۔

جس شخص کو طریق عمل سکھانا مطلوب ہو. اس کے لئے پیچھے بیان کیا ہوا مضمون بہ نسبت عام ناظرین کے نہایت دلچسپ اور مفید ہے. ہمارا مقصد اس کے لکھنے سے یہ تھا کہ جہاں تک ممکن تھوڑے اور مختصر الفاظ کا استعمال کیا جائے. تاکہ بندی کو ایک حالت اور دوسری حالت یعنی مختلف مدارج میں تمیز کرنے وقت چند لمحوں میں ہی سب کچھ معلوم ہو جائے اور بہت سے آدمی کا استعمال نہ کرنا پڑے. بس اس ہی مقصد کے پورا کرنے کے لئے ہم نے جہاں تک ہو سکا ہے. نہایت ہی جامع اور بامعنی الفاظ چن کر میگنٹزم کی مختلف حالتوں کی تعریف بیان کی ہے. اگر ناظرین ہمارے پنج کے شاگردوں کی نسبت نصف فائدہ بھی حاصل کر لینگے تو ہم اپنی محنت کا صلہ پا چکے. صرف یہ خیال جو کچھ ہم نے پیچھے بیان کیا ہے. وہ حوالہ کے لئے ہے. ہم کو آنکھوں تین طریق عمل بتانے کے بعد یہ بیان کرنا باقی رہ جائیگا. کہ کس طرح کوئی خاص حالت پیدا کی جا سکتی ہے اور کس طرح اس پر قابو رکھا جا سکتا ہے. اور کب اور کس طرح ایک ادنےٰ حالت کو اعلےٰ حالت میں ترقی ہو سکتی ہے ۔

ہم پیشتر کہہ چکے ہیں. کہ ہر شخص پر مسمریزم چل سکتا ہے. مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے. کہ جن شخصوں کے دماغ میں وٹل فلوڈ کم ہے. ان پر دوسروں کی نسبت زیادہ اثر ہوتا ہے. یہ اور بات ہے. کہ جلدی اثر ہو یا دیر. ہیں ایک مشہور عالم کا قول ہے. کہ دو ایسے شخصوں کو جن کے دماغ ہر طرح بلحاظ جسامت اور وٹل فلوڈ مساوی ہوں برابر بٹھاؤ. ایک انہیں سے بالکل بیجس بیٹھے اور اپنی مینٹل اور فزیکل یعنی دلی اور جسمانی قوت موافق اصلی اصول علم مسمریزم کے استعمال کرے تو آخر الذکر مقدم الذکر کے

بجس دماغ سے اس کے عمل فلوڈ کو نکال دیگا۔ اور اس کی جگہ اپنا فلوڈ داخل کریگا۔ اگر یہ عمل متواتر کئی دن ہو تو رفتہ رفتہ بجس دماغ سے بہت سا حصہ فلوڈ (عرق) کا خارج ہو جاوے گا۔ اور دوسرے کے دماغ کا فلوڈ داخل ہو جائیگا۔ پس وہ ایک دن ضرور مغلوب ہو جاویگا۔ اور اس پر نوم (نیند) ضرور طاری ہو جائیگی خواب مقناطیسی پیدا کرنے یا تعلق مقناطیسی قائیم کرنے کے صدہا طریق مستعمل ہیں۔ دو عامل ایک ہی طریق ہرگز استعمال نہیں کرتے۔ اکثر تو دو تین مستند طریقوں میں سے ایک اپنا خاص طریق نکال لیتے ہیں۔ بعض حالتوں میں یہ مفید ہے اگر عامل بے تمیز شخص ہو طریق عمل جو ڈاکٹر ڈیلوز نے ایجاد کیا ہے ... وہ بندی کے لئے نہایت مفید ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خواب مقناطیسی طاری کرنیکا طریقہ

اپنے معمول کو نہایت آرام سے بٹھاؤ۔ تم اس کے سامنے بیٹھو اور ممکن ہو تو اپنی نشست اس کی نسبت ذرا ایک اونچی رکھو یعنی اس کی کرسی تمہاری کرسی سے ذرا نیچی ہو۔ اس طرح کہ اس کے گھٹنے تمہارے گھٹنوں کے بیچ میں رہیں۔ اور تمہارے پیر اس کے پیروں کے ادہر ادہر ہو جائیں اس سے کہدو کہ چپ چاپ اور آرام سے بیٹھے رہو۔ عامل کوئی خوف نہ کرے اور اگر میگنٹزم کے ابتدائی اثر سے کوئی درد وغیرہ معلوم ہو تو اس سے گھبرا کر ہراساں نہ ہو جائے عامل کو چاہیئے۔ کہ اس کے بعد خوب اطمینان سے بیٹھے اور معمول کے ہاتھ کے انگوٹھے اس طرح (دیکھو تصویر صفحہ) پکڑے کہ عامل کی اول اور دوم انگلیاں معمول کے انگوٹھے کے اندرونی حصہ سے مس کرتا رہے۔ اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں

سے ملا کر چند لمحہ تک اس کی طرف دیکھتے رہو تا وقتیکہ تمہارے انگوٹھے اور معمول کے انگوٹھے کی گرمی تم کو یکساں معلوم ہو۔

اس کے بعد اپنے ہاتھ دائیں بائیں کو ہٹا لو پھر اس طرح سے حرکت دو کہ اندرونی سطح تمہارے ہاتھوں کی معمول کے جسم کی طرف رہے پھر ان کو سر تک اونچا لے جاؤ پھر کندھوں پر رکھو۔ ذرا دیر وہاں رکھے رہنے دو۔ اور پھر وہاں سے ہاتھوں کو آہستہ آہستہ مس کرتے ہوئے معمول کی انگلیوں کے سرے تک لاؤ۔ پھر اپنے ہاتھوں کو اس طرح اوپر لیجاؤ۔ کہ تمہاری انگلیاں ذرا ایک بند رہیں گویا کوئی چیز مثل گیند وغیرہ کے تمہارے ہاتھ میں ہے۔ جب سر تک پہنچ جاؤ تو وہاں سے پیشانی اور چہرہ پر ہوتے ہوتے سینہ تک لاؤ جب تمہارے ہاتھ آنکھوں کے مقابل آئیں۔ تو دو تین مرتبہ اس طرح حرکت دو۔ کہ گویا تم کوئی شئے معمول کی آنکھوں میں ڈالتے ہو۔ پھر آہستہ سے سینہ کے قریب بھی ایسا ہی کرو یعنی منہ کے مقابل دو تین بار جھٹکا دو مگر جسم ہاتھ سے نہ چھوٗ جائے۔ وہاں سے ناف تک بڑھو۔ ذرا ایک ہٹا کر گھٹنوں تک لاؤ۔ اور اگر تکلیف نہ ہو تو معمول کے پیروں کی انگلیوں کے سرے تک لے جاؤ۔ اور یہ طریق عمل کچھ عرصہ تک جاری رکھو۔

ہمارا اپنا طریق عمل عموماً یہ ہے۔ کہ معمول کے روبرو ذرا ایک اونچی کرسی یا کسی نشست پر بیٹھتے ہیں اور معمول کو شمال کی جانب پشت کرا کر پیچھے کو جھکا ہوا بٹھاتے ہوئے سردی وغیرہ کے جھٹکے سے او ڈایل کی لہریں ہمارے کے جسم سے معمول کے جسم میں جاتی ہیں۔ کچھ طلاتم نہ پیدا ہو۔ معمول کے گھٹنے اپنے گھٹنوں میں اور اس کا داہنا ہاتھ بائیں میں اس طرح لیتے ہیں کہ ہمارا انگوٹھا آہستہ آہستہ اس کی ہتھیلی کے بیچ میں ساعد کے قریب دباتا رہے اس سے ہمارا منشا یہ ہے کہ معمول کے دماغ سے راہ راست مقناطیسی

تعلق پیدا ہو جائے۔ اور اس سے زیادہ موثر کوئی طریقہ نہیں کہ میڈین نرو کو آہستہ آہستہ دبایا جاوے یہ رگ ہتھیلی کے اوپر کے حصہ کے مرکز کے قریب جہاں وہ قاعدے ملتی ہے واقع ہوتی ہے۔

تاوقتیکہ ہم خود مبتدی کو نہ بتائیں یا وہ خود علم تشریح جسم انسان سے واقف نہ ہو تب تک اس کا خاص مقام معلوم کرنا ذرا مشکل ہے۔ لیکن اگر مبتدی معمول کی ہتھیلی کا اس قدر بیچ کا حصہ اپنے انگوٹھے سے ڈھانپ لیگا جس قدر کہ اس سے ڈھک سکتا ہے۔ تو اس سے بہت غلطی نہ ہوگی جبکہ ہم معمول کے اس طرح ہاتھ تھامتے ہیں۔ تو ہم الزنرو سے بھی تازہ حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ اپنے ہاتھ کی تیسری اور چوتھی انگلی معمول کے ہاتھ کی پشت پر اس کی تیسری اور چوتھی انگلی کے جوڑ سے ایک انچہ اوپر جمائے رہتے ہیں۔

اس طرح استقلال سے اس کے ہاتھ تھام کر چند منٹ تک اس کی آنکھ میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے رہتے ہیں اس حالت میں نہ تو توجہ ادھر اُدھر کرتے ہیں اور نہ تو سمائی تعاقب استعمال کرتے ہیں۔ یہ عمل پاؤ گھنٹہ تک برابر جاری رکھتے ہیں۔ اور اگر اس عرصہ میں معمول کی آنکھیں بند بھی ہو جائیں۔ تو بھی ٹکٹکی باندھے دیکھتے رہتے ہیں گویا کہ کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ بعض حالتوں میں آکر یہ معلوم ہو جائے کہ معمول نروس یعنی تیز حس ہے۔ تو اس سے شروع میں ہی آنکھیں بند کرا دیتے ہیں ہم اکثر دس ہی منٹ بعد طریق عمل تبدیل کیا کرتے ہیں۔ اگر معمول کی آنکھیں بند نہیں ہوئی تو ہم خود آہستہ سے معمول کا دایاں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں اور اپنا بایاں ہاتھ اس کے سر پر رکھکر ٹکٹکی باندھکر اس کے دونوں ابروؤں کو بیچ میں دیکھتے ہیں۔ (لیکن ہر ایک کام خاموشی کے ساتھ ہونا چاہیئے تا معمول کے دل میں کوئی خاص خیال رازجوئی کا نہ پیدا ہو) دونوں

بھوؤں کے درمیان کے مقام کو ماہران علم کاسہ سر انڈیویجوئلیٹی کہتے ہیں اور ہندو شیو کی تیسری آنکھ یہاں بتلاتے ہیں۔ دس منٹ کے بعد معمول کا بایاں ہاتھ چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور اپنا دایاں ہاتھ اس کے سر پر رکھکر نظر جمانا چاہیئے۔ اس طرح کل بیس منٹ کا وقفہ لگ جائیگا۔ اب بندی کو ان ہدایت پر عمل کرنا چاہیئے۔

اپنے دونوں ہاتھ معمول کے سر پر رکھو اور آہستہ آہستہ دونوں کو اس کے چہرے پر ٹھوڑی یا دقن تک لاؤ وہاں سے کندہوں پر لاؤ وہاں سے بازوؤں کے قریب ہاتھوں کے تک لیجاؤ پھر ہاتھوں کو جسم سے ایک فٹ کے فاصلہ پر کر کے اوپر کو اٹھاؤ اور ہاتھ دلی حصہ معمول کے جسم کی طرف رہے جسم سے ہاتھ دور لیجانے سے یہ فائدہ ہے۔ کہ اٹالن نہ جائیگا۔ جس سے اثر مقناطیسی دور ہو جاتا ہے پاس قریباً پانچ منٹ تک جاری رکھو روز کیلئے یہ کافی ہے۔ اس کے بعد اثر اتار دو۔ مگر اثر اُتارنے سے پیشتر یہ معلوم کرو کہ روز معمول پر کس قدر اثر ہوا۔ معمول سے آہستہ سے دریافت کرو۔ کہ کیا تم سو گئے ہو؟ اگر وہ جواب دے کہ ہاں تو سمجھ لو کہ تیسرے درجہ میں ہے۔ اگر وہ کہے۔ کہ نہیں تو اس سے کہو کہ اپنی آنکھیں کھولو اور اپنے دل میں یہ خواہش کرو کہ ہر گز نہ کھلیں بلکہ اپنی اوّل انگلی سے آنکھ کی طرف نشانہ کرو اور کچھ جسمانی زور بھی کہتے وقت استعمال کرو۔ اگر وہ نہ کھول سکے۔ تو جان لو کہ وہ اول درجہ میں ہے چاہیے عامل کو ان تجربات میں کامیابی ہو یا نہ ہو مگر کم سے کم بارہ روز تک عمل کئے جانا چاہیے کل عرصہ میں معمول پر پورا اثر مقناطیسی ہو جائیگا۔ اور پھر یہ فیصلہ کرنا آسان ہو جائیگا۔ کہ وہ کس درجہ میں ہے۔ حالت عمل میں ممکن ہے کہ معمول بیچینی کی علامتوں کا اظہار کرے۔ وہ کانپنے لگے۔ یا اس کے جسم کا کوئی حصہ اینٹھنے لگے گویا یہ مقناطیسی کا غلط فعل ہے۔ تو اس حالت میں فوراً عامل

کو مناسب ہے۔ کہ اس مقام پر اپنا ہاتھ رکھکر پاس کرے۔ اور خواہش کرنا چاہئے
کہ آرام ہو جائے اگر یہ منظور ہوتا ہے۔ کہ نشست جاری رکھی جائے اور تجربات
کرنا کچھ زیادہ عرصہ تک جاری رہے۔ تو مذکورہ بالا طریق سے کسی خاص
عضو کا یعنی اس مقام پہ پاس کر کے (جن کو ہماری اصلاح میں لوکل پاس کہتے
ہیں) عمل اُتار دیا کرتے ہیں باقی جسم پر مقناطیسی اثر قایم رہتا ہے۔ مگر بہتر
یہ ہے۔ کہ اصلی حالت میں عمل بالکل جسم سے اُتار دیا جلئے۔ اور دوسرے
دن پھر عمل کیا جلئے۔

اثر مقناطیسی اُتارنے کی یہ ترکیب ہے۔ کہ پیروں سے شروع کر کے
سر تک پاس کئے جائیں۔ اور ان کی تعداد بیس یا بائیس سے زیادہ نہ ہونی
چاہیئے۔ چار یا پنج مرتبہ پیشانی پہ پھونک مارو۔ اس کے بعد معمول کے دماغ
سے زاید مقناطیسی عرق خارج ہو جائیگا۔ اور معمول بالکل صاف ہو جائیگا۔

ہر نشست کے بعد خواہ معمول پہ اثر کا ہونا ظاہر بھی نہ ہوتا ہو۔ تو بھی
منگھیا پاسلو یعنی اثر اُتارنا) کرنا لازمی بات ہے۔ کیونکہ معمول کو معلوم
نہیں ہوتا کہ اثر ہوا ہے اکثر معمول ہنسا کرتے ہیں۔ کہ واہ ہم پر اثر
ہی نہیں ہوا اتارنے کیا ہو۔ مگر اُتارنا ضرور چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کرینگے
تو اول تو معمول کو کسی نہ کسی قسم کی تکلیف ہوگی۔

اور اگر نہ ہوئی تو دوسرے روز عامل کو عمل کرنے میں دقت ہوگی
جندی کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ ضروری نہیں کہ کسی معمول میں اول ہی نشست
میں چہارم یا ششم مرتبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر معمول مقناطیسی درجوں میں ہمیشہ
ترقی کرتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ چہارم مرتبہ والا سوم مرتبہ میں ہو جائے۔ بلکہ
چہارم مرتبہ والا پنجم میں جائیگا۔ اپنے دوسرے لیکچر میں ہم حالت طبعی یا بیداری
کا مفصل ذکر کرینگے۔ اور اس کی ترقی اور انتظام کے لئے قواعد بیان
کرینگے۔ اور یہی بتایا جائیگا۔ کہ اس سے اعلےٰ درجہ کس طرح پیدا ہوگا۔

باب ہفتم

حالت بیداری

تم کو یاد ہوگا ہم نے نقشہ مراتب علم مسمریزم میں جو پیچھے بیان کر آئے ہیں اول مرتبہ کو جس کی بابت اب مشرح بیان کرینگے. یوں بیان کیا ہے کہ معمول پر اس حالت میں صرف جسمانی اختیار عامل کو عامل کی دلی اور جسمانی دونوں کی مشترک قوت سے حاصل ہو جاتا ہے۔ معمولی وسائل یعنی حواس ظاہری جنکے ذریعہ سے روح کائنات سے تعلق قایم رکھتی ہے کھلے رہتے ہیں چونکہ بیرونی جذبات قایم رہتے ہیں۔ اس لئے معمول اپنے آپ کو ظاہرا دنیا ہی میں موجود خیال کرتا ہے۔ اس واسطے اس حالت کو حالت بیداری کہا گیا ہے کیونکہ معمول کو ہر ایک بات کی یاد اور خیال رہتا ہے. گو اس کو اپنے جسم پر قابو نہیں رہتا اسواسطے کہ ہم تم کو اس حالت کی خاص نشانیاں صاف طور سے سمجھاویں ایک ایسے معمول کی حالت کی مثال دیتے ہیں. جو روزمرہ واقع ہوا کرتی ہے۔ فرض کرو کہ تم نے کسی مریض کو اول ہی مرتبہ مسمریز ہی کیا ہے. نصف گھنٹہ کی نشست کے بعد اس پر ظاہرا کوئی اثر نہیں ہوا. مگر بعد معلوم ہونے کے اس پر اول مرتبہ حالت طاری ہو گئی. جب تم اس سے سوال کروگے کہ کیا تم پر کچھ اثر ہوا. تو ضرور یہ کہیگا. کہ کچھ بھی نہیں مجھے قطعی نیند نہیں آئی جتنی کہ غنودگی ہی معلوم نہیں ہوئی اور تمہاری کوشش محض فضول گئی مگر درحقیقت یہ بات ہے. کہ چونکہ اس کے ظاہری حواس معطل

نہیں ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ اثر کچھ معلوم نہیں کر سکا۔ لیکن تم مایوس
نہ ہو اور اس کو از راہ حکم کہو کہ خاموش رہو اور اپنا عمل جاری رکھو کچھ عرصہ بعد
اس کا دست چپ اپنے دست راست میں لیکر اور میڈین نرو کو اپنے انگوٹھے
سے دبا کر آہستہ سے کہو کہ اپنی آنکھیں بند کر لو پھر آنکھوں پر دست چپ
سے دو تین پاس کرو۔ اور اپنے ہاتھ کا انگوٹھا معمول کے ابروؤں کے
درمیان ناک کے اوپر کے مقام پر جس کو مقام فروبنہ یا ہنکار کہتے ہیں اب
ہندو شیو کی تیسری آنکھ بتلاتے ہیں۔ رکھکر کہو۔ کہ آنکھیں کھولو۔ تم سے ہرگز
نہ کھلینگی۔ مگر خیال رہے کہ معمول نے پیشتر خوب سے آنکھیں بند کر لی ہیں
صرف بھینچ لینا کافی نہیں ہے۔

فرض کرو کہ اس نے آنکھیں کھول لیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ
کہو کہ تم ناکامیاب ہوئے اگر تمہارا معمول تم کو یہ بھی کہے۔ کہ تم ہرگز کامیاب
نہ ہوگے۔ تو بھی مایوس نہ ہو اکثر مبتدی گھبرا جاتے ہیں۔ مگر افسوس وقت
حافظ سے کام لینا چاہیئے۔ اور ہم نے جو نقشہ مراتب درج کیا ہے
اس کو یاد رکھنا چاہیئے کیونکہ ہم نے اس میں لکھدیا ہے۔ کہ اگر معمول اول
درجہ میں ہوگا۔ تو دلی اور جسمانی دونوں قوتوں کی مشترکہ طاقت سے اس پر قابو حاصل
ہوگا۔ پس تم کو پھر عمل کرنا چاہیئے۔ ہر مرتبہ زیادہ اثر ہوتا جائیگا۔ لیکن نہایت
ہوشیاری سے دونوں قوتیں استعمال کرنی چاہیئیں۔ جسمانی قوت استعمال کرنے کے طریقے
یہ ہیں زور سے ہاتھ کی مٹھی بند کر لو۔ انگلیاں پھیلادو زور سے ہاتھ آگے کو
بڑھا دو۔ ہونٹ زور سے بند کر لو وغیرہ وغیرہ یہ سب کام اس لئے کئے جاتے ہیں
کہ جسم کے پٹھے سخت ہو جائیں مگر مذکورہ بالا حالت میں یہ طریقے استعمال کرنے
زیادہ کار آمد نہیں۔ بلکہ جس وقت معمول سے کہو۔ کہ تم آنکھیں نہیں کھول سکتے
تو اس کے ہاتھ کو جو تمہارے دست راست میں ہے۔ زور سے دباؤ اور تمہارے
باقی ماندہ سر پر کے ہاتھ کی انگلیاں مقام استقلال پر ہاتھ رکھنے سے وہ تمہاری

قوت ارادی کے مخالف نہ کرسکے گا فزیکل قوت کو اور زور دینے کی غرض سے اپنا بایاں پیر بھی پھیلادو۔ یہ اس حالت میں ممکن ہے۔ کہ جب عامل کھڑا اور معمول بیٹھا ہو۔

علاوہ ازیں اپنے ہاتھ سے اس کا بایاں ہاتھ بھی کسی قدر کھینچ لو۔ اس طرح تم علاوہ ذہنی قوت کے تین قسم کا جسمانی زور استعمال کرتے ہو۔ مگر یاد رہے کہ یہ کل قوتیں ایک ہی وقت میں استعمال کرنی چاہئیں۔ اور اس وقت تک قایم رکھی جائیں جب تک کہ معمول سے آنکھیں نہ کھولنے کا دعوےٰ کررہے ہو۔

اب غور طلب یہ بات ہے۔ کہ جب معمول سے اثر دور کرو۔ تو دو قسم کا اثر دور کرنا ہوگا۔ اول ذہنی اور دوسری جسمانی اس لئے صرف اپنے جسم اور پٹھوں کی سختی ہی چھوڑ دینا معمول کو اصلی حالت پر لانے کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ قوت ارادی کو ہی لوٹا دینا واجب ہے۔

دونو قوتیں ایک ہی وقت میں دفع کرینگی اس سے بہتر کوئی ترکیب نہیں ہے۔ کہ عامل دفعتاً کہے۔ کہ آل رائیٹ یعنی ٹھیک ہو جاؤ۔ اور فوراً جسمانی سختی بھی چھوڑ دیجائے یہ اشارہ عامل و معمول دونوں کے لئے مفید ہے۔ اگر اس کے کہنے کے بعد کچھ عمل باقی رہ جائے۔ اور آنکھیں بند رہیں تو سینہ سے شروع کرکے سر تک دو تین الٹے پاس کردو۔ اگر بہت ہی اثر ہوگیا ہو۔ تو آہستہ آہستہ دو تین بار پیشانی پر پھونکیں مارو۔ خواہ کامیابی ہو یا ناکامیابی اگر دو تین بار متواتر عمل کیا جائیگا۔ تو ہم نے اکثر دیکھا ہے۔ کہ معمول جن کی دو اٹیک نرو یعنی رگ بصارت پر اول کچھ بھی اثر نہ ہوا تھا۔ تاہم پھر ان پر قطعی قابو حاصل ہو جاتا ہے پس اگر آنکھوں پر قابو نہ ہو تو ہاتھ سے تجربہ کرنا چاہیئے۔ اپنے معمول کو حکم دو۔ کہ اپنا ہاتھ پھیلاؤ۔ اور پھر دس بارہ پاس جلدی جلدی کندھے سے شروع کرکے ہاتھوں کی انگلیاں تک لاؤ۔ اس عرصہ میں معمول برابر تمہاری آنکھ سے آنکھ ملائے رہے۔ آخری پاس پر دفعتاً اس سے کہو کہ اپنا ہاتھ

تو گراؤ۔ اور اپنا ہاتھ بھی سخت کرکے کھول دو اور برابر نظر جمائے معمول
کی طرف دیکھتے رہو جب تک تم ہاتھ پھیلائے رہو گے تب تک معمول اپنا
ہاتھ نہ گرا سکیگا۔ دفعتاً اپنے ہاتھ کا اکڑاپن چھوڑ دو۔ اور آل رایٹ کہکر اس
کو یعنی معمول کو آواز دو۔ مگر اس وقت بھی معمول کی آنکھوں سے تمہاری آنکھیں
ملی رہیں۔ اور ایک لمحہ پیشتر اس سے کہدو۔ کہ تم کو آرام دیا جاتا ہے۔ اگر
یہ عمل متواتر کیا جاویگا۔ تو ہر مرتبہ طاقت زیادہ ہوتی جاویگی۔ یہ ایک مانی ہوئی
بات ہے۔ کہ استقلال سب کام فتح کر دیتا ہے۔ مگر چاہے کسی اور جگہ یہ بات
صحیح ہو یا نہ ہو۔ مگر علم مسمریزم میں تو یہ مقولہ لفظاً صحیح ہے۔ ہم بارہا کہہ چکے
ہیں۔ اور اب بھی کہتے ہیں کہ ہر شخص عامل ہو سکتا ہے۔ مگر لوگ اس
علم کی قوت سے ایسے ناواقف ہیں۔ کہ اگر ان پہ خود عمل کر ہی دیا جائے تو
بھی اقبال نہیں کیتے مسمریزم اس ہی بات کو نہیں کہتے۔ کہ کسی پہ خواب طاری
ہو جاوے اور نہ علم طب اس بات کا نام ہے۔ کہ کسی کی نبض پہ ہاتھ رکھدیا
اور خاک دھول حلق سے نیچے اتروا دی۔ اگر اول نشست میں کوئی فائدہ
یا اثر ہوتا معلوم نہ ہو۔ تو مایوس نہ ہونا چاہیئے ہم الفاظ ظاہرا اس لئے استعمال
کیتے ہیں۔ کہ درحقیقت تم بہ اثر ڈالتے ہو جیسا رفتہ رفتہ دو۔ ذرا
مہارت حاصل کر لو گے۔ تو خود بخود جان لیا کرو گے۔ گو ناواقف اسے
معلوم نہ کر سکیں یاد رکھو کہ جو اثر تم اول نشست میں معمول پر کر چکے
ہو وہ خواہ کیسا ہی کم اور بے وقعت معلوم ہو۔ مگر معمول میں یہ ہر آئندہ
کی نشست تک قائم اور باقی رہتا ہے۔

فرض کرو کہ جس حالت کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس میں معمول پہ کوئی
نمایاں اثر نہیں ہوا۔ اور اس نے کوئی آثار اثر قبول کرنے کے ظاہر نہیں
کئے تو ہم نصیحت کرتے ہیں کہ دوسرے روز اسی ہی وقت پہ پھر عمل کرو
نصف گھنٹہ کی نشست کے بعد جس طرح کہ ہم پیشتر ہدایت کر چکے ہیں

عمل کرنے کے بعد اپنی قوت کی جانچ معمول کی آنکھوں اور دیگر اعضا پر حسب مذکورہ بالا پھر کرو۔ پھر نشست کے بعد خواہ نتیجہ کچھ ہی ہو معمول کو ضرور ڈی میگنٹائز کرو۔ یعنی پچیس پاس پیروں سے شروع کرکے سر تک لیجاکر کردو۔ مذکورہ بالا ہدایتوں کی پیروی تم کو اس وقت کرنی چاہیئے۔ کہ جب تم جسمانی حالت کو ترقی دینا چاہو۔ یہ اس وقت واقع ہوگی کہ جب تم کو ایسا معمول ملے جو ٹھیک اول ڈگری میں داخل ہوسکتی ہے۔ یا تم کو معلوم ہوتا ہو۔ کہ ذراسی کوشش سے وہ اس ڈگری میں داخل ہوجائیگا۔ لیکن اس کی نسبت بہتر یہ ہے۔ کہ معمول کو اعلیٰ مراتب کی طرف لیجاؤ۔ یا جب معمول کوئی نمایاں نشانی اثر پذیری کی نہ ظاہر کرے۔ تو صرف خواب مقناطیسی ظاہر کرنے کی کوشش کرو۔ اس طرح تم اس کو اس مرتبہ میں لیجاؤگے۔ جو خلقتاً فطرتاً ان میں موجود ہے۔ درحقیقت اصلی کام یہی ہے۔ ورنہ تجربات مذکورہ بالا کرنے کی حالت میں ہم مذکورہ ذیل دو کاموں میں سے ایسا کام کرتے ہیں۔ یعنی یا تو فزیکل سٹیٹ پیدا کرتے ہیں۔ یا قبل از وقت اُسے ترقی دیتے ہیں۔ اگر تجربات کئے جاتے ہیں۔ تو اس طرح معمول کی ترقی کو روکتے ہیں۔ طریق عمل میں صرف یہ فرق ہے کہ بصورت اول صرف عمل کرکے اوتار دینا ہوگا۔ اور دوسری حالت میں تجربات کرتے رہتے ہیں۔ مقدم الذکر صورت میں روز بروز ترقی کرتے جاؤگے۔ تاوقتیکہ معمول اثر پذیری کے آثار ظاہر کرے اس وقت صرف یہ دریافت کرنے کے لئے کہ وہ کس درجہ میں ہے۔ ایک دو تجربہ کرنیکا مضائقہ نہیں۔ المختصر اگر تم جاؤ کہ تمہارا معمول صرف جسمانی قوت کے استعمال کے اثر قبول کرتا ہے۔ اور جب تم اپنے جسم کا کڑاپن کم کردیتے ہو۔ تو اس پر اثر بھی کم ہوجاتا ہے۔ اور اس حالت میں کہ جبکہ تم تجربات کررہے ہو۔ اس کی آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ اور وہ اس کو سب ہوش رہتا ہے تب بلاشبہ جانو کہ وہ اول مرتبہ میں ہے۔ اب یہ بات فیصل کرنی تمہارے اختیار میں ہے۔ کہ آیا تم اس کو مسمرائز کرنا جاری رکھنا چاہتے ہو

اور اس طرح اس کو اعلےٰ مرتبوں میں پہونچایا چاہتے ہو یا بہ تجربات کئے جاؤ گے، اور مجبور کر کے اسپر قابو حاصل کرو گے؟ گو یہ اور لوگوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں، مگر معمول کی آیندہ ترقی مسدود ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ ہم نے بارہا دیکھا کہ تماشا دیکھنے والے ناواقف عالموں نے مریضوں کی ترقی مسدود کر دی، کیونکہ ان کا اصلی منشا شعبدے کرنا اور دکھانا تھا۔ لیکن ہم تم کو ہدایت کرتے ہیں، کہ شعبدہ بازی کی خواہش ہرگز نہ کرو۔ جب تم کو کوئی ایسا معمول ملجائے، جو تمہارا اثر قبول کرتا ہے تو صرف ایک طرف توجہ رکھو یعنی اس کو صرف اس نیت سے مسمرائز کرو کہ اسپر خواب مقناطیسی طاری ہو جائے اور جب یہاں تک کامیابی ہو جائے تو یہ نشستیں متواتر ایک ماہ تک جاری رکھو اور پھر کوئی دوسرا مرحلہ شروع کرو۔ اور یہ جہاں ہم نے لفظ خواب استعمال کیا ہے، وہاں دوسری مرتبہ سے مراد ہے یعنے نیم خوابی یا صرف نوم یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ جب سوم اور اس سے اعلےٰ مدارج کا ذکر کرینگے، تو یہ نہایت وضاحت کے ساتھ دکھائینگے کہ یہ نہایت نقصان دہ بات ہے، کہ زبردستی خواب طاری کیا جاوے جسکے بعد ہم حالت خواب بیداری اور روشن ضمیری وغیرہ وغیرہ پر آوینگے۔

حالت نیم خوابی

علم مسمریزم کا دوسرا مرتبہ یا ڈگری بہت باتوں میں اول مرتبہ کی مشابہ ہے صرف یہ بڑا بھاری فرق ہے۔ کہ علاوہ آنکھیں بند ہونے کے معمول میں ایک خاص قسم کی بے پرواہی آجاتی ہے۔ وہ اس بات کا کچھ خیال نہیں کرتا۔ کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ یا اس کا کیا ہو جائیگا اور یہ بات عامل کے لئے نہایت مفید ہے۔ کیونکہ اس صورت میں معمول عامل کی طاقت کا مقابلہ نہیں کرتا۔ اول مرتبہ میں مقابلہ کرتا ہے بے شک اگر تم معمول کو نہ چھوڑ دوگے تو وہ بالکل خاموش بیٹھا رہیگا۔ بلکہ سوتا ہوا معلوم ہوگا۔ مگر اس کو آواز دوگے تو فوراً جواب دیگا۔ اور ہر ایک فعل سے جو اس کے اردگرد ہو رہا ہو۔ واقف معلوم ہوگا۔ کہ گویا کچھ سوچ رہا ہے۔ اور اس ہی سلئے اس حالت کا نام نیم خوابی یا محض خواب رکھا گیا ہے۔ اس سے بہتر اور موزوں نام ہم کو دستیاب نہیں ہوا۔

ہم نے جہاں مراتب کا ذکر کیا ہے۔ وہاں دوسرے مرتبہ کی تعریف اس طرح کی ہے۔ کہ حالت نیم خوابی یا جس کو اکثر اوقات "محض خوابی" بھی کہتے ہیں معمول دیکھنے والے کی اول حالت کے مشابہ ہوتی ہے صرف یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ گویا بصارت معطل ہوتی ہے مگر باقیماندہ حواس کسی قدر بحال رہتے ہیں۔

ہاتھ اور پیر اور جسم اول مرتبہ کی طرح عامل کی تھوڑی سی جسمانی قوت کے استعمال سے کھینچے جاسکتے ہیں۔ ذہنی قوت کے ساتھ جسمانی قوت کا استعمال بھی قدرے ضروری ہے۔

جس قدر جسمانی قوت زیادہ استعمال کرنی پڑے جان لو اس ہی قدر معمول فزیکل حالت کے قریب تر ہے یعنی دوسری مرتبہ میں داخل ہونیوالا ہے مذکورہ بالا تجربات سے تم کو یہ قدرت حاصل ہو جائیگی۔ کہ مریض پر عمل کرنے کے بعد ٹھیک ٹھیک بتا سکتے ہو۔ کہ وہ کس مرتبہ میں ہے۔

اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے کہ تم ٹھیک بتا سکو کہ مریض کونسے مرتبہ یا درجہ میں ہے یا کس درجہ میں ترقی کریگا، ہم پیشتر بیان کی ہوئی حالتوں میں سے ہر ایک کو تین حالتوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس طرح اکتیس درجے ہوتے ہیں چنانچہ وہ تقسیم حسب ذیل ہیں۔

نمبر	حالت	درجہ
۱	حالت طبعی یا بیداری	الف
		ب
		ج
۲	نیمخوابی یا خواب محض	الف
		ب
		ج
۳	خواب مقناطیسی یا خواب عمیق	الف
		ب
		ج
۴	خواب بیداری	الف
		ب
		ج
۵	اندرون بینی	الف
		ب
		ج
۶	بیرون بینی	الف
		ب
		ج
۷	مراقبہ یا سمادھی	الف
		ب
		ج

اگر کوئی معمول قطعی کسی خالص حالت میں ہے، تو وہ ضرور اس حالت کی ردیف (ب) میں ہوگا۔ مختلف حالتوں کی تعریف جو ہم باب گذشتہ میں جہاں مراتب کا ذکر کیا ہے، کر آئے ہیں، ان میں ہر حالت کو اس کے چھوٹے مرتبہ (ب) میں خیال کرنا چاہیئے۔ اگر کسی معمول میں کم و بیش دو حالتوں کے آثار

نمایاں ہوں (فرض کرو کہ حالت طبعی اور نیم خوابی ہیں) تو یہ عامل کا کام ہے کہ وہ یہ معلوم کر لے کہ زیادہ اثر کونسی حالت کا ہے یعنی آیا اس کو طبعی حالت (ج) کہیں یا نیم خوابی (الف) کہیں۔ مثلاً تمہارا معمول تمہاری جسمانی قوت کا زیادہ استعمال چاہتا ہے۔ اور تم کو یہ بھی معلوم ہوا کہ باتیں بھی بہت کرتا ہے۔ اور درحقیقت بالفعل اول درجہ میں معلوم ہوتا ہے۔ مگر اس کی آنکھیں بلا تمہاری کوشش کے بند ہیں چونکہ یہ نشانی اس سے اعلےٰ مرتبہ کی یعنی حالت دوم کی ہے۔ اس لئے اس کو (الف) مرتبہ حالت دوم کا خیال کرو۔

اس قسم کے نقشہ کا تیار کر لینا جیسا کہ اوپر درج ہوا ہے۔ مبتدی کے لئے آئندہ نہایت ہی کارآمد ہوگا صرف اس ہی لئے نہیں کہ وہ مختلف مریضوں کی بابت جنکا اس نے علاج کیا۔ نوٹ لکھ لے بلکہ اس لئے کہ آئندہ دور کے باشندوں سے باآسانی خط وکتابت کر سکے۔ اور نہ اپنے شاگردوں کو اچھی طرح سمجھا سکے اگر یہ فہرست مراتب ہم نے تیار نہ کر لی ہوئی تو اپنے صدہا شاگردوں جو ہزاروں میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں ہرگز عمدہ طور سے نہ سمجھا سکتے۔ نہ وہ ہماری بات سمجھتے اور نہ ہم ان کی سمجھتے اس لئے کہ تم کو اس فہرست کی خوبی معلوم ہو جائے ہم تمثیلاً یہ سمجھاتے ہیں۔ کہ تم اپنے مریض کو دوم مرتبہ کے (ب) درجہ تک ترقی کرا سکو گے۔ تو تمام امراض متعلق ہاڑی اینٹھہ کا علاج کر سکو گے۔ اگر اول درجہ کے (الف) میں ہے تو تمام امراض گنٹھیا و کمزوری پٹھوں کے متعلق نہایت آسانی سے دور ہو جائینگے۔ اور تمام ذہنی و دماغی امراض مثل جنون وغیرہ کو ہرگز آرام نہ ہوگا۔

تاوقتیکہ مریض سوم مرتبہ کے (ج) درجہ میں نہ ہو جائے۔ اور امراض متعلق بد پرہیزی شراب خواری وغیرہ جملہ اقسام چہارم مرتبہ کے (ج) درجہ

میں دور نہ ہوں گے۔ لیکن یاد رکھو کہ یہ کوئی عامل نہیں بتا سکتا کہ فلاں مریض عمل کرنیکے بعد فلاں مرتبہ یا اس کے چھوٹے اقسام میں ہوگا۔ کیونکہ اکثر مریض اول ہی نشست میں تیسرے یا چوتھے مرتبہ میں ہو جاتے ہیں۔ تم کو اس فکر میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ کہ فلاں مریض کا علاج کرنے کے لیئے فلاں مرتبہ کے پیدا ہو جانیکی ضرورت ہے۔ کیونکہ دس مریضوں میں نو ایسے نکلینگے جو اپنے مرض کے مناسب حال یا اسکے قریب کے مرتبہ میں ہونگے۔ اس کے برعکس اگر مریض نیم خوابی کے مرتبہ (ج) درجہ میں ہو۔ تو اس کے دماغ کو کئی روز تک برابر مسمرایز کرنے سے خواب مقناطیسی کی حالت ترقی کرتی جائیگی یہ طریق عمل کیئے جاؤ وہ ضرور ترقی کر جائیگا۔ مگر شعبدہ وغیرہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور استقلال سے کام کیئے جاؤ۔

در صورت دیگر اس کی ترقی آئندہ مسدود ہو جائیگی۔ اگر مریض اول مرتبہ میں ہو تو دماغ کو ہرگز مسمرایز نہ کرو۔ دماغ پر عمل کرنا جو دوسرے درجہ میں نہایت مفید ہے۔ اس کے متعلق ہم کو کچھ کہنا ضروری ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ جب حسب طریقہ مذکورہ باب ششم مریض پر عمل کر چکو۔ اور کام ختم کر لو۔ تو اس کی کرسی کے پیچھے کھڑے ہو۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اُس کا سر ڈھک لو تاکہ تمہاری انگلیوں کے سرے اس کی پیشانی پر ہوں۔ اور دونوں انگوٹھے تالو پر آپس میں ملیں۔ اس طرح دس منٹ تک کھڑے رہو اور اس کے سر کی طرف نظر جمائے دیکھتے رہو۔ اس طرح اس کے دماغ میں بہت سی الیکٹریسٹی بھر دو گے۔ یہ عمل اور بھی جلد کیا جا سکتا ہے جو اعلےٰ مدارج میں کارآمد ہوگا۔ لیکن وہ طریق ہم ابھی نہیں سکھانا چاہتے اور جب اُس کے سکھانے کا مناسب موقع ہوگا۔ اس وقت دیکھا جاویگا۔

حالت خواب مقناطیسی

جس حالت کا ہم تذکرہ کرتے ہیں۔ وہ پیشتر بیان کی ہوئی حالت سے بہت زیادہ دلچسپ ہے۔ اس کی ہم پیشتر یوں تعریف کر چکے ہیں کہ حالت خواب مقناطیسی کو خواب عمیق بھی کہتے ہیں۔ اس حالت میں معمول بالکل بیخبر معلوم ہوتا ہے۔ اور گو اس حالت میں وہ قطعی بے خبر معلوم ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی زندگی موجودہ کا حافظ باقی رہتا ہے۔ معمول اس حالت میں عامل سے گفتگو کرتا ہے مگر رکاوٹ کے ساتھ اس کو عامل کے ساتھ کہربائی یعنی کشش ہمدردی ہوتی ہے۔ اور کسی قسم کا درد محسوس نہیں کرتا۔ عاملوں کی دلی خواہشوں کے مطیع ہوتا ہے اور صرف اس کی ہی بات کا جواب دیتا ہے اور اس کی بات سنتا ہے۔ ڈاکٹر ڈملوڈ نے اس حالت کو ایک قسم کی زندگی بیان کیا ہے۔ جس حالت میں کہ معمول سوتا ہوا معلوم ہوتا ہے جب اس کا عامل گفتگو کرتا ہے۔ تو وہ بغیر جاگنے کے جواب دیتا ہے۔

اور جب جاگتا ہے۔ تو اس کو کوئی بات یاد نہیں رہتی۔ اس کی آنکھیں بند رہتی ہیں۔ اور صرف ان لوگوں کی بات سمجھتا ہے۔ جن کا اس سے مقناطیسی تعلق پیدا کر دیا جاتا ہے۔ ظاہری حواس قریب قریب سب معطل ہوتے ہیں۔ مگر وہ تمام جذبات کو دیگر وسائل سے معلوم کرتا ہے۔ اس کے اندرونی حواس بیدار ہو جاتے ہیں جو درحقیقت ظاہری حواس کے مرکز ہیں گویا اس قسم کی عقل حیوانی روشن ہو جاتی ہے جس سے اس کو اپنی حفاظت کا

خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر کسی شخص کی بدعادتیں چھوڑانی ہوں۔ تو اس حالت میں حکم دو۔ کہ خبردار ایسا نہ کرنا ہرگز نہ کر سکے گا، اپنا مطیع کرنا بھی اس ہی حالت سے متعلق ہے

ہم ناظرین کی توجہ خاص اس طرف منعطف کرتے ہیں۔ کہ اس حالت میں معمول کو ہوش میں آنے کے بعد حالت خواب کی باتوں کا کچھ حافظہ نہیں رہتا کیونکہ صرف ایک یہی بات ہے جو پیشتر بیان کی ہوئی حالت میں اور اس میں فرق بتاتی ہے۔ تم کو اکثر ایسے معمول بھی ملیں گے۔ جو کسی قدر باتیں بھی یاد رکھتے ہیں۔ ایسی حالت میں ایسا معمول حالت مقناطیسی کی شاخ (ج) میں ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ عنقریب دوسرے اعلےٰ مرتبہ کی طرف ترقی کرنے والا ہے۔ اور ذراسی کوشش سے وہ اس حالت سے گذر جائے۔ تو جان لو۔ کہ چہارم حالت یعنی روشن ضمیری کی سب شاخ الف میں ہے بعض وقت معمول کو اُس وقت تک کچھ بھی یاد نہیں ہوتا۔ تاوقتیکہ تم خود اس کے حافظہ کی مدد کے لئے اُن باتوں کا تھوڑا بہت ذکر نہ کرو۔ ذکر کرینگے بعد بھُولے ہُوئے خواب کی طرح زمانہ گذشتہ کے واقعات اُس کی نظر کے روبرو ہو جاتے ہیں۔ اگر اس قسم کا معمول ہے۔ تو جان لو کہ وہ حالت روشن ضمیری کے سب ڈویژن الف کے قریب ہے اور آسانی سے اس حالت میں ترقی ہو سکتی ہے۔ لیکن جس حالت کا ہم اس باب میں ذکر کرینگے آئیندہ حالت سے مخلوط رو کر دینی چاہیئے۔ اکثر ناواقف عامل سوم و چہارم حالتوں کو ملا دیتے ہیں۔ اور بلا تفریق دونوں کا نام روشن ضمیری ہی کہتے ہیں۔ یعنی اس حالت کو جس میں آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ روشن ضمیری یا خواب بیداری کہتے ہیں۔ اور جس میں بند ہو جاتی ہیں خواب مقناطیسی کہتے ہیں۔ اب تم کو اس بات کے دریافت کرنے کی جلدی ہوگی۔ کہ کس طرح ان لوگوں کی طرح جو تھوڑی بہت نشانیاں اس امر کے یقین کرنے کی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ آسانی سے حالت مقناطیسی میں لیجا سکتے ہیں عمل کریں +

خواب دماغ میں مقناطیسی عرق بھر جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ عرق اوڈائل یا وٹل الیکٹری سیٹی میں تر ہوتا ہے۔ تو معمول پر ایک حالت غشی سی طاری ہوجاتی ہے۔ یعنی بیحس ہوجاتا ہے۔ پس تم یہ نتیجہ نکالو گے۔ کہ خواب طاری کرنے کے لئے اس سے آسان بات نہیں ہے۔ کہ دماغ میں وٹل فلوڈ بھر دیا جائے مگر یہ بات نہایت مہلک ہے۔ اکثر عامل یہ کام غلطی سے کیا کرتے ہیں جب تم عمل کرو تو ہرگز کوشش نہ کرنی پڑیگی۔ اور اس لئے یہ حالت نیچرل اور کامل ہوگی ہماری نصیحت ہے کہ جب عمل کرو۔ تو عام طور پر کسی خاص پر توجہ کرو زیادہ تر طویل پاسوں کا استعمال کرو۔ اور استقلال کے ساتھ نظر جما کر دیکھتے رہو۔ اور خیال ادہر ادہر کا نہ ہونے پاوے فرض کرو کہ تمہارے معمول کے پلک بار بار گرتے ہیں اور تمہاری نظر جما کر دیکھنے سے وہ بند ہونے جاتے ہیں۔ تب تم یقین کر لو۔ کہ وہ حالت خواب مقناطیسی میں داخل ہونے والا ہی ہے۔ اس لئے تم عمل کئے جاؤ۔ تا وقتیکہ اس پر غنودگی سی پیدا نہ ہوجائے۔ اور بار بار پلک گرنے لگ کر آنکھیں بالکل بند نہ کرلے۔ اس کے بعد دفعتاً اس کے حواس معطل ہوجائینگے اور دو ایک بڑے پاس لیکر حالت خواب مقناطیسی میں ہوجائیگا۔ اب اور زیادہ پاس نہ کرو۔ بلکہ اپنے معمول کو دس منٹ کے لئے آرام سے سونے دو تاکہ خواب گہرا ہوجائے۔ اس عرصہ کے بعد آہستہ سے دریافت کرو کیا تم سوتے ہو۔ اگر اس طرح وہ جاگ جائے۔ تو جان لو کہ وہ حالت مقناطیسی میں نہیں ہے۔ بلکہ نشست موقوف کرکے اس کو ڈیمیگنیٹائز کردو۔ اگر وہ سوتا رہے۔ اور جواب نہ دے۔ تو بلاشبہ درجہ سوم کی شاخ الف میں داخل ہونے والا ہے ایسی حالت میں اس کو آدھ گھنٹہ تک ہونے دو۔ اور اس کے بعد الٹے پاس کرکے عمل اُتارو لیکن ہم اس وقت تیسرے درجہ کا اس کے خالص اور سادہ حالت میں ذکر کر رہے ہیں*

فرض کرو کہ تمہارا معمول بغیر جاگنے کے جواب دینا چاہیے کیونکہ یہ بات

مقناطیسی حالت کی اصلی شناخت ہے۔ اور یہ کہ جاگنے کے بعد اس کو تمہاری
باتوں کا کچھ حافظہ رہے۔ یہ بیان کردینا بھی ضروری ہے۔ کہ یہ بھی ممکن ہے
کہ تمہارا معمول تم کو اشارہ کرے کہ میں تمہاری باتیں اچھی طرح سمجھتا ہوں
مگر تاہم وہ ناراضگی ظاہر کرسکتا ہے۔ کہ مجھے دق نہ کرو۔ کیونکہ وہ یا تو بول ہی
نہیں سکتا یا اس کو تکلیف ہوتی ہے۔ اکثر مریضوں کو باتیں کرنا ناگوار ہوتا
ہے۔ کیونکہ خواب مقناطیسی میں بڑا آرام معلوم ہوتا ہے۔ خواہ مخواہ معمول کو بولنے
پر مجبور کرنا ہرگز مناسب نہیں مگر صرف یہ دریافت کرو۔ کہ کیوں وہ خاموش
ہے۔ یہ کام بآسانی ہوسکتا ہے۔ تم اپنے معمول سے دو تین سوال آہستہ آہستہ
اور صاف آواز سے کئی بار دریافت کرو۔ اور اپنے ہر ہاتھ کی انگلی مقام
گویائی پر جو ٹھیک آنکھوں کے نیچے واقع ہوتا ہوتا ہے۔ رکھو۔ ایسا کرنے
ہی معمول بولنے کی کوشش کریگا۔ اس طرح تم کو فوراً معلوم ہوجائیگا۔ کہ اُس کو
بولنے کی قدرت ہے یا نہیں۔ اگر اس میں گویائی کی طاقت نہ ہو۔ تو اس کو مجبور
نہ کرو۔ کیونکہ دو تین نشستوں کے بعد اس میں یہ قوت خود بخود پیدا ہوجائیگی

غرض کرو تمہارا معمول تمہارے سوال کا جواب اثبات میں دیتا ہے۔ یعنی
جب تم دریافت کرتے ہو کہ کیا تم سوتے ہو؟ تو وہ جواب دیتا ہے۔ کہ ہاں
تب اُس سے ایسے دوسرے سوالات کرو۔ جو اس کی ذات سے تعلق رکھتے
ہوں۔ یاد رکھو کہ ہر سوال کے درمیان معمول کو جواب دینے اور سوچنے کے لئے
وقفہ ضرور دو۔ یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کروگے۔ تو اس کا
دل پریشان ہوجائیگا۔ اور اس کے جوابات نہ صرف اس نشست میں بلکہ آئندہ
ناقابل اعتبار ہوجائینگے۔ اول مرتبہ صرف پانچ چھ سوال کرو۔ اور یعنی دریافت
کرو کہ آیا تم کو آرام سے نیند آتی ہے۔ کتنی دیر تک سونا چاہتے ہو۔ اور آیا تم کو میرے
عمل سے صحت ہوگی۔ جو کچھ باتیں تمہارا معمول کرے۔ اُن پر حتی الوسع عمل درآمد کرو
اور نشست بند کرنا چاہو تو اس سے پہلے کہدو کہ اب میں تم کو جگانا چاہتا ہوں

دفعتاً مت جگاؤ۔ بلکہ آہستہ آہستہ پیروں سے پاس شروع تک لیجاؤ۔ جو کچھ
معمول نے حالت خواب میں کہا ہو یا کیا ہو۔ اس کا تذکرہ اس سے ہرگز حالت بیداری
میں نہ کرو۔ جب دوسرے دن عمل کرو تو ٹھیک وہی وقت ہو جس وقت اگلے دن کیا
تھا اس طرح اس وقت پر عمل شروع کرتے ہیں۔ کہ جس وقت معمول اور ڈائل کا زیادہ
اثر قبول کرتا ہے۔ اگر تمہارا معمول عمل کے بعد جواب دے کہ ہاں سوتا ہوں تو
بغیر دوسرا سوال کئے پانچ منٹ تک لمبے پاس کئے جاؤ۔ اس طرح نیند
اور بھی گہری ہو جائیگی۔ پھر وہی سوالات کرنے چاہئیں جو روز ما سبق کئے تھے
اس کے بعد دریافت کرو کہ کیا تم اپنا مرض دیکھ سکتے ہو اور بتا سکتے ہو کہ وہ
کہاں ہے۔ اگر مریض اثبات میں جواب دے۔ تو فوراً جان لو کہ وہ پانچویں درجہ یعنی
اندرون بینی میں ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ عملدرامد کرنا چاہیئے جو آئندہ ہم بیان
کرینگے۔ یہ بھی اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ مریض جو تیسرے یا چوتھے درجہ میں ہوں تھوڑی
دیر کے لئے اندرون بینی کے آثار ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ اکثر یہ حالت دو تین لمحہ ہی
رہتی ہے۔ مگر ان کی بیماری کا حال جاننے کو کافی مہلت ہوتی ہے گویا خدا نے ان کا مرض
دور کرنے کے لئے ہی وہ قوت معمول کو قلیل عرصہ کے لئے بخشدی ہے جب تم کسی
مریض کے علاج کے لئے عمل کرو۔ تو ہمیشہ اس تلاش میں رہو اور موقعہ کو ہاتھ سے
نہ دو۔ کہ کب مریض اپنے مرض کے متعلق حالات بیان کرتا ہے اور در حقیقت
اگر عامل اس موقع کو ہاتھ سے دیتا ہے تو وہ گناہ کرتا ہے۔ کیونکہ اندرون بینی
ایک چشم زدن میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور فوراً ہی معدوم ہو جاتی ہے کیونکہ
رحمت کا فرشتہ ایک مرتبہ دروازہ پر دستک دیگا۔ اگر دربان نہیں سنتا تو فرشتہ
شاید ہمیشہ کے لئے جاتا رہیگا۔ اور اس طرح مریض کا بڑا نقصان ہوگا۔

ہم نے اکثر عاملوں کو یہ شکایت کرتے سُنا ہے۔ کہ ان کو خاص قسم کے لوگوں
پر خواب طاری کرنے میں سخت مشکل لاحق ہوئی۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ عاملوں کا
ہی قصور ہے وہ اپنے طریق عمل درست نہیں کرتے۔ انکو کبھی خیال نہیں آتا

کہ نشست کے وقت ان کا مریض کس سمت کو بیٹھا ہے ڈاکٹر کو یگوری اور دیگر عالموں کا قول ہے۔ کہ یہ جاننا بڑی ضروری بات ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خواب کی حالت میں صحیح سمت جسم کے لئے مقناطیسی خط استوا ہے۔

اس بات کو تم خود قبول کر لوگے۔ کہ جب لوہے کا ایک بیجان ٹکڑا زمین کی مقناطیس سے اس قدر متاثر ہوتا ہے۔ تو جسم انسان ایسا نازک اور پیچ در پیچ اعضا کا مجموعہ ہے کس قدر متاثر ہوتا ہوگا۔ اس بات پر کوئی بھی اعتراض نہیں کر سکتا۔ معمولی سائنٹسٹ بھی تمکو یہ بات بتا دیگا کہ اگر تم لوہے کا ٹکڑا ٹھیک ٹھیک میگنیٹک میریڈین میں (یعنی ایک سرا ٹھیک جانب شمال اور دوسرا جانب جنوب رکھا جاوے) رکھو گے تو کچھ عرصہ کے بعد وہ لوہا خود مقناطیسی ہو جائیگا۔ اور اس کو الٹ کر یعنی شمال سر جنوب کو اور جنوبی شمال کو میگنیٹک میریڈین میں رکھدو گے تو سب اثر جاتا رہیگا۔ اور پھر معمولی لوہا ہو جائیگا۔ اس سائنٹیفک مثال سے صاف ثابت ہے۔ کہ ہر وقت شمالاً جنوباً آسمانی مقناطیس کی لہریں مقناطیسی میریڈین میں موجزن رہتی ہے۔ کیونکہ لوہے اور مقناطیس پر تجربہ کر کے ثابت کر سکتے ہیں۔ اور نہایت ہی قلیل زمانہ میں سنگ چمبق سے اثر منتقل کرا سکتے ہیں۔

پس اگر نہایت طاقتور مقناطیس بے قوت کیا جا سکتا ہے اور معمولی لوہا مقناطیس بن سکتا ہے۔ تو سب سے بڑی چمبق ایسی زمین کا جسم انسان پر کیسا اثر ہوتا ہوگا۔ پس جو اشخاص خالی کرہ زمین کے باشندے ہوں۔ ان کو شمالاً جنوباً سونا نہایت مفید ہے۔ ہمارا ایک آئرش[2] دوست جو کہ ایک سو چار سال ہو کر مرا اپنی طویل عمری کا باعث یہ بیان کرتا تھا کہ میں ہمیشہ ٹھیک شمال کو سر کر کے سوتا ہوں۔ اس بات کی تائید میں ولایت کے اخبار ریلڈر کا ایک نامہ نگار یوں لکھتا ہے کہ "آپ کے نوٹس کے متعلق وفات ڈاکٹر جوبس دان ڈیم فشو بلو میں

[1] مقناطیسی خط استوا یعنی وہ خط مقناطیسی جو زمین کے شمالاً جنوباً دو برابر حصہ کرتا ہے

[2] تیریز آئرلینڈ کا باشندہ ۱۲۵۔

جو بعمر ۱۰۹ سال بمقام ہچدگ واقع ہوئی۔ جس کی (یعنی طویل عمری) وجہ وہ شمالاً جنوباً سونا بیان کرتے ہیں۔ تو آپ نے وہاں بیان کیا ہے۔ کہ اس کے متعلق دیگر اشخاص کی بھی رائے طلب کرنی مناسب ہے +

جرمنی کے مشہور ڈاکٹر ریلیک نے (جو اوڈ ایل کی قوت کے دریافت کرنے والے ہیں) اپنی کتاب موسومہ ٹری سرحدان میگنٹزم میں نہایت ہی دلچسپ اپنے تجربات متعلق سونے کے لکھے ہیں کہ انسان کو کس سمت پیر کرکے سونا واجب ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ اگر مقناطیس اور بلور تیز حس آدمیوں پر ایسا بدیہی اثر کرتے ہیں تو زمین کی مقناطیس جس کے سبب سے سوئی میں اثر آجاتا ہے کس قدر اثر حیوانی اعصاب پر کرتی ہوگی۔ اس کے آگے انہوں نے اپنے مختلف تجربات بیان کئے ہیں۔ ان معمولوں میں بیمار اور تندرست دونوں اقسام کے لوگ تھے لیکن بخوف طوالت ہم ان کے تجربات کا ذکر چھوڑ دیتے ہیں۔ ہاں صرف یہ لکھنا ضروری ہے۔ کہ ان کی سمت بستر کی نسبت کیا رائے ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ شمالاً جنوباً پلنگ رکھنے کے علاوہ سب حالتیں نامناسب ہیں مگر شرقاً غرباً بہت ہی برا ہے (یہ شمالی کرہ ارض کی بابت ذکر ہے جنوبی کرہ میں ممکن ہے کہ اور حالت ہو) اس کرشمہ کا سبب آسانی سے اس بڑی مقناطیس میں پایا جا سکتا ہے۔ کہ جو زمین اور اس کے کرہ باد سے بنتا ہے جسکو انگریزی میں ٹیرسیٹرل میگنٹزم کہتے ہیں۔ یہ مقناطیس تندرست اور بیمار دونوں اقسام کے تیز حس لوگوں پر ایک خاص قسم کا اثر کرتی ہے جو ان کے آرام میں خلل ڈالنے کے لئے کافی طاقتور ہوتی ہے بیمار لوگوں کے دوران خون اعصابی حرکتوں کو روکتی ہے اور دماغی قوتوں کی ہمواری میں خلل کر دیتی ہے۔ اکثر لوگ سو کر اٹھتے وقت کہا کرتے ہیں کہ معلوم نہیں رات کیا ہوا نیند نہیں آئی لیکن جب زمین کی مقناطیس سے واقفیت ہو جاتی ہے "یہ لفظ معلوم نہیں" معدوم ہو جاتا ہے ہمارا اپنا تجربہ یہ ہے۔ کہ جب ہم شمال کو سر کرکے سوتے ہیں۔ تو صبح کو نہایت

بشاش ہوتے ہیں۔ ہم کو اکثر لوگ ملے جو شمال کو سر کر کے سوتے تھے۔ اور ان کو
کسی دن جلدی صبح جاگنے کی ضرورت ہوتی ہے تو اپنے سر کو جنوب کی طرف
کر لیتے ہیں۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ کیوں ان کو اس روز نیند بھی نہیں آئی۔ صرف
وہ یہ جانتے ہیں کہ ان کی آنکھ بار بار کھلی ایسے لوگ تو ہر شخص کو روزمرہ مل سکتے
ہیں جو اپنے خاص مکان اور چارپائی کے سوائے دوسرے مقام پر دفعتاً جگہ تبدیل
کر دینے پر رات کو آرام سے نہیں سو سکتے۔ اس کی وجہ ہے کہ ان کو اپنے مکان
اور اسباب وغیرہ کی مقناطیس موافق آئی ہوئی ہے۔ ہم سے ایک دوست
نے ایکمرتبہ بیان کیا تھا۔ کہ ملک روس کے ایک ہسپتال میں چند نہایت ہی نیز حس
مریض تھے۔ جنکو جلدی آرام ہوتا جاتا تھا۔ اتفاقاً جس حصہ عمارت میں ان کے پلنگ
تھے۔ وہاں سے اٹھا کر دوسرے حصّہ میں اٹھا کر لیجانے کی ضرورت پڑی مگر
وہاں جاتے ہی اُنکی تندرستی میں فرق آنا شروع ہوُا۔ بلکہ مرنے کے قریب پہنچ گئے مجبوراً
انکو وہاں سے اُٹھانا پڑا جب سبب دریافت کیا۔ تو صرف یہ تھا۔ کہ وہاں انکے
پلنگوں کے سرہانے شمال کی طرف تھے۔ ہم نے یہ بھی سُنا ہے۔ کہ اکثر جب گھوڑوں
کی جگہ شمالی جنوبی یا مشرقی مغربی تبدیل ہو جاتی ہیں۔ تو وہ اندھے ہو جاتے
ہیں ہمارا خیال ہے کہ شمالاً جنوباً سونے عمدہ غذا کھانے ٹھیک وقت
پر آرام کرنے سے طویل عمری حاصل ہو سکتی ہے۔ بہتر ہو کہ اس مضمون پر
محکمہ تعمیرات کے لوگ غور کریں۔ ضرور نئے نئے نتائج پیدا ہونگے ہم
اس قانون قدرت کی امداد میں بے تعداد وقوعے بیان کر سکتے ہیں۔ لیکن
ہم اپنے صدہا مشاہدات میں سے ایک بیان کرتے ہیں۔ جو ہر طرح کافی ہو گا
ایک ڈاکٹر صاحب کی بی بی کو یہ شکایت تھی کہ عمر کو ہمیشہ اس کے سر میں
درد ہوتا تھا۔ چونکہ وہ ہر طرح سے تندرست و جوان معلوم ہوتی تھی اس لئے ہم
کو سخت تعجب ہوُا۔ جب ہم نے ہر طرح کے سوالات کئے تو معلوم ہوُا۔ کہ وہ اپنی تمام
عمر جنوب کو سر رکھکے سوتی تھی ہم نے اس کو بتایا کہ شمال کو سر کر کے سونا چاہیئے

اس بات پر سب لوگ ہنس پڑے۔ اُس نے کہا کہ تمہاری خاطر سے آزمائیش کرونگی، دوسرے ہی دن اس نے سب کے سامنے صاف بیان کیا کہ بیشک اپنی عمر میں اوّل مرتبہ میں بلا درد اٹھی ہوں، اور اب تک اُس ہی سمت کو سر کرکے سوتی ہے۔ پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی، اور اب سابق کی نسبت خوب تندرست ہے۔

نیز جس لوگوں پر مقناطیسی اور تمام اقسام کی اوڈیلک اثروں کا درجہ اثر پذیری درحقیقت تعجب انگیز ہوتا ہے۔ لیکن عامل کو عمل کرنے وقت ہمیشہ خبردار رہنا چاہیئے کہ کوئی بیرونی اثر مریض پر پڑنے نہ پائے۔ اس لئے عمل کرتے وقت ہمیشہ خبردار رہنا چاہیئے کہ کوئی بیرونی اثر مریض پر نہ پڑنے پائے۔ اس لئے عمل کرتے وقت اپنے کمرے میں معمول کے سوائے صرف ایک شخص اندر آنے دینا چاہیئے۔ اور اس کو بھی جہاں تک ممکن ہو فاصلہ پر بیٹھنے دینا واجب ہے کیونکہ اکثر لوگ مرض کی تندرستی کے خلاف اثر ڈالتے ہیں اور وہ خود اس کو نہیں جانتے اس قسم کا ایک معاملہ ہوشنگ آباد میں واقع ہوا تھا جس کو وہاں کے سول سرجن نے اخبار ہوم وارڈ میل میں لکھا تھا چونکہ وہ نہایت دلچسپ ہے۔ اس لئے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

ایک عورت ننّھی نامی جس کی عمر قریباً ۲۴ برس کی تھی، اور جس کی شادی کو بارہ سال کا عرصہ گذرا تھا۔ شادی کے دو سال بعد تک اپنے خاوند کے گھر نہیں گئی تھی جب سسرال گئی۔ تو آٹھ روز کے بعد ایک رات کو بیہوش ہو گئی اور تین چار روز تک یہی حالت رہی جب اس کو ماں کے گھر پہنچا دیا گیا تو وہ تندرست ہو گئی اس کے بعد وہ اکثر تین چار سال تک سسرال جاتی رہی مگر جب وہ وہاں گئی اور بیہوش ہوئی۔ وہ اپنے خاوند سے محبت کرتی تھی۔ اور وہ بھی اس سے محبت کرتا تھا مگر جہاں وہ اس کے سامنے گیا اور اس کی حالت دگرگوں ہوئی حتیٰ کہ کچھ عرصہ بعد وہ بالکل بیجان اور کمزور ہو گئی

اس لئے اس کے والدین نے عدالت سے یہ درخواست کی کہ اس کا نان نفقہ
مقرر ہو جائے تاکہ وہ علیحدہ رہے جس وقت کہ وہ عدالت میں موجود تھی
اس ہی وقت اس کا خاوند آگیا اور وہ فوراً بیہوش ہو گئی اور سول سرجن ڈاکٹر
کلن صاحب کے پاس ہسپتال میں معالجہ کے واسطے بھیجی گئی جہاں انہوں نے
کمال غور سے اس کا علاج کیا جب وہ اس حالت میں ہوتی تھی اس کی نبض ٹھیک
ہوتی تھی، سانس معمولی طور پر چلتا تھا اور جسم ملائم، مگر وہ کچھ نہ کھا سکتی تھی
اس خیال سے کہ کہیں وہ مکر نہ کرتی ہو، مختلف اقسام کے تجربے کئے گئے
جس وقت ہسپتال میں وہ اپنے پلنگ پر منہ ڈھکے لیٹی ہوئی تھی، تو اچانک
کے خاوند کو بھیس بدلوا کر اور منہ چھپا کر اُدھر کو نکالا جاتا تھا، تب وہ فوراً کہہ دیتی تھی
کہ مجھے اس کی موجودگی محسوس ہوتی ہے۔ اس کی حالت بگڑنے لگتی تھی، گو وہ
اس کو نظر نہ آتا تھا۔ دوسرے دن پھر دھوکا دیکر یہ تجربہ کیا گیا مگر درحقیقت
بیہوش ہو گئی۔ جہاں اس کا خاوند وہاں سے گیا، اور وہ تندرست ہو گئی ہر طرح
آزمائشیں کی گئیں کہ اُس کو اپنے خاوند کا اثر کہاں تک محسوس ہے چنانچہ جب
کبھی کنسٹبل کے بھیس میں منہ چھپا کر اُسکے سامنے لائے اور اس کی نظر عورت
پر پڑی اور وہ بیہوش ہوئی یہ تجربات عرصہ ایک ماہ تک ہوتے رہے اور آخر کار
اطباء کی یہ رائے قرار پائی کہ اس کا خاوند نادانستگی میں اس کو مسمرائز کرتا ہے
عدالت نے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ اُس کا خاوند کے ساتھ رہنا غیر ممکن ہے اس لئے علیحدگی
نان نفقہ مقرر ہو جائے اس کے خاوند سے کہا گیا کہ چونکہ تم یہ اثر ڈالتے ہو اسلئے
کوشش کرو کہ خراب اثر نہ پڑے جب اُس سے کہا کہ تم میں یہ قوت ہے
تو وہ خوف زدہ رہ گیا، اپنے حواس پر اور کسی طرح قابو حاصل نہ کر سکا۔
جس قدر تم اس علم میں ترقی کرتے جاؤ گے اُسیقدر تم کو معلوم ہوتا
جائیگا کہ نہ صرف انسان بلکہ ہر ایک شئے جو ہمارے اردگرد موجود ہے کسی
نہ کسی قسم کا اوڈ ایک اثر ہم پر ڈالتی ہیں، بعض اشیاء ایسا زبردست اثر ڈالتی

ہیں کہ نہایت ہی کند حس والے اشخاص بھی محسوس کرتے ہیں رائی کے دانہ
کے برابر مشک اس کمرہ میں رکھدو تو ہم میں سے ہر شخص اسکی موجودگی
دریافت کریگا۔ مگر شاید کافور کی نسبت ایسا نہ ہو یہ تفاوت کیوں؟ اسوجہ
سے کہ لوگوں کے حواس کی تیزی اور کندی میں فرق ہے۔ بعض ایسے تیز
حس لوگ موجود ہیں جو ہر شئے کا اثر معلوم کر لیتے ہیں۔ اور بعض چمڑے کاغذ
وغیرہ کا اثر محسوس نہیں کر سکتے ہم لوگ اعلیٰ قدر مراتب ایسے اثروں کے
محسوس کرنے کیلئے تیز حس ہیں۔ اگر تم کو یہ شک ہو کہ کاغذ ریشم وغیرہ میں
اوڈ ایلک کا اثر نہیں ہوتا تو بڑے بڑے کارخانوں میں جاکر دیکھو جہاں
یہ مال زیادہ مقدار میں رکھا رہتا ہے ٭

اس ہی طرح ہر جاندار اور بیجان اشیاء میں اس کا خاص اثر ہے اور
اکثر ایسے تیز حس لوگ موجود ہیں جو اشیاء کی موجودگی صرف ان کی اوڈ ایل
سے معلوم کر لیتے ہیں۔ ایک عورت جس سے ہم واقف ہیں اسکو بلی سے ایسی
نفرت ہے کہ جہاں وہ مکان میں آئی۔ اور اگر وہاں بلی ہوئی تو وہ فوراً بتا دیتی ہے
کہ کمرہ میں بلی موجود ہے۔ اس کو ایسے مکان میں لیجاؤ جو اسباب سے خوب بھرا ہو
اور بلی کیسی ہی نظروں سے پوشیدہ ہو خواہ کسی الماری میں بند کیوں نہ ہو مگر
وہ فوراً دریافت کر لیتی ہے بعض اوقات لوگوں نے اس کو جھوٹا بھی بنایا
کیونکہ تلاش کرنے پر بلی کمرہ تو کیا مکان میں بھی نہ ملی مگر وہ ضد ہی کئے گئی
کہ ضرور بلی موجود ہے۔ کیونکہ اس کا اثر اعصاب پر پڑتا ہے۔ مگر جب خوب
تلاش کی گئی تو وہاں بلی ضرور ملی۔ یہ طاقت اس عورت میں اوائل عمر سے موجود ہے
مگر وہ یہ نہیں جانتی کہ یہ کیا بات ہے۔ درحقیقت بلیاں اثر مقناطیسی کو بہت
متزلزل کرنیوالی ہیں اس لئے وقت عمل ہرگز کمرے میں نہ آنے دینا چاہیئے اور نہ کسی
مریض کے کمرہ میں رہنے دینا واجب ہے ہندوستان میں عام دستور ہے کہ زچہ خانہ
میں بلی کو نہیں جانے دیتے کیونکہ نوزائیدہ بچہ بہت ہی تیز حس ہوتا ہے اس کے اثر

مقناطیسی کو خراب کر دینا بہت ہی مہلک ہے

چند سال گذرے مسٹر جان جونس مسمریزم نے لنڈن میں گھونگھوں کے اوڈ ایلک اثر کا امتحان کیا تھا

یہ امتحان کئی سال تک ہوتا رہا تھا اس کے حالات ایک شخص نے مختصراً تجربہ بھی کئے ہیں جو اس وقت ہمارے روبرو رکھے ہیں انہیں سے ہم حسب ذیل انتخاب درج کرتے ہیں۔

مسٹر جونس نے چار مختلف تیز حس معمولوں پر گھونگھوں کی تاثیر کا اثر آزمایا ان کو اس قسم کے تجربات کرنے کی ترغیب اس طرح ہوئی۔ کہ ان کا بیٹا ایک عورت کو اپنا گھونگھوں کا مجموعہ جو اُسنے شوقیہ جمع کیا تھا۔ دکھا رہا تھا۔ کہ یکایک عورت کے ہاتھ میں درد ہونے لگا طریقہ تجربوں کا یہ تھا۔ کہ ایک سمندری گھونگا اسکے ہاتھ پر رکھ دیا۔ پانچ منٹ بعد انگلیاں اینٹھنے لگیں اور ہاتھ اکڑ گیا اور درد شدید ہونے لگا یہ درد کندھے سے انگلیوں تک پاس کرنے سے جاتا رہا مگر پاس کرنے وقت مس ہو کرنا چاہیئے ایک روز انکے لڑکے نے تیس گھونگے خریدے۔ شام کیوقت انہوں نے تجربہ کیا کہ گھونگھے سے معمول کے ہاتھ سر میں درد ہوا۔ اور بیہوشی طاری ہونے لگی اس نے معمول کو ایک کوچ پر لٹا دیا۔ اور گھونگے میز پر سے اٹھا کر کارنس پر اس ہی ترتیب سے رکھدئے جس ترتیب سے ان سے تجربات کئے گئے تھے تھوڑی ہی دیر گذری تھی معمول نے جو ابھی بیہوش پڑی تھی اپنے دونوں ہاتھ گھونگھوں کی طرف کو پھیلا دئے۔ اس نے اس کے ہاتھ پھر جیبوں کے تیوں کر دئے۔ مگر پھر ہاتھ اٹھ گئے۔ بلکہ کل جسم ادھر کو کھینچنے لگا لیکن پھر اُسنے اس عورت کو دوسرے کمرے میں پہنچا دیا۔ دونوں کے درمیان نو انچہ موٹی دیوار فاصل بھی تھی۔ لیکن پھر بھی جسم گھونگھوں کی طرف کھینچا غرض اس ہی طرح مختلف مکانوں میں تجربہ کیا گیا۔ اور ایک ہی نتیجہ پیدا ہوا جس مکان میں معمول کو لیگئے۔ اس کا جسم گھونگھوں کی طرف ہی کو کھنچا معمول چار روز برابر

بیہوش رہا۔ صرف کبھی کبھی چند لمحوں کے لئے ہوش آیا۔ تیسرے دن وہ ہاتھ جس میں گھونگا پکڑا تھا۔ سوجگیا اور سیاہ رنگ کے داغ اسپر نمودار ہوگئے۔ چوتھے دن وہ نشان تو غایب ہوگئے۔ مگر زرد نشان باقی رہگئے۔

چنانچہ اس قسم کا اثر مختلف قسم کے پتھروں اور لکڑیوں میں بھی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ خاص لوگ خاص قسم کی چیزوں سے رغبت یا نفرت رکھتے ہیں۔

ہماری غرض مذکورہ بالا باتوں کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ مذکورہ صدر درجہ میں اور اس درجہ میں جو ہم اس کے بعد بیان کرینگے۔ عمل کرتے وقت خوب خیال رکھنا چاہیئے کہ کمرہ معمول کے قریب آیا ایسا جانور یا شے موجود نہ ہو جو اسپر مخالف اثر پیدا کرے۔ اگر معمول کی نشست کی سمت کا اور ان باتوں کا خیال رکھا جائے تو آئندہ مراتب میں جن کا ہم آئندہ ذکر کرینگے بڑی مدد ملیگی اکثر عامل جو نہایت ہی عالم اور سائنٹسٹ ہونیکا دعوی رکھتے ہیں۔ ان باتوں کا قطعی خیال نہیں کرتے۔ اور جب ناکامیابی ہوتی ہے۔ تو نہایت تعجب ظاہر کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے بہت ہی کم مریضوں کو شفا ہوتی ہے اگر بالفرض محال ہو بھی جاتی ہے تو دیرپا نہیں ہوتی۔

حالت خواب بیداری

اس حالت یعنی مرتبہ چہارم اور اس حالت میں جس کا ہم باب نہم میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ بڑا فرق ہے کہ اس میں قوت مدرکہ موجود ہوتی ہے آنکھیں علی العموم کھلی رہتی ہیں۔ اور مریض بالکل جاگتا ہوا معلوم ہوتا ہے اس ہی لئے

اس حالت کا نام خواب بیداری رکھا گیا ہے۔ اس حالت میں جو خیال بذریعہ قوت ارادی عامل پر ڈالتا ہے، معمول وہی معلوم کرتا ہے۔ مثلاً اگر ایک تلخ چیز معمول کو کھلائی جائے اور عامل یہ چاہے کہ معمول کو شیریں معلوم ہو تو ممکن نہیں کہ اس کو ذرا بھی تلخ معلوم ہو۔ اگر عامل چاہے، کہ ایک لکڑی معمول کو پلاؤ یا کسی اور لطیف کھانے کا مزہ دے تو بلاشبہ اس کو وہی مزا آئیگا۔ معمول خواہ تین دن کے فاقے سے ہو، مگر عامل اس کو نہایت درجہ سیر کرا سکتا ہے، اور یہ خیال تب تک قائم رہ سکتا ہے جب تک عامل اسکو دور کرنا نہ چاہیئے۔

اس ہی قسم کے واقعات اکثر فقیروں اور ولیوں کی خرق عادات اور کرشمے شمار ہوتے ہیں، کیونکہ عوام اس کی اصلیت سے واقف نہیں ہوتے۔

یہاں یہ کہہ دینا بھی ضروری ہے، کہ مریض میں یہ حالت یعنی اس کی شاخ الف پیدا کرینگے، عمل میں خامی ہونے سے خرابی عظیم واقع ہو جاتی ہے، اگر ناجائز وسائل سے یہ مرتبہ پیدا کیا جائیگا، تو معمول کی آئندہ ترقی مسدود ہو جائیگی۔ ناجائز وسایل سے مراد ہماری اہلیگر یا پولاجی، ہپ نوٹزم ا (Hypnotizm) آٹو مسمریزم (Automesmerizm) وغیرہ وغیرہ سے ہوتی ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر کریگوری نے اس مریض کی نسبت جو اس درجہ کی شاخ الف میں مذکورہ بالا وسائل میں سے کسی کے ذریعہ یا بجائے اصلی طریقہ مسمریزم کے کسی اور طریقہ سے کیا گیا ہو یوں لکھتے ہیں، کہ اگر مریض صرف اس درجہ تک مسمرایز کیا جاتا ہے، کہ اس پر خیال اندرونی اثر کر جائے، تو یہ وحشیانہ طریقہ ہے (میں لفظ وحشیانہ استعمال کرتا ہوں کیونکہ مجھ کو اس سے قطعی مخالفت ہے) کبھی ان مصنوعی وسایل سے جن کا اوپر ذکر ہوا یہ حالت پیدا کرنی چاہیئے۔

لہ علم مسمریزم کا وہ طریقہ جسمیں معمول کے جذبات و افعال پر عامل بذریعہ قوت ارادی قابو حاصل کرتا ہے

پس یاد رکھو کہ اگر تم اپنے معمول میں یہ حالت بذریعہ اصلی طریقہ مسمریزم
کے پیدا کی ہے تو نہایت اچھا کیا ہے۔ اس لئے اس کو مسمرایز بادی مسمرایز
بذریعہ خیال کے یعنی دل ہی میں یہ حکم دے کر "سو جاؤ" "اٹھ بیٹھ" نہ کرو۔ بلکہ
معمولی طور سے بذریعہ پاسوں کے عمل کرو۔ اور آئینہ و مقناطیسی قرص وسکہ جات
ہرگز استعمال نہ کرو۔ ان کا استعمال سخت مضر ہے۔ اکثر اشخاص کا گمان ہے۔ بلکہ اکثر
سائنٹسٹ بھی کہتے ہیں کہ مسمرک حالت صرف کسی خاص شے کی طرف جما کر
دیکھنے سے پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ دیکھنے دیکھنے آپٹک نرو optic nerve
یعنی رگ بصارت تھک جاتی ہے اور اسطرح نروس سسٹم میں اس سے خلل واقع ہو جاتا ہے کہ
دماغ کچھ عرصہ کیلئے اپنے کام سے معطل ہو جاتا ہے کیونکہ دماغ ممدق میں فرق ہو جاتا ہے
مگر یہ محض فضول اور واہیات بات ہے جو ناواقفوں کے لئے موزون ہے
ہاں یہ واقعی بات ہے کہ ایک ہی طرف یا شے پر ٹکٹکی باندھ کر انسان کو نیند
آجاتی ہے جس طرح سر پر آہستہ آہستہ تھپکی دینے سے نیند آجاتی ہے
مگر یہ مسمریزم نہیں ہے۔

مسمریزم ایک دماغ سے دوسرے دماغ میں وِل فلوڈ داخل کرنے
کو کہتے ہیں۔ اکثر حالتوں میں خاص اہتمام کے کرشمے پیدا ہوتے ہیں معمولی
اور اعلےٰ طریقے یعنی بذریعہ پاسوں کے عمل کرنے کے سوا ایسے اور اوچھے وسائل
سے یہ نتیجہ پیدا کرنا مقناطیس کو بیرحمی سے خراب اور برباد کرنا ہے جس کو
مستعمل کر کے کوئی عمسمریزم کا عامل گنہگار ہوگا۔

یہ ہم بھی جانتے ہیں کہ اس درجہ میں بذریعہ اندرونی حکم معمول پر عمل کرنے
کے لئے خاص لالچ عامل کے لئے موجود ہیں۔ کیونکہ ذرا خیال کرو۔ اور معمول نے اس کی
تعمیل کی۔ بیشک مزہ اور تماشہ ہے کہ تم اپنے دل میں خیال کر کے اگر

اور معمول کی نظر کسی جگہ باندھتے ہیں جہاں کو خواب کرنے کا طریقہ ہے اپنے اوپر خود خواب طاری کرنا اس کو
سیاہ مسمریزم بھی کہتے ہیں۔ یہ طریقہ نہایت خطرناک ہے۔

فوراً مردہ کی طرح گر پڑے یا نشست میں دفعتاً کھو گئے "جاگ جا" اور فوراً مقناطیسی حالات سے اصلی حالت میں آجائے، مگر اس طرح معمول کے نروس سسٹم پر جو کچھ اثر ہوگا۔ وہ ہم خود تمہاری سمجھ اور انصاف پر چھوڑتے ہیں علاوہ ازیں بذریعہ پیش یا سجشن مریض کا علاج کرنے سے اس کے حسن کو خیال کی تعمیل کرنے کے لئے تعلیم دینا ہے۔

اس طرح اول درجہ کی شاخ الف میں ہی رہیگا۔ اور آئندہ اس میں مفید تر درجہ پیدا نہ ہو سکیگا۔ بلکہ اگر مریض کو بذریعہ لانگ پاسوں سلاؤ گے اور جگاؤ گے تو اس سے یہ کرشمے نہایت مکمل حالت میں ظاہر ہونگے اور گمان غالب ہے کہ اعلےٰ درجہ میں ترقی کر جاوے جہاں نہایت عجیب کرشمے نظر آویں +

جب ایک دفعہ اصلی طریقہ سے معمول میں یہ حالت پیدا کر لو تو تجربات وغیرہ کرنے کے لئے صرف خیال استعمال کرنا مضر نہیں ہے مثلاً جب دیکھو کہ معمول تمہارے اثر کے قابو میں ہے۔ تو ایک سادہ ورقوں کی کتاب کو ورق گردانی کرتے جاؤ۔ اور یہ خیال کرو کہ تم ہندوستان کے مشہور اشخاص کی تصاویر اپنے معمول کو دکھا رہے ہو اور اس کے نام لیتے جاؤ پس جس قسم کی تصویر تم اپنے ذہن میں فرض کرو گے، تمہارے معمول کو اسی ہی قسم کی تصویر نظر آئیگی۔

اس ہی قوت کا نام عوام کے نزدیک نظر بندی ہے، مگر ایک جم غفیر پر حاوی آنیکے لیے بہت مشق کی ضرورت ہے، کیونکہ اس حالت میں مختلف مزاجوں کے لوگ موجود ہوتے ہیں، ایک شخص پر یہ عمل کرنا آسان ہے ہاں اگر صرف اسی ہی بات کا شوق کسی شخص کو ہو۔ اور علی العموم مسمریزم سے غرض نہ ہو، تو بہت علم اور عقل اور مشق کی ضرورت نہیں ہے معمولوں پر صرف یہ قوت آزمایا کرے، بہت جلد نظر بندی کرنی آجائیگی، مگر علم مسمریزم

۱ خیال ۲ آمادہ

اصلی میں ترقی نہ ہوگی

اس قسم کے قوسینی احکام جلدی جلدی یکے بعد دیگرے نہ دینے چاہئیں خاص کر اُس حالت میں جبکہ ایک واقعہ اور دوسرے واقعہ میں تعلق نہ ہو یعنی اگر تم اپنے معمول کو ذہنی تضاد پر دکھا رہے ہو تو دفعتاً اس کے خیال میں میز کے قریب دوڑتا ہوا چوہا نہ ڈالو کیونکہ جب تک ایک تصویر دماغ سے قطعی دُور نہ کر لو گے تب تک دوسرا خیال جو اول خیال کے قطعی خلاف ہو پیدا کرنا مضر ہے۔ ایسا کرنے کے لئے یہ لازمی نہیں ہے کہ معمول کو ڈی میگنٹائز کرو۔ بلکہ اس قدر اثر دور کرو جو دماغ کے صاف کرنے کے لئے ضروری ہو اور پہلے خیال سے بالکل صاف ہو جائے پھر فوراً ہی دوسرا تصور پیدا کر سکتے ہو۔ اثر سے رہائی دینے کے لئے ہم یہ ترکیب بتلاتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ معمول کے بائیں کندھے پر بایاں ہاتھ دائیں پر رکھو پھر استقلال کے ساتھ نظر جما کر دیکھو اور پھر بموجب ہدایت باب ہفتم عمل کرو یعنی بذریعہ اسپریشن یہ خواہش کرو کہ سابق خیال معمول کے دماغ سے نکل جائے پس اس کا دماغ اس خیال سے صاف ہو جائیگا اور چونکہ تم ذہنی طور پر کام لینا چاہتے ہو۔ اس لئے جسمانی سنجی حسین کا وہاں ذکر کیا گیا ہے۔ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ ہم بجز اس طریقہ کے ایک دماغ سے دوسرے دماغ میں و ٹل فلوڈ پہنچایا جاوے (یعنی حسب قاعدہ عمل کرنے اور اوتارنے کے) اور کسی طریقہ کو اصلی نہیں جانتے۔ اور یہی مسمریزم ہے۔ اس طریقہ کے علاوہ جس طریق سے بھی یہ حالت پیدا کی جائیگی مثلاً ہپنوٹزم وغیرہ سے تو اس کو چھٹے درجہ کی فضول یا خارج شاخ الف کہنا چاہیئے۔ اس طریقہ کی اصلیت اس فن کے ایک ماہر نے بیان کی ہے۔ اور چونکہ وہ تعریف مسمریزم کے اصلی طریقہ پر بھی حاوی ہے کیونکہ اس سے معمول پر جو حائل گو بالکل اپنی طبیعت پر اختیار دیتا ہے خواب طاری ہو جائیگا۔ سبب از روے فلاسفہ معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم

پورا انتخاب درج کرتے ہیں۔

موجودات کی تمام اشیاء و ہمیشہ جاری رہنے والا[1] الیکٹرو ایٹ ماسفرک شعاع کم و بیش تمام انسانوں پر بموجب اپنی مقامی حالت کے جس میں کہ وہ اپریشن قبول کرتی ہیں۔ اور دوسری چیزیں اثر ڈالنے کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اس لئے ہی خواب بیداری تندرستی بیماری، آرام، تکلیف اور مختلف اقسام کی حس جو انسانوں کا جسم معلوم کرتا ہے موثر کرتی رہتی ہیں۔

اس لئے جب کہ ہم اپنی توجہ خاص ایک شے کی طرف لگا دیتے ہیں اور ذہنی اور فزیکل طور پر چاروں طرف کی تاثیرات سے بے حس ہو جاتے ہیں تو اس طرف اپنی مرضی سے یا با اختیار خود اپنے مفعول بھر تنا سیاگ اس شے کی پازیٹو قوت بھر کے اثر قبول کرنے کے لئے جس سے ہم مشغول ہیں، نگیٹو ہو جاتے ہیں۔ اور تب غنودگی یا کوئی دماغی رتبہ یا کرشمہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حالت متعینہ میں الیکٹر نروس فلوڈ بذریعہ پھیپھڑوں اور معدہ کے دماغ میں بہ نسبت باہر نکلنے کے زیادہ آسانی سے پہنچتا ہے۔ لیکن جبکہ ہم ذہنی اور فزیکل ہوشیاری پھر قبول کر لیتے ہیں یعنی ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ تو اس خود مختاری طریقہ سے تنا سیاگ نوں کے تمام اشیاء کے اپریشن سے پازیٹو ہو جاتے ہیں۔ اسوقت بیداری معہ تمام ہمراہی خوبیوں کے موجود ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ذہنی اور اعصابی تیزی کی وجہ سے ہم بذریعہ دماغ الیکٹرو نروس فلوڈ نہایت جلد ہی سے باہر نکال دیتے

[1] یعنی جس کی حرکت کبھی بند نہ ہو[2] الیکٹر کہربائی[3] ماسفرک متعلق کرہ باد یعنی ایسی کہربائی شعاعیں جو کرۂ باد سے متعلق ہوں سیانکلیس یعنی اگر تمام اشیاء سے جو دنیا میں موجود ہیں۔ ایک قسم کا نور ہر وقت نکلتا ہو۔ اور اس کے ذروں میں جن سے کہ وہ شے[4] مرکب ہے۔ ہر وقت تبدیلی نہ واقعہ ہوتی رہتی۔ تو کوئی چیز پرانی یا بوسیدہ نہ ہو۔ کیونکہ کوئی چیز ایک ہی منٹ یک ہی لمحہ میں پرانی یا بوسیدہ نہیں ہوتی بلکہ مدت دراز میں آہستہ آہستہ ہوتی رہتی ہے۔ جس کو زمانہ کا کہتے ہیں۔

ہیں۔ اسقدر معدہ اور پھیپھڑے بہم نہیں پہنچا سکتے۔

اگر تم پیچھے بیان کی فہرست مدارج کو دیکھو گے تو اس حالت میں خواب بیداری کے متعلق ہم نے لکھا ہے کہ اس حالت میں عموماً آنکھیں کھلی رہتی ہیں لیکن یہ لحاظ ترتیب مدارج یہ حالت اس حالت کی شاخ (ب) سے متعلق ہے۔ مگر شاخ (ا) میں جس کا ہم اب تک ذکر کرتے رہتے ہیں۔ اور شاخ (ج) میں اس کے برعکس آنکھیں ہمیشہ بند رہتی ہیں، کیونکہ اس میں حالت بیرون بینی کا بھی کچھ اثر رہتا ہے۔

درجہ چہارم کی ہر سہ شاخوں کی جداگانہ خاصیتوں کا خوب خیال رکھنا چاہیئے۔ ان میں سے ہم اول شاخ کا خاص طور پر ذکر کرینگے۔ کیونکہ یہ ایسی حالت ہے جس کو ناواقف لوگ بڑے طور پر پیدا کر سکتے ہیں بڑے طور سے ہماری مراد اس قسم کے طریقوں سے ہے مثلاً آٹو مسمریزم ہیپ نوٹزم، الیکٹرو بایولاجی اور الیکٹریکل سایکولاجی بیشک اس حالت کو عام لوگ سایکولاجیکل حالت کہتے ہیں، مگر جیسا کہ ہم ابھی بیان کرنیکی کوشش کر چکے ہیں، اگر یہ حالت ناجائز وسایل سے پیدا کی جائیگی، تو زبردستی پیدا کی ہوئی مسمیرک حالت ہو گی۔ مگر ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ تم نے نقطاً ہماری ہدائیتوں کی پابندی کی ہے۔ اس لئے تمہاری ترقی ہرگز یہاں مسدود نہ ہو گی۔ پس تم کو استقلال سے متواتر نشستیں جاری رکھنی چاہئیں۔ اور ضرور تمہارا معمول اعلے مدارج کی طرف ترقی کرتا جائیگا۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ تم روشن ضمیری تک پہنچا چاہتے ہو جو عام عاملوں کی خواہش ہوتی ہے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو تو اپنے معمول پر تجربات کرکے جو اس حالت کے لئے مخصوص ہیں۔ معمول کی ترقی نہ روکو لیکن اگر تم یہ چاہتے ہو کہ وہ شاخ (ب) یا اس سے بھی اعلے حالت شاخ (ج) میں ترقی کرے کیونکہ صرف روشن ضمیری کے لئے آنکھوں کا کھلا

 اپنے آپ خواب طاری کرنا۔

رہنا نشان مانا گیا ہے جس میں خود بخود آنکھیں بند ہو جاتی ہیں یہ بتلاؤ تو
تمہارا مقصد ٹھیک ہے۔ کیونکہ اس کے بعد پھر حالت میں مریض کی آنکھیں
بند رہتی ہیں طریقہ ترقی دینے مدارج کا یہ ہے کہ ہر روز اپنے معمول کو
ایک گھنٹہ مسمرائز کرو۔ اور نشست شروع کرنے سے پیشتر کہدو کہ آنکھیں
بند کر لو۔ اس کے بعد ڈی میگنٹائز کر دو۔ اگر اس عرصہ میں تم نے بات نہ کی ہو تو
اچھا ہے۔

اندرون بینی

اندرون بینی یا اپنے جسم کے اندر دیکھنے کی قوت عمل کرنے قوت
خود بخود پیدا ہو سکتی ہے لیکن معمول کا کسی مرض میں مبتلا ہونا اس
حالت کے لئے ایک لازمی امر کے مرتبہ کو پہنچی ہوئی بات ہے اس حالت
میں معمول کو اپنے جسم اور دل کی اندرونی حالت مثل آئینہ کے روشن ہو جاتی
ہے اس حالت میں اپنا مرض کل بیان کر دیتا ہے۔ اور اکثر نہایت ہی موثر علاج
بتا دیتا ہے۔ اگر ایسا موقعہ تمہارے ہاتھ آئے تو ضرور اس سے فائدہ
اٹھاؤ۔ رائگاں نہ جانے دو۔ ضرور تمہارے ہاتھ سے بہت جلد شفا
ہوگی۔ یہ حالت بہت ہی تھوڑے عرصہ قائم رہتی ہے جہاں مریض نے اپنا حال
بیان کیا اور اپنا علاج بتایا پس یہ حالت فوراً معدوم ہو جاتی ہے۔ یہ حالت
تندرست آدمیوں میں شاذ و نادر ہی پیدا ہوتی ہے۔ ہاں جو شخص یوگ کرتا
ہے اور اپنے جسم کثیف سے جسم لطیف علیحدہ کر سکتا ہے۔ وہ ضرور اس
بات پر قادر ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ میں فرقہ تھیاسوفسٹ میں ایسے لوگ
موجود ہیں۔ جن کو ہم بھی جانتے ہیں۔ اس حالت کے پیدا ہو جانے سے یہ سمجھ
لینا چاہیئے۔ کہ یہ شخص ہی یا بیرون بینی کی حالت بھی بہت جلد شفا کریگی۔ کیونکہ

؎ یعنی علم مابعد الطبیعیات کا بذریعہ قوت تجلی کرنا۔ ۱۲

اس کے بعد ہی وہ روشنضمیری ہو جائیگی ؎

باب یازدہم

(حالت بیروں بینی یا روشنضمیری)

شاید مدارج علم مسمریزم میں روشنضمیری سب سے زیادہ دلچسپ حالت ہے۔ اس واسطے کہ تم اس کے مختلف درجوں سے خوب واقف ہو جاؤ۔ اپنے ذاتی تجربات اور دیگر ماہران فن کے تجربات پیش کرینگے اور جہاں کہیں کوئی بات مشکل یا تشریح طلب ہوگی وہ سمجھا دینگے۔ اس حالت کا نام برخلاف اندرون بینی کے بیروں بینی ہے۔ اول الذکر حالت میں وہ صرف جسم کے اندر دیکھ سکتا ہے۔ اور آخر الذکر میں باہر بھی دیکھ سکتا ہے جو شخص بلحاظ زمانہ اور فاصلہ کے اشیا اور اشخاص کو دیکھ سکتا ہے تو یہ بدیہی نتیجہ ہے۔ کہ وہ ضرور اپنے جسم میں بھی دیکھ سکتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے۔ پس اگر ایسی صورت ہو۔ تو معمولی درجہ ششم کی شاخ (ا) میں ہے اگر اس میں طاقت اندرون بینی ہو تو صرف حالت روشنضمیری کی شاخ (ب) میں ہے۔

اکثر حالت روشنضمیری اس طرح بھی پیدا کی جا سکتی ہے کہ جب معمول شاخ (الف) میں ہو تو اس کو ایک گلاس مسمرایز پانی میں نظر جما کر دیکھنے کی ہدایت کرو۔ خوش قسمتی سے کچھ برسوں کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ ہم نے ایک عورت میں اس ہی طریقہ سے حالت روشنضمیری پیدا کر دی تھی باوجودیکہ کوئی کوئی آثار اس حالت کے موجود ہونے کے نہ تھے۔ ایسی راز جو اور

چلبلی عورت میں یہ حالت دوسرے کسی طریقہ سے پیدا کرنا سخت مشکل تھا کیونکہ اس میں بے سو حالت فذب پیدا کرنا جو روشن ضمیری کے لئے اشد ضروری امر ہے مشکل تھا۔ اس لیئے گلاس پانی پر خوب مسمرائز کیا اور میز پر رکھکر اس کو کہا کہ اس میں کوئی خوب نظر جماکر دیکھو۔ چند لمحہ دیکھو چند لمحے گے بعد وہ بولی کہ یہ پانی روشن معلوم ہوتا ہے۔ ہم نے حکم دیا ہے۔ کہ برابر نظر جمائے دیکھتے جاؤ۔ کیونکہ ایک سکنڈ کے لیئے بھی توجہ کا علیحدہ کرنا منظور نہ تھا اس خیال سے کہ تم بھی آئیندہ کو اس قسم کے عمل کو پوری کامیابی سے کر سکو۔ ہم مفصل طریق درج کرتے ہیں۔ جو ہم نے کیا تھا۔ مگر بیان کرنے سے قبل یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ وہ عورت ہمارے مقام قیام سے جہاں عمل کیا تھا پاؤ میل کے فاصلہ پر رہتی تھی۔ اور ہم نے کبھی اس کا مکان نہیں دیکھا تھا۔ تاکہ یہ شبہ جاتا رہے۔ کہ جو کچھ اُس کو نظر پڑا۔ وہ ہمارے ذہنی خیال پڑھ لینے کا نتیجہ تھا جب ہم کچھ دیر عمل کر چکے تو ہم سے اور ہمارے معمول سے مفصلہ ذیل گفتگو ہوئی:۔

عامل۔ کیا اب بھی پانی ویسا ہی روشن ہے؟۔

معمول۔ نہیں اب صاف تر ہوتا جاتا ہے۔ مجھے کچھ نظر آتا ہے یہ ایک کمرہ ہے۔

عامل۔ صبر کرو اور برابر دیکھے جاؤ۔ ابھی بہت کچھ دیکھو گے۔ آنکھ مرکز سے نہ ہٹے۔

معمول۔ ارے یہ ایک کمرہ ہے میرا سونیکا کمرہ ہے کیسی عجیب بات ہے

عامل۔ کمرہ میں کوئی ہے۔

معمول۔ یہ کمرہ جیسا میں نے چھوڑا تھا ویسا ہی ہے۔

اس طرح کچھ عرصہ تک بغیر کسی تغیر کے نظارہ قائم رہا اور اس عرصہ میں ہم تصور کرتے رہے۔ کہ اس کی آنکھ گلاس سے نہ ہٹے۔ جب کوئی تبدیلی

واقع نہ ہوئی تو اس نے تحقیق کرچاہا کہ نظر ہٹالے مگر ہم نے خیال کیا جب نظارہ
ایسا ہی روشن قائم ہے تو ضرور کوئی ہی بات واقع ہونیوالی ہے۔ اور ابھی
خاتمہ نہیں ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ چلائی۔ ارے دروازہ کھلا۔ خاردار
پانی کی بوتل بھرنے کو اندر آئی ہے۔ اب وہ بوتل کو۔۔۔ نہیں نہیں ہاتھ
منہ دہونے کی تپائی پر نہیں کرتی تو بہ وہ کیا وہ کیا کرتی ہے۔ ارے
اُسنے دروازہ پر رکھ دیا اس کا مطلب ہے؟

عامل۔ تم اسکی طرف دیکھتے رہوگے تو اور کچھ نظر آویگا۔

معمول۔ اُف! میں اب اس کا مطلب سمجھی۔

اُس نے وہ قصہ دیکھ پایا جو میں میز پر آنے وقت چھوڑ آئی تھی اس
کے ورق لوٹ رہی ہے۔

عامل۔ اچھا اب وہ کیا کرتی ہے۔

معمول۔ اب بھی صفحہ اُلٹ رہی ہے تصویر دیکھ رہی ہے۔
مجھے امید ہے کہ وہ میرے خطوط نہ دیکھیگی کیونکہ کتاب کے مختلف
حصوں میں میرے منگیتر کے بہت سے خطوط رکھے ہوئے ہیں۔
تھوڑی دیر کے بعد وہ خاموش رہی اور پھر گھبرا کر بولی۔
او مکار لونڈی وہ میرا خط پڑھ رہی ہے۔ وہ لو۔ دوسرا خط کھولا۔
بڑی دغا بازی ہے۔

عامل۔ صبر کرو چپ رہو اگر تم اِدھر اُدھر دیکھو گے تو نظارہ معدوم ہوجائیگا
اور تم کو کچھ معلوم نہ ہوگا۔ کہ اُس نے کیا کیا۔

معمول۔ اس نے کتاب میں سے سب خط نکال لئے۔ مجھے اُمید ہے
کہ وہ پھر اسمیں رکھنا بھول جائیگی اور اس طرح میں فوراً گرا سے ملازم قرار
دے سکونگی۔ او ہو۔ وہ ان سب کو یکجا کتاب کے آخر میں رکھتی ہے۔ اور
وہ کمرے سے باہر جاتی ہے۔ شاید اُسے کسی نے بلایا ہے۔

عامل۔ لو لو اُسنے بوتل کہاں رکھدی؟

معمول۔کتاب کے قریب دروازہ پر رکھی ہے۔

عامل۔ ذرا دیر انتظار کرو شاید وہ یاد کرکے پھر واپس آئے۔ اس کے بعد کچھ دیر تک خاموش رہی۔

معمول۔ نہیں کمرہ میں کوئی نہیں۔ میں خیال کرتی ہوں۔ وہ واپس نہ آئیگی یہاں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہ لو وہ گم ہوا جاتا ہے۔

عامل۔ اب تم کو کیا نظر آتا ہے؟

معمول۔ کمرہ گم ہوگیا۔ ایک قسم کا کرہ بادبائی ہے۔ یہ لو وہ گم ہوگیا۔

عامل۔ بس اب جانے دو۔ جو کچھ تم نے دیکھا اس کے متعلق گفتگو کریں

خیر اس کے بعد ہم نے نشست ختم کی۔ زیادہ ڈی میگنا ئٹز کرنیکی ضرورت نہ تھی ظاہر ہے چونکہ یہ حالت مقناطیسی پانی میں دیکھنے سے پیدا ہوئی تھی اسلئے اس سے نظر ہٹا لینا عمل دور کرنے کے لئے کافی تھا۔ مگر فی الحقیقت اس تمام عرصہ میں معمول کا دماغ ہمارے دماغ سے مقناطیس حاصل کرتا رہا تھا۔ اس لئے ضرور دو چار لانگ آپ عادۃً اس کرنے چاہئے تھے لیکن مذکورہ بالا معمول ایسا تیز حس تھا کہ عمل اُتارنے کے لئے صرف ہماری کافی تھی

اچھا اب مذکورہ بالا نظارہ کے واقعات سنو ہم نے اس عورت سے درخواست کی کہ تم فوراً اپنے مکان کو جاؤ اور ہم نے اپنے ایک دوست کو اسکے ہمراہ بھیجا کہ تم سیدھے اس کے سونے کے کمرے میں جانا اور دیکھو کہ خواب کہاں تک درست ہے۔ چنانچہ اس نے کل واقعات بچشم خود دیکھے اور ان کی تصدیق کی۔ جب نوکروں سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہاں ٹھیک اس ہی وقت جبکہ ہم عمل کر رہے تھے اصیل سونے کے کمرے کو درست کرنے اندر گئی تھی۔ تمام خطوط گڈ بڈ کتاب کے آخر میں ملے۔ ان سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے جلدی میں پڑھے ہیں

پانی کی بوتل بھی بجائے تپائی کے دراز پر تھی۔ اور یہ اس لئے ہوُا تھا۔ کہ جب نوکروں
نے دیکھا کہ بے وقت یہ کمرے میں موجود ہے۔ تو اس کو پکار لیا تھا۔

اوپر ہم نے ایسے معمول کا بیان کیا ہے۔ جس پر حالت روشن ضمیری بوسیلہ
مقناطیسی پانی کے طاری کی گئی تھی۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو۔ اس طریقہ کو جلد
چھوڑنا چاہیئے۔ کیونکہ اعلیٰ قسم کی روشن ضمیری اب حاصل ہوتی ہے جب
آنکھیں بند ہوں اور گلاس پر نظر جمانے سے آنکھیں ڈھلوانی پڑتی ہیں۔ ہم
پیشتر باب دہم کے آخری حصہ میں بیان کر آئے ہیں۔ کہ چہارم درجہ کی شاخ
(ج) میں اور باقی تمام آئندہ درجوں میں ہمیشہ بند رہینگی۔

عامل مذکورہ بالا حالت میں بذریعہ قوت ارادی کے آنکھیں کھلی رکھتے
ہیں۔ اس لئے اصلی مقصد کو تباہ کرتے ہیں۔ اپنا مقصد جلدی حاصل کرنے
کے لئے پانی پر نظر جموانا اچھا ہے۔ مگر ہمیشہ یہی طریقہ جاری رکھنا
محض فضول ہے۔ کیونکہ جلدی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ مگر عامل کو اتنا یارا
ہر وقت پیدا کر دینے کا نہیں رہتا۔ اور اس لئے بیکار محنت ہے۔ مگر جب
معمول خواب عمیق میں ہوتا ہے۔ جب اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں تو عامل کی
قوت ارادی ہی حالت روشن ضمیری پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ پس اصلی
اور معنوی طریقہ کا فرق تم کو اس وقت معلوم ہوگا کہ جب تم کو حالت
روشن ضمیری سے امداد لینے کی ضرورت ہوگی اور پیدا نہ کر سکوگے۔ ایسا
روشن ضمیر کس مصرف کا جو خود بخود ہی فوراً اس کی حالت جاتی رہی اگر تم کو ایسا
معمول ملے جیسا ہم کو ملا تھا۔ تو اول نشست کے بعد پھر دوسرے دن
اس وقت عمل کرو۔ اور اب پہلے معمول کو ایک گلاس مسمرائز کیا ہوُا پانی دو۔
پانی مسمرائز کرنیکا طریقہ پیشتر لکھ چکے ہیں۔ یعنی ایک گلاس پانی لو اور اپنے بائیں
ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھو۔ پھر اس میں خوب نظر جما کر دیکھو جتنی کہ اس میں ایک قسم
کی روشنی جو تمہاری نظر سے پیدا ہوگی نظر آنے لگے پھر اس پر جنبش پاس کرو اور

خواہش کرو کہ اس میں اثر آجاوے یہ پانی اثر دار ہو جاویگا۔

پھر آہستہ سے تاکہ معمول کی توجہ نہ ہٹے۔ اُس کے پیچھے جا کھڑے ہو اور جب تک اُسے کچھ نظر آوے اور وہ بیان کرنا شروع کرے۔ اس وقت تک اسکے سر کے پیچھے آہستہ آہستہ پاس کرتے ہو۔ اور انگلیوں کے سرے دوار گن آف فرم فیس کی طرف کرو اور اکثر نظر بھی جاؤ۔ اس طرح دماغ میں اوڈ ڈابل بھر دوگے۔ اس عرصہ میں برابر یہ خواہش کرو۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہو جائیں اور نیند آجائے۔ اس طرح سے عمل جاری رکھنے سے اور خاصکر جبکہ تم اسکے اوپر جھک کر آہستہ سے پھونکیں مارتے ہو تو ضرور جلد یا دیر میں اس پر عمیق خواب طاری ہو جائیگا۔ ممکن ہے کہ جب وہ دفعتاً بیہوش ہو جائیگا تو وہ خاصیت جاتی رہے لیکن اگر قائم رہے اور عجیب و غریب مشاہدات کئے جائیں تو تم بڑے خوش نصیب ہو۔ اگر حالت باقی نہ رہے تو یہی عمل روز کئے جاؤ۔ اس سے تم کو یہ طاقت ہو جائیگی۔ کہ ذراسی خواہش سے معمول کو روشنضمیر بنا دوگے۔ اور پانی کی ضرورت نہ پڑیگی۔

مذکورہ بالا ذیل واقعات ڈاکٹر گریگوری کے تجربہ میں آئے ہیں اور چونکہ وہ قابل غور ہیں۔ اس لئے ہم درج کرتے ہیں۔

ایک نوجوان لیڈی جو اپنے گھر سے فاصلہ پر سفر میں تھی، اس پر عمل کیا گیا۔ اور اس کو اس حالت میں عامل نے حکم دیا کہ اپنے گھر جاؤ۔ پس حالت کلیرو انیس میں وہ وہاں گئی۔ اور اس نے بیان کیا کہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکیا ایک خط دے رہا ہے یہ خط میرے نام ہے۔ اور یہ میرے بھائی نے جو فوج میں نوکر ہے مقام وک سے بھیجا ہے۔ اور میری بہن نے وہ خط کھول ڈالا جب اس کو ہوش آیا تو نظارہ کا کچھ خیال باقی نہ تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد مغالطہ دیکر جب اُس سے دریافت کیا کہ تمہارا فلاں بھائی (جسکا نام روشنضمیری میں راقم خط بیان کیا تھا) کہاں ہے۔ تو اس نے کہا کہ دس روز سے وہ اپنی فوج کے ساتھ مقام کو گیا ہے

اسبات سے سب حاضرین نے خیال کیا کہ اس کو پچھلا خیال خط کی نسبت رہا۔ لیکن جب وہ اپنے گھر گئی تو اس کو معلوم ہوا کہ درحقیقت اس کے بھائی نے مقام کلارک سے اس کے نام خط بھیجا ہے۔ کیونکہ سمندر میں موسم خراب ہونیکے سبب سے واپس چلا آنا پڑا تھا۔

مسٹر اٹکنس نے ایک عورت پر عمل کیا۔ جو ایک ڈاکٹر کی بہو تھی۔ جو لندن سے بہت فاصلہ پر رہتا تھا۔ جہاں تک اس کی لڑکی رہتی تھی۔ اس لڑکی پر حالت روشن ضمیری پیدا ہو جاتی تھی۔ مگر اس کے پیارے اور شفیق و عالی قدر باپ کو اس بات کا اعتبار نہ تھا اسلئے مسٹر موصوف نے اس کے باپ سے جو اپنی لڑکی سے ملنے آیا تھا کہا۔ کہ گھر جا کر ایکدن خاص وقت پر اپنے کھانے کے کمرہ میں کوئی عجیب و خلاف عادت کرنا وقت مقررہ پر اس نے لڑکی کو مسمریز کیا اور کہا کہ اپنے گھر جا کر اپنے باپ کے کھانیکے کمرہ میں دیکھو یہ کھانا کھانیکا وقت تھا چنانچہ معمول نے حکم کی تعمیل کی اور اپنے باپ اور باقی کنبہ کے لوگوں کو دیکھا لیکن فوراً وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑی اور کہنے لگی۔ کہ میرے باپ کو کیا ہو گیا ہے اس نے دیکھا کہ میز پر کرسی رکھکر کتے کو اسپر بیٹھایا ہے۔ مسٹر اٹکنس نے اس ہی روز کے خط کے ذریعہ اپنے معمول کی بیان کردہ بات لکھ بھیجی اور تصدیق چاہی اس کا جواب آیا کہ درحقیقت جو کچھ دیکھا ٹھیک دیکھا غیر معمولی بات بنانے کے لئے کرسی میز پر رکھدی تھی۔ اسپر کتا بٹھلا دیا تھا۔

ایک عورت کو مسمرایز کیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ اپنے خاندان کو جا کر اس نے تعمیل کی اور سب حال بیان کیا۔ اور یہ بھی کہا کہ میرے چھوٹے بھائی کے گرمی سے دانے نکل رہے ہیں جب اس سے دریافت کیا کہ تمہاری بہن کے تو نہیں ہیں اس نے کہا نہیں لیکن بدھ کے دن نکل آئینگے۔ اور افسوس میری بڑی بہن کے بھی نکلینگے مگر بدھ کے بعد اور یہ بالکل درست نکلا۔

ملک فرانس کے شہر ہادری کے سٹیشن ماسٹر کو ایک مرتبہ ضرورت ہوئی کہ وہاں

کے مشہور معمول انکینس سے ایک گمشدہ ٹوکری کی بابت دریافت کرے اس نے روشنضمیر سے حالت روشنضمیری میں جاکر دریافت کرنیکا ارادہ کیا۔ اس نے ابھی زبان سے کچھ بھی نہ کہا تھا کہ معمول نے کہنا شروع کر دیا تم ایک گمشدہ چیز کی بابت جو تمہاری زبان سے متعلق ہے، دریافت کرنے آئے ہو۔ سٹیشن ماسٹر نے جواب دیا یہ سچ ہے پھر معمول بولا کہ تم ہماری سٹیشن پر نوکر ہو اس نے جواب دیا "یہ بھی سچ ہے"۔ پھر معمول نے کہا تم ایک ٹوکری کی بابت دریافت کرنے آئے ہو۔ جسمیں چھوٹے چھوٹے جانور ہیں۔ ارے وہ جونکیں ہیں یا تم نے سٹیشن رواں اور ہاوری پر دریافت بھی کیا تھا۔ مگر کچھ جواب نہیں آیا۔ یہ معاملہ اس طرح تھا کہ ایک مسافر لانو میر کو جب منزل مقصود پر پہنچا۔ اس کو وہاں دو ٹوکریوں کی بجائے ایک ملی جب ریل وہاں پر پہنچی۔ تو وہاں صدہا مسافر اترے تھے ایک مسافر اس ٹوکری کو غلطی سے اٹھا کر لیگیا۔ اور اپنے اسباب میں رکھ لیا مگر جب اس کو یاد آئی اُسے گھوڑا گاڑی میں ہی چھوڑ دیا کوچوان نے ہر چند تلاش کیا مگر مالک کا پتہ نہ چلا۔ اس نے خوف کے مارے اسٹیشن والوں کو بھی اطلاع نہ کی اس عرصہ میں تم نے اس سٹیشن سے دریافت کیا انہوں نے صاف جواب دیدیا کہ نہیں ملتی۔ اب گاڑی والے نے نظر بچا کر گودام کے دروازہ کے قریب اول دریچہ کے پاس رکھ دیا ہے۔ اگر تم وہاں جاؤ گے تو ضرور ملجائیگی صرف دو سو جونکیں بوجہ امتداد زمانہ مرگئی ہیں جب سٹیشن ماسٹر وہاں گیا۔ تو درحقیقت ٹوکری ملگئی اور صرف دو سو ہی جونکیں مرگئی تھیں۔ مالک نے اپنے دعوٰی میں دوچند قیمت درج کر دی تھی۔

اس ہی معمول نے اور چند کرشمے ہاوری کے اطبا کو دکھائے تھے ہر ایک شخص اپنے ساتھ اس کے پاس ایک دوست کو لیجا سکتا تھا چنانچہ ایکدن اس میں سے اپنے ساتھ ایک ایسے شخص کو لیگیا جو اس ہی دن کلیفورنیا سے آیا تھا اور اس کو علم مسمریزم میں قطعی اعتقاد نہ تھا اس شخص نے اپنی جیب میں ایک جاپان

کی بی صورت کا ٹکڑا جو اُسے تباہ شدہ جہاز پر جو جاپان سے آکر کلیفورنیا میں تباہ ہو گیا تھا۔ اٹھا لیا تھا رکھا لیا اور معمول سے دریافت کیا کہ میری جیب میں کیا ہے؟

معمول نے جواب دیا کہ یہ ایک جاپانی مورت کا ٹکڑا ہے اور اس پر کچھ لکھا ہوا ہے۔ تم نے یہ سیر کرنے وقت کلیفورنیا میں سمندر کے کنارے پر پایا تھا۔ تم کو اول خیال گذرا تھا کہ یہ کوئی بڑا قیمتی پتھر ہے مگر پھر معلوم ہوا کہ مورت کا ٹکڑا ہے۔ ڈاکٹر رائل نے اس ہی معمول سے چند عالموں کے روبرو کہا کہ بتاؤ میرے لڑکے کا مکان جو شہر گرینڈ ہاربل میں رہتا ہے کیسا ہے۔ معمول نے جواب دیا کہ میں پیشتر اس کی تندرستی کا حال بیان کرتا ہوں جو بہت خراب ہے بعد مکان کا حال بیان کروں گا۔

سائل نے دریافت کیا کہ کتنی خراب ہے؟ تو اس نے کہا کہ تمہارے ہاتھ میں اُنکا آخری خط موجود ہے جو آج سے چھ دن کا لکھا ہوا ہے۔ اس میں اُس نے لکھا ہے کہ میں تندرست ہوں کل تم کو اس کی بی بی کا خط ملیگا جس میں وہ لکھتی ہے کہ وہ بہت بیمار ہے۔ بہتر ہو کہ تم خط کے پہنچتے ہی وہاں پہنچ جاؤ کیونکہ تم اپنے لڑکے کے مزاج سے واقف ہو اور اس کو بچا سکتے ہو کیونکہ وہ سخت علیل ہے۔" دوسرے دن درحقیقت خط آیا۔ اور ڈاکٹر موصوف پھر واپس آیا۔ اور یہ واقعہ بیان کیا۔ تو شہر میں ہر شخص کی زبان پر یہ ذکر ہو گیا۔

ایک معمول کے ہاتھ میں ایک عورت نے کچھ بال دئے اس نے فوراً کہا کہ یہ تمہارے رشتہ دار کے بال ہیں۔ تمہاری لڑکی کے ہیں۔ اس نے لڑکی کے کل حالات بیان کئے معمول نے پھر کہا وہ بیمار ہے۔ مگر بہت دوا کی ضرورت نہیں۔ اس کو ایک شخص سے محبت ہے۔ مگر وہ دور کر دینی واجب ہے۔ اس عورت نے دریافت کیا کیا تم کو وہ نظر آتا ہے۔ معمول نے کہا ہاں کیا تم جانتی ہو وہ کس کا آدمی ہے۔ میں اُسے بجدا ماتس نہیں کہہ سکتا۔ لیڈی نے دریافت

کیا ماس کی صحت کیسی ہے؟ اسکی صحت اس کی طبیعت سے اچھی ہے اسکی عادت بری ہے وہ ایسی بے بنیاد باتیں کہتا ہے جن سے خواہ مخواہ غصہ آوے۔ وہ بڑا مغرور اور متسکی اور غصہ ور آدمی ہے۔ یہ رشتہ توڑ دینا چاہیئے مگر معاملہ بہت دور پہنچ چکا ہے۔ اپنی لڑکی کو سمجھا دو وہ شخص اسکے لائق نہیں ہے اس لیڈی نے ایک خط معمول کے ہاتھ میں دیدیا۔ معمول نے فوراً پھینک دیا۔ اور کہا۔ اف۔ کیا شریر ہے۔ یہ اس ہی شخص کا خط ہے پھر اس ہی لیڈی نے ایک عکسی تصویر معمول کو دی۔ پھر اس نے کہا۔ کہ یہ اس کی تصویر ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد تصویر واپس کردی۔ لیڈی نے دریافت کیا کہ کیا وجہ تم اس کی تحریر اتنی دیر ہاتھ میں نہ رکھ سکے اور تصویر تھامتے رہے اس کا جواب معمول نے دیا کہ یہ اس کی بیرونی شکل ہے۔ مگر تحریر میں اس کا بہت اثر ہے۔ اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

لیڈی نے معمول سے کہا کہ میں خود یہ رشتہ پسند نہیں کرتی مگر کس طرح توڑا جاوے۔ بس ایک ترکیب یہ ہے۔ کہ شادی میں دیر لگائی جائے۔

اس قسم کے کرشموں میں سب سے عجیب بات یہ ہے۔ کہ معمول ان شخصوں کی جنکا اس سے بذریعہ اشیاء تعلق قایم کرا دیا جاتا ہے صرف ذہنی دماغی خاصیتیں ہی نہیں معلوم کر لیتا بلکہ خود ان شخصوں کو دیکھ لیتا ہے۔ مذکورہ بالا حالت میں معمول نے جسمانی ہی مرض نہیں بلکہ اس لڑکی کے دل کا اندرونی حال اور مرض کی وجہ بھی معلوم کرلی اور یہی نہیں بلکہ اس شخص کو دیکھ لیا جو اسپر خراب اثر ڈال کر نادانستہ بیمار کر رہا تھا۔ یہ قصے ہم نے فضول اور طوالت کی غرض سے نہیں لکھے ہیں۔ بلکہ ان سے تعلیم مقصود ہے ہر ذہین شخص ان میں سے اپنا مطلب نکال سکتا ہے۔ لیکن ان لوگوں کے لئے کتاب ہی نہیں کسی استاد کی موجودگی بھی غیر مکتفی ہے جو لوگ عمل کرکے دیکھینگے انکو معلوم ہوگا کہ ہمنے کہانتک سچ لکھا ہے۔ بدشوق لوگوں کیلئے یہ کتاب نہیں لکھی گئی ہے

باب دوازدہم

مسمریزم کا طبی استعمال اور امراض کا علاج

جن اصحاب نے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالی ہے وہ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ اگر ہر خاندان میں عامل علم مسمریزم موجود ہو تو اس کی ذات سے کسقدر نفع اہل خاندان کو پہنچے کیونکہ اول تو قرابت کے سبب مریض کو اسپر اطمینان زیادہ ہوگا علاوہ ازیں ہر وقت اور ہر موقعہ پر گھر کا عامل حاضر ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح فوراً تکلیف دور کر سکتا ہے مگر غیر شخص کی تلاش کرنے میں وقت ضایع ہو جائیگا۔ اور مرض کو ترقی ہو جائیگی۔ اگر رشتہ دار میسر نہ آسکے اپنا ہمسایہ یا دوست ہو تو بھی چنداں نقصان نہیں۔ لیکن ہر حالت میں اس میں وہ خوبیاں ہونی لازم ہیں جن کا آیندہ ذکر کیا جائیگا۔ پس خوش قسمتی سے جس خاندان کو ایسا عامل میسر ہو سکے اُسے ضروری ہے کہ مرض پیدا ہوتے ہی عمل کراوے اور ابتدا ہی میں مرض کا خاتمہ کر دے۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیئے۔ کہ فلاں مرض خفیف ہے اس کا علاج کیوں کیا جائے۔ خود بخود جاتا رہیگا۔ ہمارا اپنا تجربہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے امراض سے مہلک ترین امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر انکا معالجہ دشوار ہو جاتا ہے *

اعصابی امراض

اول قسم کے امراض جن کی طرف ہم توجہ کرتے ہیں۔ وہ ہیں۔ جن کو اعصابی کہتے ہیں۔ جن امراض میں مریض کے خیالات اور حواس زائد از ضرورت تیز ہو جاتے ہیں۔ اور بظاہر اس تیزی کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کبھی ذہنی

قوت بڑھ جاتی ہے اور کبھی سستی اور کاہلی ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس قسم کے امراض عام ہو جاتے ہیں اور ترقی کرتے جاتے ہیں۔ اور ہر زمانہ میں اطباء کے مضحکہ اڑانے کا موجب رہے ہیں۔ اسلئے عامل کو لازم ہے کہ اس مرض یعنی جنون کی ابتدا کو پیشتر اس سے کہ وہ جسم پر کامل قبضہ حاصل کرے دور کرنے کے وسائل سے کامل واقفیت حاصل کرے۔

عام اصول کے طور پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ علم مسمریزم کی تاثیر نظام عصبی کو مضبوط کرتی ہے۔ اور یہ نتیجہ اسوقت اور بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے کہ خوب تندرست اور توانا عامل ہو۔ پس عام حالتوں میں چند نششتیں مقناطیسی ہمواری پیدا کرنیکو کافی ہیں لیکن صرف نششتیں ہی ہمیشہ کافی نہیں ہیں۔ اس لئے تفصیل کے ساتھ وہ طریقے بیان کرتے ہیں جن سے مہلک ترین عصبی بیماریاں دور ہو سکتی ہیں بطور تمہید ہم اس موقعہ پر یہ کہدینا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ علم کاسۂ سر کی واقفیت جو علی العموم عامل مسمریزم کے لئے ضروری ہے عصبی امراض کے معالجہ میں بہت ہی مفید ہے کیونکہ اکثر ذہنی امراض ایسے ہیں جو کہ دماغ کے کسی خاص حصّہ کی بیماری سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ افعالی تنزل ایک یا چند اعضا سے متعلق ہوتا ہے۔ اور باقیماندہ دماغ تندرست حالت میں ہوتا ہے۔ اچھا علم کاسۂ سر دان ایسی حالتوں میں بیماری کا مقام ذہنی مظہرات سے بہ آسانی دریافت کر سکتا ہے اگر کسی مریض کو غیر ضروری خوف اور بے بنیاد گھبراہٹ ہو تو اس کو صاف معلوم ہو جائیگا کہ عضو دوراندیشی غیر معمولی ترقی پر ہے اگر مریض کو خالص جان کا اندیشہ ہو تو صاف ظاہر ہے کہ عضو جان عزیزی زیادہ تیز ہو گیا ہے۔ مذہبی پیشین گوئیوں کا خبط عضو تعظیم سے علی العموم کچھ تعلق رکھتا ہے اولاد یا اقربا کی وجہ سے مغموم رہیگا مگر ان خاص کو زیادہ ترقی ہو گئی۔ جان لینا چاہیئے کہ ضرور اعضاء حب وطنی اور محبت پدری کے بھی ترقی ہو جائیگی۔ اس لئے واجب ہے کہ عصبی امراض کے مریض کا سۂ سر یعنی کھوپری کو

اوّل دیکھ لے۔ کیونکہ اس طرح اکثر عامل کو مرض کی وجہ معلوم ہو جاتی ہے۔
وجہ یہ ہے کہ بتیز حس مریضوں میں خاص اسباب سے خاص خاص اعضاء بہت بڑھ
جاتے ہیں۔ اور اس سے قوئے ذہنی ہموارگی میں تزلزل واقع ہو جاتا ہے۔

فرنیو سمرکیف (یعنی علم مسمریزم) کا علاج بذریعہ علم کاسۂ سر امعالجہ اس بات
پر مشتمل ہے کہ خواب مقناطیسی طاری کر کے مریض کے کاسۂ سر میں اس عضو کا
جو تیز ہو گیا ہے۔ مخالف یا عکس عضو تیز کر دیا جائے۔ مثلاً اگر عضو نا امیدی تیز ہو گیا
ہے۔ اور مریض ہر وقت بیمار رہتا ہے۔ وہ ایسے مریض کے سر میں اعضاء مذلہ یعنی
امید او استقلال تیز کر دینا چاہیئے اس طرح مریض میں مصنوعی شے طبعی پیدا
ہو جاویگی۔ اور چند مرتبہ ایسا کرنے سے مریض کو کثیر فائدہ پہنچیگا۔ اگر کاسۂ سر کے کسی
عضو میں دماغی ورم ہو تو اس عضو کے عکس عضو کو تیز کرنے کے علاوہ خود اس عضو کو
بھی مسمرائز کرنا چاہیئے۔ اس طرح وہ ورم بھی رفتہ رفتہ دور ہو جاویگا۔ یہ کام نہایت
ہوشیاری اور خبرداری سے کرنا چاہیئے۔ بلکہ بہتر ہو کہ جب تک مخالف عضو کو
دور جانے رہنے کے لئے خوب تیز نہ کر لیا ہو۔ تب تک ورم کردہ عضو کو تیز کرنا
چاہیئے ہمارے نزدیک اگر سب اعضاء کو ایک ہی ساتھ تیز کیا جاوے تو بہت
مناسب ہے پس اگر دور اندیشی۔ امید۔ اعتقاد اور استقلال ایک ہی وقت
میں تیز کئے جائینگے تو مایوسی کے عضو کو بہت امداد دینگی اور مریض کو جلد فائدہ
ہو جائیگا۔ مرض گرفتہ عضو کو قلیل عرصہ تک مسمرائز کرنا چاہیئے۔ اور فوراً ہی واقعہ
پاسوں سے اثر دور کرنا لازم ہے۔ اس طرح ایک یا دو دن کا وقفہ دیکر
ذہنی علاج کرنے سے مالیخولیا یا خلل دماغ کے امراض کو چند دنوں میں آرام
ہو جائیگا۔

ذہنی امراض کے مذکورہ بالا طریقہ کے علاوہ کہہ دینا بھی ضروری ہے کہ
امراض بوجہ عام کمزوری یا زائد بھڑک جام نظام عصبی کے سبب سے ہو
تو علاج صرف یہ ہے۔ کہ مریض پر خواب مقناطیسی طاری کر دو۔ اور اس کو

حالت میں چند گھنٹوں تک پڑا رہنے دو۔ اس اثناء میں ایکدو مرتبہ مریض کو مس بھی کرتے ہو۔ تاکہ تعلق مقناطیسی منقطع نہ ہو جائے۔ لیکن خبردار مریض کو خواب مقناطیسی میں ڈال کر اس کے پاس سے نہ جاؤ۔ ایسا کرنے سے مریض کو بڑا خطرہ ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ خود بخود اس میں کوئی اعلےٰ حالت پیدا ہو جائے اور اسکی روح قالب میں پھر نہ آسکے یا نہ آنا پسند کرے۔ یا اس کو ہوش آنا جاوے لیکن مقناطیسی اثر کو اپنے اوپر بالکل دفع نہ کر سکے اور نہ اٹھ سکے۔ اس طرح عامل یا معالج کو غیر حاضر پاکر گھبرا جاوے۔ کوئی اور بد نتیجہ پیدا ہو جاوے۔ پس یہ قاعدہ قلبیہ سمجھو کہ عامل کی موجودگی باعث تقویت مریض ہے اور اس کی غیر حاضری باعث نقصان۔ اسلیئے جب نشست قایم رہے عامل کو اسکے قریب موجود رہنا لازمی ہے۔

عصبی ناہموارگی

کم حرکت کرنے والے اور پڑھنے اور لکھنے والے لوگوں میں امراض عصبی ہموارگی نہ ہونے کے سبب سے ہوتے ہیں۔ دماغ سے بہت کام لیا جاتا ہے اور جسم سے کم۔ اسلیئے عزیزی قوت کی تقسیم میں ناہموارگی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاتھوں پیروں کی انگلیاں سرد معلوم ہوتی ہیں۔ جگر اپنا فرض ادا کرنا چھوڑ دیتا ہے اور سر میں عصبی طاقت کی افراط سے تکلیف رہتی ہے۔ ایسے مریض کا علاج اس طرح کرو۔ کہ اس کو پلنگ پر شمالاً جنوباً لٹادو۔ اور سر سے شروع کر کے پیروں تک طویل پاس آہستہ آہستہ کرو۔ اس طرح بہت نفع ہوگا۔ اور اگر مرتبہ اس پر خواب مقناطیسی بھی طاری کرو۔ اور مریض کو کہدو کہ خفیف ورزش بھی کرے۔ تاکہ نفع مستقل اور قیامی ہو جائے۔

خون کا کثرت سے نکل جانا اور بند ہو جانا

اگر کسی صدمہ وغیرہ سے بہت سا خون جسم سے نکل گیا ہوگا۔ تو نبض ساکن

ہو جائیگی۔ اور تمام آثار مرگ ظاہر ہونے لگینگے ایسی مرض میں ایک رومال کو
چار تہ کر کے مریض کے دل پر رکھو۔ اور اس پر آہستہ آہستہ سانس لو۔ حتی کہ کپڑا
گرم اور نم ہو جائے۔ پھر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس مقام پر واقع پاس
کرو تا کہ تقویت بخش اثر تمام جسم میں پھیل جاوے۔ قلیل ہی عرصہ میں نبض
درست ہو جائیگی۔ آنکھوں میں روشنی آ جائیگی۔ اور کانوں میں سنسناہٹ موقوف
ہو جائیگی۔ پھر مریض کو کوئی گرم اور مقوی عرق پلاؤ۔ اگر نبض پھر دوبارہ ضعف
آتا ہوا معلوم ہو تو دوبارہ مذکورہ صدر عمل کرو اور واقع پاس کرو۔ اگر یہ کام
زندگی قائم رکھنے کیلئے کئی کئی گھنٹے کرنا ہوتا ہے۔ چاہے زیست کی کیسی
خفیف امید ہو تاہم یہ عمل کرنا چاہیئے۔

خون کا بند ہو جانا یا رک جانا

اگر خون رک گیا ہو یا بخار وغیرہ ہو۔ تو نبض تیز چلتی ہے۔ اگر مریض کی کنپٹی
پر سانس مذکورہ صدر طریقہ سے ڈالے جائیں تو نبض کی چال فی منٹ تیس تک
گھٹا سکتے ہیں۔ پیروں کی انگلیوں پر پاس کرنے سے سر سے خون کم ہو جائیگا۔
یہ اُس حالت میں کرنا چاہیئے۔ کہ جب یہ شبہ ہو کہ سر کی جانب خون کا رجحان ہے۔

عصبی سر درد

اگر سر دردوں کے متعلق بعض نہایت ہی تکلیف دہ آثار موجود ہوتے ہیں
اگر بعض عصبی درد ہو اور اس کا معدہ سے کچھ تعلق نہ ہو تو چند پاسوں سے جو
باضابطہ طریقہ سے کئے جائیں تکلیف رفع ہو سکتی ہے۔ یہ پاس اس طرح
کرنے چاہئیں۔ کہ عامل مریض کو کرسی یا تپائی پر بیٹھائے اور خود مریض کی نشست
کے عقب کھڑا ہو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر جس طرح کہ اثر مقناطیسی اُتار
تے وقت ملاتے ہیں جس کی تصویر گذشتہ اوراق کتاب ہذا میں

دی ہے۔ مریض کی گردن سے دو تین انچ کے فاصلہ پر کرے تاکہ جسم نہ چھوا جائے سر کی چندیا تک چند پاس کرے اور اکثر مرتبہ ہاتھوں کو سر سے ایک فٹ فاصلہ پر لیجائے اس طرح کرتا ہوا عامل مریض کے گرد گھومتا جائے اور گردن اور سر کے ہر حصہ پہ پاس کرے پانچ منٹ تک ایسا کرنے سے بہت نفع ہوگا بعض مریض پاس کرنے کے فوراً ہی بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ ہم کو آرام پڑتا ہے اور خیالات کی پریشانی دور ہوئی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اگر یہ مریض جسمی ہوئی جسمانی نقصانات نظام عصبی کے سبب سے پیدا ہوا ہو تو ایکمرتبہ تھوڑا کم ہو کر پھر عود کر آتا ہے۔ اور دوبارہ پاس کرنے سے پھر دور ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ باعث مرض کو اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔

یعنی کئی روز تک متواتر جسم کو مس کرتے ہوئے پاس کئے جائیں۔ اگر ایسے پاسوں سے کچھ نفع نہ ہو۔ تو ریڑھ کی ہڈی پر گردن سے شروع کرکے نیچے تک چند بار مس کرتے ہوئے پاس کئے جاویں۔ اور مقام مرض پر پاس بھی ڈالا جائے اس طرح شدید ترین عصبی درد بھی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر مذکورہ بالا کسی طریقہ سے بھی مرض کو افاقہ نہ ہو۔ تو مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرکے مذکورۂ صدر قسم کے پاس کرنے سے مرض رہ ہی نہیں سکتا۔

جنون

قبل اس سے کہ ہم عصبی امراض کا ذکر چھوڑیں ہم اپنے شاگردوں کو ملعون مرض جنون کیطرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس مرض کے متعلق اکثر غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں علی العموم وحشی اقوام اس مرض کو خلل آسیب خیال کرتے ہیں اور بعض تعلیم یافتہ اشخاص بھی اگر اس خیال سے متفق نہیں ہیں۔ تو یہ ضرور کہتے ہیں کہ پراسرار بلا ہے اور صرف مرض نہیں ہے ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ ہم خلل آسیب سے منکر ہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ فی صدی پانچ

مجنون خلل کے سبب مرتے ہونگے۔ ڈاکٹر لوگ چونکہ علم کاسہ سر نہیں جانتے جنون کی پیدائش کی بابت ہر ڈاکٹر کی جداگانہ رائے ہوتی ہے اور اکثر وہ وجوہ ایسی کمزور ہوتی ہے۔ کہ جن پر ہنسی آتی ہے۔ درحقیقت یہ مرض دماغ کے افعالی یا عضوی خلل کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ دماغ کے افعال اور مظہرات میں خلل اور کاوٹ پیدا ہو جانے سے پریشان خیالات وقوع میں آتے ہیں مسمریزم کا اثر چونکہ مسکن اور مقوی ہے اس لئے بہت مفید ہے مسکن اثر سے شرارت کرنے والے پاگل کو بحس کر دیا جاتا ہے۔ اور مقوی اثر عصبی طاقت بڑھا دیا سکتی ہے۔ کیسا ہی شریر اور مار پیٹ کرنیوالے مجنون ہوں اسکو قوی جسم الاعامل چند پاس کر کے خاموش بٹھا سکتا ہے۔ اور پھر اس پر خواب طاری کر کے آرام کر سکتا ہے۔ جنون کے علاج میں ہمیشہ خواب مقناطیسی طاری کرنی چاہیئے۔ خواہ کتنی ہی محنت کرنی پڑے کیونکہ جنون میں خواب آنا نہایت ہی نافع ہے۔ جب ایک مرتبہ خواب مقناطیسی طاری ہو تو مریض کو روز بروز زیادہ دیر تک سونے دینا چاہیئے حتی کہ اگر ممکن ہو اور عامل یا مریض کا کوئی معتبر عزیز اسکے پاس برابر موجود رہ سکے تو بارہ گھنٹے تک سونے دینا اچھا ہے۔ خواب طاری کرنے کے علاوہ علم کاسہ سر سے بھی کام لینا مناسب ہے یعنی ماہر علم کاسہ سر مریض کے اقربا اور خود مریض کی باتوں اور حالات سے معلوم کر سکتا ہے۔ کہ مریض کے سر میں کونسا عضو زائد از ضرورت تیز ہو گیا ہے۔ پس اس کے مخالف عضو پر حالت خواب مقناطیسی میں انگلی رکھ کے (جیسا کہ پیچھے اس کتاب میں بذریعہ تصاویر دکھایا گیا ہے) بذریعہ قوت ارادی یعنی تصور قلب تیز کرے اور مرض گرفتہ عضو کو اسی طرح کمزور کر دے +

درد شقیقہ یا آدھا سیسی

یہ مرض نہایت ہی تکلیف دہ ہوتا ہے تجربہ کار اطبا بھی اس کے معالجہ

ہیں عاجز آجاتے ہیں۔ لیکن ماہر مسمریزم اس کا علاج آسانی سے کر سکتا
ہے۔ ترکیب یہ ہے۔ کہ مریض پر اول خواب مقناطیسی طاری کرو اسکے بعد
مقام درد پر بلا مس کئے پاس کرو۔ اور یہ تصور کرتے جاؤ ہر پاس کیساتھ
خراب اثر نکال لیتے ہو۔ گو ظاہر میں کوئی بُرا اثر خارج ہوتا معلوم نہیں ہوتا
لیکن درحقیقت بُرا اثر نکلجاتا ہے۔ اگر بلا مس پاسوں سے کامیابی نہو
تو مس کرتے ہوئے پاس کرو۔ کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ایک
طریقہ کام نہیں دیتا ہے یہ ہی طریقہ ڈاڑھ کے درد میں مفید ہوگا۔

(دیکھو تصویر علاج دانت صفحہ نمبر ۱۴۸)

طریق علاج درد شقیقہ اور درد دانت

وجع مفاصل

یہ مہلک مرض جسم کے ہر حصہ میں پیدا ہو سکتا ہے اور اکثر مدت تک قائم رہتا ہے۔ بعض وقت نہایت آسانی سے علم مسمریزم سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ اگر مرض کسی خاص مقام پر قلیل عرصہ سے ہوا ہو تو صرف اُس ہی حصّہ جسم کو مسمرائیز کرنا کافی ہے۔ ایسی حالت میں مرض گرفتہ حصّہ جسم پر پاس کرو۔ اور قریب ترین اختتام جسم کی طرف پاسوں کو لیجاؤ یعنی اگر نیچے کے نصف جسم میں مرض ہو۔ تو پیروں کی انگلیوں کی طرف پاس ختم کرو اور اوپر کے نصف جسم میں ہو تو ہاتھوں کی انگلیوں کی طرف ذیل کی تصویر میں پیر میں مرض ہے اسلئے پیروں کی انگلیوں کی طرف پاس کئے جارہے ہیں دیکھو تصویر صفحہ ۱۴۳۔ اگر صرف پاسوں سے نفع نہ ہو تو مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرو اور پھر مذکورہ صدر طور پر پاس کرو۔ اگر کسی شخص کی کمر میں درد ہو یعنی چک سی لگی ہو تو مریض پر خواب طاری کرنے کے بعد اسکے دماغ کا عضو استقلال تیز کرکے جس طرح کہ ہم بذریعہ تصویر عضو تعظیم تیز کرنا بتا چکے ہیں اُسکو کھڑا کرو۔ اور سر پر سے شروع کرکے دماغ کیجانب لا کر ریڑھ کی ہڈی کے اختتام تک پاس کرو اس طرح پاس کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے غرض عامل کی فہم پر طریق عمل میں لانا منحصر ہے۔

نقرس

مذکورہ بالا طریقہ پاسوں کا اس مرض میں بھی مفید ہے۔ عامل کو واجب ہے کہ مرض کو اختتام جسم پر قائم رکھے تاکہ پاس نہ کرنے پڑیں اگر پاس کام نہ دیں تو خواب طاری کرنا چاہیئے۔ اس طرح تمام جسم کو نفع پہنچیگا اور عامل کو آئندہ عمل میں سہولت ہوگی۔

فالج

اگر نصف جسم پر فالج گرا ہو تو دماغ کے دوسرے یعنی مخالف جانب پاس کرنے چاہئیں

طریق علاج گٹھیا یا نقرس

طریق علاج وجع مفاصل

اور وہاں سے فالج زدہ جانب کے کندھے پر کو ہو کر پیرونکی انگلیوں تک لیجاؤ۔ اگر کوئی جسم سُن ہو گیا ہو تو حسب طریقہ ذیل عملدرآمد کرنا چاہیئے تاکہ عضو مذکور میں سختی آجاوے اگر حس کامل طور سے نہ گیا ہوا ہو۔ اور مریض اپنا ہاتھ تان سکتا ہو۔ یا اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکتا ہو۔ تو عامل کو چاہیئے۔ کہ عضو کی جڑ سے اختتام تک مس کرتے ہوئے جلد جلد پاس کرے یعنی فرض کرو مرض ہاتھ میں ہے تو کندھے سے شروع کر کے انگلیوں تک لاؤ۔ عامل اپنی انگلیاں کھلی رکھے۔ اور دونوں ہاتھوں سے پاس کرے۔ یہ پاس اتنے عرصہ تک کرو۔ کہ جب تھکان معلوم ہونے لگے۔ لیکن تھکنے کے بعد پاس نہ کرے۔ ورنہ نقصان ہوگا اگر حس بالکل جاتا رہا ہو۔ تو عامل مریض کا ہاتھ اپنے ایک ہاتھ میں لے۔ اور دوسرے سے پاس حسب طریقہ مذکورہ صدر کرے۔

مقامی کمزوری

کمزوری خواہ تمام جسم میں ہو۔ یا کسی خاص عضو میں خواہ کل نظام کی کمزوری کے سبب سے ہو یا کسی خاص عضو کے پٹھوں کی کمزوری کے سبب مسمریزم سے دور ہو سکتی ہے۔ مرض گرفتہ یعنی کمزور شدہ مقام پر پاس کرنے سے جس طرح کہ فالج کے لئے بتایا ہے اور عضو میں سختی پیدا کر دینے سے بہت نفع ہوتا ہے۔

ریڑھ کی ہڈی یا کمر کی کمزوری

مذکورہ بالا اقسام کے امراض میں مسمریزم ہمیشہ مفید پڑتی ہے۔ گردن سے شروع کر کے ریڑھ کی ہڈی پر نیچے کو پاس کرنا چاہیئے۔ بعض وقت مس کرتے ہوئے۔ اور بعض وقت بلا مس علاوہ ازیں عضو

استقلال کو بھی تیز کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ریڑھ کو بہت قوت ہوتی ہے۔ مس کرنے سے ہماری یہ غرض ہے۔ کہ مریض کے کپڑوں کو چھوتے ہوئے پاس کرو۔ کیونکہ اوڈ ایل کو کپڑا وغیرہ ظاہری رکاوٹ روک نہیں سکتے اور وہ جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔

طریق علاج امراض متعلق استخوان

ریڑھ

اندرونی مرض

سینہ کے سخت امراض مثلاً چھاتی روگ وغیرہ میں مسمریزم اکثر ایسی مفید ثابت ہوئی ہے کہ اطباء حیران رہجاتے ہیں۔ اگر پاس کرنے سے پھیپھڑوں اور دل پر تکلیف معلوم ہو۔ تو وہ الٹے پاسس اُس مقام پر گز نہ کرنے چاہئیں۔ اگر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ کوئی مرض موجود ہے تو ضرور ہی واقعہ پاس کرنے لازم ہیں۔

پھیپھڑوں کا ورم

اس مرض میں خواب مقناطیسی طاری کرکے مرض گرفتہ مقام پر مختلف اطراف کو پاس اور بالخصوص ترچھے پاس بہت ہی مفید ہیں۔ اگر عامل اپنا دونو ہاتھ ملاکر مریض کے سینہ کے مرکز پر لیجائے اور پھر گولائی کے ساتھ پہلوؤں پر لیجائے۔ تو خراب اثر فوراً رفع ہو جائیگا۔ یا بالکل نظام سے نکلجائیگا جب کششی اور دافع پاس کرتے ہوئے پاؤ گھنٹہ گذر جائے۔ تب اپنی انگلیوں کے سر مقام مرض کیطرف نشانہ لو۔ اور اپنے بازؤں کو اسطرح حرکت دو کہ گویا تم اپنا اثر سینہ میں داخل کرتے ہو۔ اس کے بعد سینہ پر آہستہ آہستہ تھپکی دو۔ اس سے مرض گرفتہ عضو میں طاقت آجائیگی۔

دمہ

مذکورہ بالا طریقہ سے دمہ کا بھی خواہ وہ کتنے ہی عرصہ کا ہو خاتمہ کر دیا جاسکتا ہے لیکن اس مرض کے دفعیہ کیلئے بلا ناغہ روزمرہ عمل کرنا چاہیئے۔ بلکہ اگر ممکن ہو سکے۔ تو روزمرہ دو وقت بھی نہ ید لنا چاہیئے۔ ظاہرا صحت ہوجانیکے بعد بھی چند روز عمل کرتے رہو۔ کیونکہ شدید اور پرانا مرض اگر تکمیل کے ساتھ نہیں جاتا رہتا ہے۔ تو پھر عود کر آتا ہے۔ اس لئے اپنے امکان بھر خوب دور کر دینا چاہیئے۔

چھٹی روگ یا سل

یہ مرض نوجوان اور خوبصورت لوگوں کو کثرت سے ہوتا ہے اور قبل از وقت قبر میں لیجاتا ہے۔ لیکن مسمریزم نے اسکا بھی قافیہ تنگ کر رکھا ہے اگر مریض کے سینہ ساخت اوسطاً اچھی ہو اور مرض کی حالت ابتدائی ہو تو کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ اگر سینہ خوب ابھرا ہوا ہو۔ تو مرض کی تدبیر نہایت سہل ہے۔ بھی

عامل کو نہ ڈرنا چاہیئے۔ اگر سینہ کی ساخت عمدہ نہ ہو تو جان لینا چاہیئے۔ کہ کامیابی کی امید کم ہے۔ تاہم اگر مرض نے پورا دخل نہ کیا ہو۔ اور پھیپھڑے میں کامل نقصان نہ پہنچا دیا جاوے۔ تو آزمایشاً عمل کرنا چاہیئے۔ طریق عمل قریباً اس طریق سے ملتا ہوا ہے۔ جو ہم پھیپھڑوں کی بیماری میں بتا آئے ہیں۔ صرف یہ زائد ہے۔ کہ جس مقام پر زیادہ تکلیف ہو۔ وہاں سانس بھی اکثر ڈالنا چاہیئے۔ اس مرض اور تمام اندرونی امراض میں عامل کو مریض کے مقابل بیٹھنا چاہیئے۔ مریض کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے اور دوسرے۔ سے مسمریزم کرے دیکھو صفحہ ۱۳۵۔

ساکت یا سُست فعل جگر

جب جگر اپنے فعل میں سُست ہو۔ تو مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرنا بہت مفید ہے۔ علاوہ ازیں پاس بھی کرنے چاہئیں۔

امراض دل

جب دل کے متعلق امراض ترقی پکڑ جاتے ہیں۔ تو مسمریزم سے بجز اس کے کچھ نفع نہیں ہوتا۔ کہ کسی قدر کم تکلیف ہو جاوے۔ لیکن دفعتاً کسی قسم کا نقصان پہنچ جانیکا بھی سخت اندیشہ ہے۔ اس لئے ہم سخت ہدایت کرتے ہیں۔ کہ جس شخص کو اپنی واقفیت پر کامل اطمینان نہ ہو وہ ہرگز ہاتھ نہ لگا دے۔ بہتر ہو کہ اوّل ڈاکٹر یا معالج طبیب سے پکا اجازت نامہ لکھوا لیا جاوے۔ تاکہ اگر مریض کو بر تقدیر کوئی نقصان ہو جائے تو عامل پر کوئی بات نہ آئے۔ ہاں اگر یہ باور کرنے کے کامل وجوہ موجود ہوں کہ مرض نے بہت ترقی نہیں کی ہے۔ اور حالت ابتدائی ہے۔ تو مرض کو بہت نفع پہنچیگا۔ اس مرض میں مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرکے تمام جسم پر آہستہ آہستہ

پاس کرنا اور سر پر پھونکیں مارنا مناسب ہیں۔ پاس کرتے وقت مریض کے ہاتھ کا انگوٹھا بھی اپنے ہاتھ میں پکڑ لو۔ اگر دل دھڑکنے لگے تو عمل کرنا فوراً ملتوی کر دینا لازم ہے۔

سل یا چھیٹی روگ کے علاج کرنیکا طریقہ

امراض معدہ و بدہضمی وغیرہ

معدہ کے متعلق امراض مہذب ممالک کی بہ نسبت غیر مہذب ملکوں میں کم ہوتے ہیں۔ مختلف امراض مثلاً اسہال سے عصبی خلل واقع ہو جاتا ہے اور جنوں کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ بڑے حکیموں طبیبوں نے صدہا کتابیں غذا کے متعلق لکھ ڈالی ہیں۔ اور ایک کی رائے دوسرے سے ایسی مخالف ہے۔ کہ جاہل بھی معلوم کر سکتا ہے۔ کہ طب کی یہ شاخ کیسی کمزور بنیاد پر قائم ہے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ نوے فیصدی مریض اسہال کمی قوت غریزی اعضا ہاضمہ سے تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ کیونکہ اس وجہ سے انکے افعال مکمل طور پر ادا نہیں ہوتے۔ تو ہم غلط نہیں کہتے۔ یہ کہنا بھی بموقع

نہیں کہ جس شخص کی دماغ کی ساخت عضو خوشخوری کے ناکمل ہو گی۔ اس کو دوا کچھ فائدہ نہ کریگی۔ اور مسمریزم سے بہت نفع ہو گا۔ تاہم دماغ کے اس حصہ کو تیز کرینگی جس سے بھوک اور پیاس کا حس پیدا ہوتا ہے۔ مسمریزم کے سوائے اور کوئی تدبیر نہیں ہے۔ وہ تدبیر جو ہم عمل میں لایا کرتے ہیں حسب ذیل ہے۔ اور مریض پر خواب مقناطیسی طاری کرو۔ پھر معدہ پر پہلو سے اور لمبی پاس کرو۔ اور مسمرائزیعنی عمل کرو۔ پانی بھی دن بھر تھوڑا تھوڑا پلاتے رہنا چاہیئے۔ اگر بذریعہ علم کاسہ سر معالجہ کرنا چاہو۔ جو نہایت ہی مفید طریقہ ہے۔ تو یہ طریقہ ہے۔ کہ خواب پیدا کرنے کے بعد عضو خوشخوری جو کنپٹی کے اوپر واقع ہوتا ہے۔ ہاتھوں کی انگلی سے مس کرکے اور قوت ارادی استعمال کرکے تیز کرو۔ مریض کو فوراً بھوک لگیگی اور پیاس بھی معلوم ہو گی۔ اس حالت میں اس کو زود ہضم غذا قلیل مقدار میں کھانیکو دو۔ اگر دو تین گھنٹہ یہ حالت قایم رکھنی ہو۔ تو تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسی طرح غذا دیتے رہو۔ یہ غذا ہضم ہوتی جائیگی۔ اور دوسرے روز عمل کرتے وقت معدہ اور اعضا ہاضمہ زیادہ صحیح پا جائیں گے۔ لیکن عضو مذکور کو تیز کرتے وقت نہایت خبرداری کرنی واجب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ مریض کی بھوک ایسی تیز ہو جائے۔ کہ وہ جو چیز سامنے آئے چبا جانے کو آمادہ ہو جائے۔ اور اس برتن ہی پر جس میں غذا یا پانی دیا گیا ہو۔ چبا ڈالے۔ اسطرح دانتوں کو نقصان پہنچ جائیگا۔ علاوہ ازیں تیزی اشتہا کے سبب غذا کو بلا اچھی طرح چبائے حلق کے نیچے اتار جائیگا۔ جس سے نقصان ہو گا۔ بھوک پیاس کو قابو میں رکھنے کا یہ طریقہ ہے۔ جب عامل مریض کے دماغ کے عضو خوشخوری پر زور سے انگلی دبائیگا۔ تو بہت تیز ہو جائیگی۔ اور اگر آہستہ سے رکھیگا تو کم رہیگی اور اگر بالکل علیحدہ کرلیگا۔ تو اصلی حالت پر جو پیشتر تھی ہو جائیگی۔ اور اگر انگلی

زور سے رکھی جائینگی تو مریض کو بدہضمی ہو جائیگی۔ ایسے مریض کو پانی اور غزا دو تو مسمرایزم کرکے حالت عمل میں دینا چاہیئے۔ مذکورہ بالا عمل کے علاوہ ریڑھ کی ہڈی پر بُن گردن سے سینہ کی ہڈی کے مقابل تک پاس کرنے چاہیئں۔ کیونکہ اکثر اعصابی امراض ریڑھ کی ہڈی کی تحریک سے بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

امراض گردہ ومثانہ

ان امراض میں عمل سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ مقناطیسی اثر پاسوں وغیرہ کے ذریعہ خاص مرض گرفتہ مقام پر قائم کیا جائے۔ مریض پر عمل کرنے کے بعد خاص اس مقام پر پاس کرو۔ جہاں اُسے شکایت ہے ہاتھ مس کرتے ہوئے پاس بہت نفع دینگے۔ تمام اندرونی امراض میں عمل شدہ پانی مریض کو ضرور پلانا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے معدہ مضبوط ہوگا۔ خون صاف ہوگا۔ اور جسم میں سب کو اثر قبول کرنے کی قابلیت زیادہ ہوگی۔ ایسے امراض میں اگر قے اور دست کرانا منظور ہوں تو عامل یہ کرے۔ کہ اپنا ایک ہاتھ مریض کے پیڑو پر رکھے اور دوسرا پشت پر اس کے مقابل اس طرح دست آجائیگا۔ اور قے کرانی ہو تو ایک ہاتھ سینہ پر رکھے۔ اور دوسرا اُس کے مثل پشت پر۔

امراض چشم

اگر بصارت میں بوجہ کمزوری یا عصبی ناطاقتی یا جالا آجانیکے سبب سے کمی ہو۔ تو عمل مقناطیسی اکثر مفید ثابت ہوا ہے۔ موتیا بند اور پھولا وغیرہ بھی رفتہ رفتہ دور ہو جاتے ہیں۔
اگر موتیا بند ہو تو آہستہ آہستہ مالش بھی کرنا چاہیئے۔ لیکن ایسی

مالش نہ ہو کہ کسی ورم ہو جانیوالی نس میں تحریک پیدا ہو جائے۔ عامل کو چاہیئے کہ پاس کرنے سے قبل اپنی انگلی اور مریض کی آنکھیں عمل مقناطیسی کئے ہوئے پانی سے دہو ڈالے اس طرح اس کی انگل کی قوت بہت بڑھ جائیگی مریض کی آنکھوں کے مقابل ایک انچہ کے فاصلہ اپنی انگلی جس طرح تصویر میں دکھایا ہے کئے رہے۔ (دیکھو تصویر صفحہ ۱۳۹) اس طرح عامل کے ہاتھ کا اثر مرض پکڑے ہوئے عضو میں داخل ہوجائیگا اگر صرف ضعف کے سبب نظر کمزور ہو گئی ہو۔ تو مریض کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر تھوڑی دیر تک دیکھنا مفید ہے۔ کیونکہ آنکھ صفرا کے خروج اثر قبول کرانے اور شعاع ڈالنے کے لئے سریع واسطہ ہے چونکہ دماغ صفرا اور آلات بصارت میں بہت کچھ تعلق ہے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً سر کی پشت سے شروع کرکے گردن تک پاس کرنے چاہئیں، پاس مس کرتے ہوئے ہوں۔

علاج امراض سماعت ونطق

اس بات کو سنکر سب کو تعجب ہوگا۔ کہ مسمریزم کے ذریعہ سماعت اور نطق کا علاج اوراس حالت میں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جب مریض کو یہ مرض کسی وجہ سے نہ ہو گیا ہو۔ بلکہ پیدائشی ہو۔ پیدائشی گونگے۔ بہرے کے علاج کے امکان کی ثبوت کیلئے ہم علمی ثبوت کے علاوہ تجربہ کا ثبوت بھی دیسکتے ہیں ایک پیدائشی گونگا بہرہ دو سال میں اچھا ہو گیا تھا۔

اس قسم کے امراض میں وہ شخص کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جو علم کاسہ نہیں جانتا۔ ہم یہ مانکر کہ ہماری کتاب کے بموجب عمل کرنیوالے سب لوگ اس علم سے واقف ہیں۔ اور ہر عضو کے افعال اور مقام سے بخوبی واقف ہیں طریقہ عمل لکھتے ہیں۔

(دیکھو تصویر صفحہ نمبر ۱۵۵)

طریق علاج ضعف بصارت یا اندھاپن

نقص سماعت بوجہ امراض

ایسے بہرے مریض کو جو کسی مرض کے سبب بہرا ہو گیا ہو۔ اول کامل طور پر مسمرائز کر دو۔ پھر کانوں پر بکثرت پاس کرو۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت نصف انچ کے فاصلہ پر کر کے کانوں کے سوراخوں کیطرف نشانہ کرو۔ باقی انگلیاں بند رہیں۔ اور ہاتھ پر کو ہو کر آہستہ آہستہ پھونکیں مارو۔ تاکہ ہاتھ سے انگلی پر ہو کر اثر مقناطیسی مریض کے جسم میں داخل ہو جائے (دیکھو تصویر صفحہ ۱۴۱) ایک نشست میں یہ کام بیس پچیس مرتبہ کرنا چاہیئے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ ایک ایک ہی وقت میں ہٹا لینا چاہیئے۔ پھر دفعتاً کانوں کے سوراخ کی طرف نشانہ کرو۔ اس طرح عامل کی مقناطیسی قوت اور اثر بہت ترقی پر ہو جاتی ہے۔

نقص نطق بوجہ امراض

مذکورہ صدر طریقہ سے مریض پر عمل مقناطیسی کے ذریعہ خواب طاری کرو

اور پھر عضو نقل اور اس کو تیز کرو۔ (دیکھو صفحہ ۱۴۲) پھر عامل مریض کے کانیں دو الفاظ صاف طور پر آہستہ آہستہ سے کہے اور تصویر کے ذریعہ زور ڈالے کہ مریض کوشش کرکے بولے تو وہ ضرور کوشش کریگا۔ اگر کسی دفعتاً کے صدمہ سے نطق میں فرق آگیا ہے۔ تو فوراً بولنے لگیگا۔ اور اثر کبھی زائل نہ ہوگا۔ اگر اول مرتبہ کامیابی نہ ہو۔ تو ہراساں نہ ہو۔ بلکہ پھر کئی روز تک کوشش کرو۔ اور محتو استقلال اور یکسوئی قلب کو بھی تیز کرو۔

طریق علاج نقص سماعت

پیدائشی نقص سماعت و نطق

پیدائشی بہرے وگونگوں کا علاج وہ لوگ نہ کریں۔ جن کو ہفتوں بلکہ اکثر اوقات برسوں تک استقلال سے عمل کرنیکی ہمت نہ ہو طریق عمل بالکل وہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ حالت میں حروف تہجی حالت خواب مقناطیسی میں کان میں کہنے چاہییں۔ اور ہوش میں آنے کے بعد اس کا قابو اُن حروف پر ہو جائیگا چونکہ کامیابی بہت عرصہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے ہر شخص اس کام کو انجام نہیں دیسکتا۔ اس قسم کے تجربہ کار

کے لئے ایسے مریض تلاش کرنے چاہئیں جن کی جسمانی ساخت میں کو خامی نہ ہو۔

طریق علاج گونگاپن

باب سیزدہم

معمول شناخت کرنیکے قواعد

اس بات کے یقین کرنے کے کافی اسباب موجود ہیں. کہ ہر ایک شخص پر مقناطیسی اثر ہوتا ہے. اگر کسی شخص پر عمل مسمریزم کریں تو چاہے ظاہرا کوئی علامت اس امر کی نہ پائی جاتی ہو. کہ اس پر اثر ہو. مگر اثر ضرور ہو جاتا ہے. ہاں یہ بھی سچ ہے. کہ سب پر یکساں آسانی سے اور مساوی مقدار سے اثر نہیں ہوتا. یہ بھی بالکل درست ہے. کہ ہر شخص بذریعہ علم مسمریزم

اعلےٰ ترین مراتب تک پہنچنے کے قابل نہیں ہو سکتا یعنی ہر شخص ایسا معمول نہیں بن سکتا۔ جس میں ضرور سماوی یا روشن ضمیری وغیرہ کے درجہ پیدا ہو ہی جائیں اسلیئے اس علم کے سیکھنے والوں کو دو باتیں جاننا اشد ضروری ہیں۔ اول یہ کہ کس شخص پر عمل مقناطیسی کا اثر جلدی ہوگا۔ دوئم کون شخص اس کے اعلےٰ ترین مراتب تک ترقی کر سکتا ہے۔

(۲) اول بات کے جاننے کے لئے جس شخص میں مذکورہ ذیل صفات موجود ہیں۔ اچھا معمول ہونیکا کافی ثبوت ہے۔

(۱) جس شخص کے خوبصورت اور بال ملائم ہو۔ (۲) جس شخص کے چہرہ کا رنگ صاف ہو۔ اور صورت پر کچاپن پایا جاتا ہو۔ (۳) جس شخص کی آنکھیں ابھری ہوئی بیاض چشم صاف ہو (۴) جس شخص کے چہرہ کی ساخت میں تناسب اور خوبصورتی پائی جائے جس شخص میں یہ سب باتیں موجود ہوں۔ وہ اول درجہ کا معمول بنیگا

(۳) جن اشخاص کو اکثر امراض ہوتے ہیں۔ کیونکہ اکثر اقسام کی بیماریاں مریض میں ایک ایسا مادہ پیدا کر دیتی ہیں۔ جو اثر مقناطیسی کے لئے بہت مفید ہے اور ایسے ہی معمولوں میں روشن ضمیر کثرت سے ہاتھ آتے ہیں۔

(۴) علی العموم ایسے شخص کو اپنا معمول بناؤ۔ جو تم سے عمر میں کچھ دنوں چھوٹا ہو اور جسمانی طور پر کمزور بھی ہو۔ اس کے اور تمہارے مزاج میں بلحاظ طلب اختلاف بھی ہو۔ یکساں مزاج کے اشخاص پر اثر مشکل سے ہوتا ہے۔

(۵) اگر تم ایسا معمول تلاش کرنا چاہتے ہو۔ کہ اسپر بہت جلد اثر ہو تو ایسا شخص انتخاب کرو جو تم سے قدرے صورت اور شباہت میں اچھا ہو۔ جن معمولوں کی آنکھوں کی پتلیاں عامل کی آنکھوں کی پتلیوں سے زیادہ سیاہ ہونگی اُنپر عمل کرنا مشکل ہے۔ لیکن اکثر حبشیوں پر خوب اثر ہوتا ہے۔

(۶) درحقیقت آجتک کوئی قاعدہ کلیہ نہیں دریافت ہوا۔ جس سے کامل طور پر یہ معلوم ہو سکے۔ کہ فلاں شخص پر خوب اثر ہوگا۔ اور فلاں پر نہ ہوگا

کیونکہ اکثر عاملوں کو جن معمولوں پر قطعی ناکامیابی ہوتی ہے، انپر دوسروں کو اول ہی نشست میں کامیابی ہوتی ہے۔ بعض وقت نہایت تیز حس اشخاص پر عمل کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اور بعض وقت موٹے تازے اور طاقتور شخصوں کو کمزور آدمی نہایت سرعت کے ساتھ سل دیتے ہیں۔ اس لئے چاہیے ہمکو کسی شخص کی اثرپذیری کی قابلیت میں شک بھی کیوں نہ ہو لیکن کوشش ضرور کرنی چاہیئے۔

(۷) لیکن قیمتی معمول کی تلاش اور ہی بات ہے۔ اکثر ان اشخاص میں سب سے عمدہ معمول ہاتھ آجاتے ہیں۔ جو روشنضمیری حاصل کرنے میں بہت عرصہ کھپ جاتے ہیں۔ نہایت ہی چالاک اور ہوشیار آدمی روشنضمیری کی حالت حاصل کرنے میں بہت عرصہ لگاتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں میں کوئی معمول ملجائے تو محنت وصول ہو جائیگی۔ خواہ کوئی شخص جسمانی طور پر ہمارے قاعدے کے بموجب تم سے کیسا ہی مخالف ہو لیکن یاد رکھو کہ استعمال سے متواتر عمل کرنا بہت فائدہ دیگا۔ اب تک جو مشہور معمول گذرے ہیں۔ وہ سب جاہلوں میں سے ہوئے ہیں۔ پس اگر عالم فاضل لوگوں میں معمول آجائیں تو بہت ہی عمدہ ہو۔

(۸) جس طرح معمول میں عقل کی ضرورت ہے اس ہی طرح رحمدلی کی بھی ہے فضول گو اور بکی لوگوں کی بہ نسبت کم گو شخصوں پر عمل جلدی اور آسانی سے ہوتا ہے۔ مذکورہ صدر قسم کے معمول سائنٹفک اور کاروباری کاموں کیلئے بہتر ہوں اور موخرالذکر علمی اور ضروریات موافق وقت کیلئے۔

(۹) چند تندرست شخص جو تعداد میں چھ سے کم نہ ہوں۔ اور جنکے مزاج بھی ایک دوسرے سے موافقت طبعی رکھتے ہوں۔ ایک میز کے گرد ایک دوسرے کا ہاتھ میں ہاتھ لیکر بیٹھیں۔ حتیٰ کہ یہ ایک قسم کا دائرہ بنجائے یہ کوئی قید نہیں۔ کہ کل مرد ہی ہوں یا عورتیں یا ایک ہی سن وسال کے لوگ ہوں۔ ہاتھ میں ہاتھ اس طرح لیا جائے کہ ایک شخص دوسرے شخص کے ہاتھ کا انگوٹھا تھامے۔ اسطرح انکو چپ چاپ بلا کسی حرکت کے اطمینان سے

آنکھیں بند کئے ہوئے یا نیچے فرش کیطرف کئے ہوئے بیٹھنا چاہیئے تیس منٹ تک اسطرح بیٹھے رہیں۔ عامل کا اس دائرہ میں شریک ہونا اور قوت ارادی کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں اس دائرہ میں جسقدر تیز حس لوگ یعنی وہ جن پر عمل آسانی سے ہوگا۔ موجود ہونگے۔ کچھ نہ کچھ اثر محسوس کرینگے۔ کسی کے سر میں گدگدی ہوگی۔ کسی کو گرمی اور کسی کو نیند آجائیگی۔ اور بعد کا سر جھک جائیگا اگر حالت نشست میں کسی کو نیند آجائے تو اکثر اس شخص کو حالت روشنضمیری جلدی حاصل ہوگی

(۱۰) پندرہ بیس آدمیوں کو ایک جگہ بٹھا کر نمبروار ایک ایک کو کھڑا کرو۔ اور اسکے پیچھے جاکر ایسا قوی آہنی مقناطیس جو قریباً آٹھ دس سیر وزن اٹھالیتا ہو۔ اس سے اس شخص کے سر کی چندیا سے شروع کرکے پیروں کی ایڑی تک پاس کرو۔ لیکن احتیاط رہے کہ تمہارا ہاتھ یا مقناطیس سے اس شخص کا بدن چھو نہ جائے اس تعداد میں ضرور دو چار ایسے اشخاص موجود ہونگے۔ جو معمول ہونیکی عمدہ صفات اور قابلیت رکھتے ہونگے۔ پیچھے کھڑے ہوکر پاس کرنے سے یہ فائدہ ہے۔ کہ اول تو بہت اثر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس شخص کو جھوٹ بولنے کا موقع بھی نہ ملیگا۔ کیونکہ مقناطیس آہنی سے پاس ایسی آہستگی اور خاموشی سے کئے جائینگے۔ کہ اس کو معلوم بھی نہ ہوگا۔ کہ پاس ہورہے ہیں۔ کل تیز حس لوگوں کو وہی اثر معلوم ہونگے۔ جنکا ذکر نمبر ۹ میں کیا گیا ہے۔

(۱۱) ہمارا اپنا طریقہ یہ ہے۔ کہ ہم جس شخص کے معمول ہونیکی قابلیت آزماتے ہیں۔ اس کو آنکھیں بند کراکر بالکل سیدھا کھڑا کرکے انکو حکم دیتے ہیں۔ اور خود اس کے سامنے آکر اور اپنے ہاتھ کی سب انگلیوں کو اکٹھا کرکے اس کی پیشانی کے قریب لیجاتے ہیں۔ اور وہاں ایک لمحہ تک اسکے ابروؤں کے درمیان جلا اس کئے ہوئے نشانہ بناتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ کو پیچھے کو کھینچتے ہیں۔ اور ذہن میں کوشش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہماری جانب کھینچ آوے اکثر لوگ اس دور سے کھچ آتے ہیں۔ کہ اگر ان کو نہ سمبھالا جائے تو وہ زمین پہ گر پڑیں۔ بس ایسے

لوگ نہایت عمدہ معمول بنتے ہیں۔

(۱۲) ان سب طریقوں سے آسان ایک اور طریقہ بھی ہے۔ مگر وہ تجربہ پر منحصر ہے۔ اس کا تجربہ اور واقفیت علم قیافہ دانی پر موقوف ہے علم قیافہ کی اردو زبان میں آجتک کوئی ایسی کتاب موجود نہیں ہے جو نہایت وضاحت سے ایک ناواقف شخص کو یہ علم بلا مدد استاد سکھائے۔ لیکن یہ علم مسمریزم سے بہت مناسبت اور تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ہم نے ایک نہایت جامع کتاب اس علم پر اپنے شاگردوں کے لئے تیار کی ہے جو انکو بہت نفع دیگی۔

باب چہاردہم

معمولوں کیلئے ضروری ہدایات ونصائح

(۱) ہر معمول کو چاہیئے کہ صرف ایک ہی شخص کو اپنے اوپر عمل کرنے دے۔ ہاں اگر ایک شخص کو عمل کیے بہت دنوں کا زمانہ گذر گیا ہے۔ تو دوسرے سے عمل مقناطیسی کرانا کچھ نقصان نہیں کراتا۔ مختلف اشخاص سے عمل کرانیسے ترقی رجانی مسدود ہو جاتی ہے۔

(۲) جس شخص سے معمول کو دشمنی یا کسی قسم کا رنج ہو اس سے ہرگز عمل نہ کرائے عامل وہ شخص ہو۔ جو معمول کو اپنا دوست یا محب سمجھتا ہو یا عامل ایسا شخص ہو۔ جو علی العموم سب کے ساتھ نیکی کرنے والا ہو۔

(۳) اگر عامل حالت غصہ یا فکر میں ہو۔ تو اس سے عمل کرانا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ اسوقت عمل اچھا نہ ہو گا۔ جب معمول کی سماعت اور نظر کے ردوبدل کوئی ایسا کام ہوتا ہو۔ جو اس کی توجہ کو بانٹ دے یا غصہ دلائے یا فکر میں ڈالدے

(۴) اگر عامل کو کوئی مرض ہو تو ایسے شخص سے عمل کرانا سخت مضر ہے۔ عامل

کے امراض کبھی کبھی معمول میں عود کر آتے ہیں۔

(۵) جس شخص سے معمول کو نفرت ہو یا مزاج موافق نہ آتا ہو۔ اس سے عمل کرانا مضر ہے۔

(۶) عمل کرانے سے پیشتر معمول کو عامل کی عادات و خصائل کا جاننا بھی اشد ضروری ہے کیونکہ عامل کا اخلاقی اثر بھی معمول کے اخلاق پر ہوتا ہے۔ اگر عامل زانی بدکار فریبی ہے تو یہ سب صفات کسی نہ کسی وقت معمول میں بھی پیدا ہو جائیگی۔ اور عامل نیک شخص ہے تو معمول میں بھی نیک صفات اثر کر جائینگی۔

باب پانزدہم

عامل کے صفات

۱۔ ہر شخص عمل مقناطیس کر سکتا ہے۔ اور سیکھ سکتا ہے لیکن اشخاص میں قابلیت قدرتی اور فطرتی طور پر بہت ہی کم ہے۔ لیکن اکثر جو لوگ طاقتور پڑھے لکھے مہذب الطبع ہوتے ہیں۔ وہ جلد کامیاب ہوتے ہیں۔

۲۔ اول صفت جو عامل میں ہونی ضرور ہے وہ تندرستی ہے اس کے بعد مستحکم چست اور زندہ دل مزاج یکسوئی قلب کرنے کی قابلیت استقلال۔ صبر توکل وغیرہ کی موجودگی ہیں وہ مقناطیس جو جسم انسان سے نکلتی رہتی ہے اس مقناطیس سے بالکل جدا ہے جو لوہے اور پتھر میں ہوتی ہے انسانی یا حیوانی مقناطیس کی ہستی صرف تجربات سے ثابت ہوتی ہے۔ اور جانی جاتی ہے

۳۔ مقناطیسی مونث اور مذکر دونوں میں مساوی ہوتی ہے۔ لیکن متعدد وجہ سے عورتوں پر عورتیں ہی عمل کریں۔ تو بہتر ہے۔ عورتیں مرد پر بھی عمل کر سکتی ہیں

۴۔ عورت کیلئے سب سے بہترہ عامل اسکا خاوند ہے۔ اور خاوند کیلئے اس کی بی بی۔ جوان دوکیزہ پر انکی ماں یا بہن سے عمل کرانا نہایت مفید ہے۔

نوجوان مرد پر اس کے خاندان کا کوئی شخص عورت یا مرد عمل کر سکتا ہے۔ رشتہ داری یعنی خون کا لگاؤ بہت اثر رکھتا ہے۔

۵۔ عامل کیلئے علم موجودات اور علم قیافہ کی واقفیت اور نظر ہاتھوں میں قوی مقناطیس حیوانی کی موجودگی اور پیداوار اشد ضروری ہے۔ مقناطیس پیدا کرنیکا طریقہ آگے لکھا جائیگا۔ عامل کو ہلکی اور زود ہضم غذا کھانا، روزمرہ غسل کرنا، منشیات کشتہ جات سے قطعی پرہیز کرنا لازمی ہے۔ اگر عامل تارک حیوانات ہو تو اور بھی بہتر ہے کیونکہ گوشت جسم میں حرارت اور تحریک پیدا کرتا ہے جو مقناطیس کیلئے مضر ہے عمل کرنیکا مناسب وقت علی العموم فجر ہے۔ اگر موسم معتدل ہو اور بھی چنداں حرج نہیں۔

باب شانزدہم

نظر اور ہاتھوں کی مقناطیس بڑھانیکی ترکیب

ہاتھوں میں مقناطیس زیادہ کرنیکی یہ ضرورت ہے کہ علم مسمریزم میں جملہ کام نظر کی مقناطیس کے بعد ہاتھوں کے ذریعہ پاسوں سے لئے جاتے ہیں۔ قاعدہ اسطرح ہے کہ صبح کیوقت ضروریات سے فارغ ہو اگر عادت ہو تو غسل وغیرہ کرنے کے بعد ایک کتاب مجلد یا غیر مجلد لیکر کسی میز یا چارپائی غرض کسی ایک اونچے مقام پر رکھو۔ اور اس پر آہستہ آہستہ دونوں ہاتھوں سے ہاتھوں کی انگلیوں ایک دوسرے سے جدا ہیں اور ان کے سرے ذرا خم رہیں، کتاب کے اس سرے جو تم سے پرے یعنی دوسری جانب کو ہے۔ شروع کرکے اپنے شکم کیطرف کے سرے کی طرف لاکر پاس کرو۔ اول اول دس پانچ مرتبہ پاس کرنے میں تکان آجائیگا۔ لیکن متواتر مشق کرنے سے گھنٹوں تک پاس کر سکو گے دو چار دن بعد اور بعض اوقات اول ہی دن انگلیوں کے سروں کے

گرمی یا سردی سی محسوس ہوگی۔ جب اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے چہرے کے
قریب آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرو گے تو ایک ہلکی سرد یا گرم ہوا سی چہرے کے
قریب چلتی ہوئی معلوم ہوگی۔ جان لو کہ تمہارے ہاتھوں میں مقناطیس پیدا
ہونی شروع ہوگئی۔ یہ مشق اگر ہمیشہ جاری رکھی جائے۔ تو بہت مفید ہے
لیکن جب معمول پر عمل کرنے لگو اور سلب امراض کرنا شروع کردو۔ تو اس
مشق کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ عمل کرتے وقت خود مشق ہوتی رہتی ہے
نظر کی مقناطیس بڑھانیکا قاعدہ آجتک کسی مصنف نے درج نہیں کیا
بلکہ اکثر ناواقفان کو اس نے عصا دکھا دکھا کر دھکلاتے رہے اور دیکھتے
رہے ہیں۔ کیونکہ علم مسمریزم کی کنجی ہی یہ مشق ہے۔ اگر اس مشق کو پورے
طور سے کرلیا جائے۔ تو پھر عامل مسمریزم کا ساحر ہوجانا یا ولی کامل
ہوجانا ہی تل کی اوٹ پہاڑ رہجاتا ہے۔ صوفیوں نے یہاں اس طریق کو
مختلف ناموں سے موسوم کیاہے۔ اور اس کے کرنیکے صدہا طریقے ایجاد
کرلئے ہیں۔ لیکن چونکہ ہم کو یہ منظور ہے۔ کہ ہر کہ ومہ یہ متبرک علم سیکھ جائے
اور عوام کو فائدہ پہنچائے اس لئے درج کئے دیتے ہیں۔ ایک فلس کیپ
کاغذ یا معمولی سفید کاغذ کے نصف تختہ پر بیچ میں روپیہ کے برابر ایکگول
سیاہ داغ یا قرص بناؤ۔ احتیاط رکھو کہ کہیں سفیدی باقی نہ رہ جائے
اس کاغذ کو صبح کے بعد الفراغ ضروریات کسی تنہائی کے مقام پر جہاں
توجہ نہ بٹے۔ دیوار وغیرہ پر اسطرح لٹکاؤ کہ اگر تم ۱½ فٹ کے فاصلہ پر
چارزانو ہوکر بیٹھو۔ تو تم کو اس کی طرف ذرا ایک نظر اٹھا کر دیکھنا پڑے۔
اسقدر بلند بھی نہ ہو۔ کہ دیکھتے وقت گردن میں درد ہونے لگے۔ غرض جسوقت تم
اس داغ کیطرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھو تو تمہاری آنکھ سے ایک انچہ اونچا
داغ رہے۔ اس قرص کیطرف قلب کو یکسو کر کے اور عام خیالات کو دماغ
سے نکالکر بلا پلک مارے یعنی جھپکی لگائے دیکھو۔ دیکھتے وقت سانس آہستہ

آہستہ ناک کے نتھنوں سے نکالو اور مُنہ کو بند رکھو۔ سانس اتنی آہستہ بھی
نہ نکلے کہ دم گھٹنے لگے۔ غرض یہ ہے۔ کہ زور زور سے سانس نہ لیا جائے
اوّل روز دو چار ہی منٹ کے بعد آنکھوں میں سے پانی نکلنے لگیگا۔ اور
ذرا تکلیف بھی معلوم ہوگی۔ لیکن پھر ایسی عادت ہو جائیگی۔ کہ گھنٹوں بلا پلک
جھپکائے قرص کیطرف دیکھ سکو گے۔ (یہ مشق کرنیکے زمانہ میں گرم غذا
و مصالحات سرخ مرچ وغیرہ یا دال مسور۔ لہسن۔ بینگن وغیرہ نہ استعمال
کرنا چاہیئے) اس مشق کرنے سے نظر وغیرہ کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے
جیسا کہ بعض دغا بازوں نے مشہور کرکے لوگوں کو دھمکا رکھا ہے۔ بلکہ
رگ بصارت مضبوط ہو جاتی ہے۔ اور دماغ نہایت مضبوط اور
صحیح ہو جاتا ہے اور طبیعت میں چین رہتی ہے سستی پاس نہیں آتی
اوّل روز داغ کے گرد روشنی خفیف نظر آئیگی۔ اور پھر یہ روشنی روز
بروز بڑھتی جائیگی۔ حتیٰ کہ کل داغ سفید معلوم ہونے لگیگا۔ اگر ایسا
بھی ہوتا ہے۔ کہ قرص کے مرکز میں سفید سفید بادل کے ٹکڑے نظر آدیں
وہ لوگ بہت جلد سیکھ سکتا ہے۔ اور خود روشن ضمیر ہو سکتا ہے جب قرص
خوب سفیدی مائل یا سفید معلوم ہونے لگے۔ تو جان لو کہ تمہاری نظر کی
مقناطیس بڑھ گئی پھر تم جس شخص کی طرف نظر جما کر دیکھوگے اُس پر تمہارا
رعب غالب آجائیگا۔ معمول پر عمل کرتے وقت بہت ہی جلد اثر کر
سکو گے۔ لیکن یہ مشق کرتے وقت سو جانا یا اونگھ جانا سخت مضر ہے
اس لئے سونا نہ چاہیئے۔ اس لئے جب نیند آنے لگے فوراً مشق چھوڑ
دو۔ اور جب سستی رفع ہو جائے۔ تو شروع کردو۔ وقت کی پابندی
کوئی بہت ضروری نہیں۔ تاہم سفید اور کار آمد ہے۔ .... اور
نظر کی مقناطیس بڑھ جانے سے ہر شخص یا ..... حاصل ہو جاتا ہے
صرف اس کو چند ہی دنوں کی تعلیم کافی ہوتی ہے۔ ..... شخص

ہم سے یہ علم سیکھنا چاہے۔ وہ اوّل کم سے کم دو ہفتہ یہ مشق کرلے ہم اپنے خاص شاگردوں کو اول یہی مشق بتایا کرتے ہیں۔

باب ہفتدہم

عامل کیلئے ضروری ہدایات و نصائح

(۱) اپنے معمول کو ایسے شخصوں سے نہ چھونے دو جنکا اُس سے سلسلہ مقناطیسی قایم نہیں ہے۔ اور جن سے سلسلہ قائم ہے وہ بھی نہایت سہولت اور ملائمت سے چھوئیں۔

(۲) اگر تم اپنے معمول کو سختی اور بے ترتیبی سے چھوؤ گے۔ تو اُس کے دماغ کی روشنی کم ہو جائیگی۔ اور ممکن ہے۔ کہ اس کا بدن اینٹھنے لگے۔

(۳) ایک مجمع کثیر کے روبرو ہرگز اپنے معمول پر عمل نہ کرو۔ روشن ضمیر معمولوں پر موجودہ آدمیوں کا جسمانی ہی اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ ملاقاتی اثر بھی پڑتا ہے۔

(۴) معمولوں کو سوالوں کا جواب دیتے دیتے تھکا نہ دو فضول اور لاطائل سوالات ہرگز نہ کرو۔ ہر سوال کے بعد کچھ وقفہ ضرور دو تاکہ وہ اپنے خیالات مجتمع کرلے۔ اور اُس کی اس کو عادت ہو جائے۔

(۵) اپنے اور معمول کے کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ بعد تک ہرگز عمل نہ کرو۔ اور اگر اعلےٰ درجہ کے عامل ہوا چاہتے ہو۔ تو سخت جسمانی محنت یا ورزش بھی نہ کرو۔ اس طرح مقناطیس میں کثافت آجاتی ہے۔

(۶) عمل کرنے کے بعد کمزوری محسوس ضرور ہوتی ہے۔ اگرکل باتیں حسب منشا ہوں۔ تو بھی ایک دن میں دو تین شخصوں سے زیادہ پر عمل نہ

نہ کرو۔ اگر عمل کرنے سے کمزوری معلوم ہو تو دو چار روز صبح کے وقت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔ سُورج کی طرف کو منہ کر کے اور آنکھیں بند کر کے دو تین منٹ تک کھڑے رہو۔ اس طرح جسم میں مقناطیس کی کمی پوری ہو جائیگی۔

(۷) جب تم کو یا تمہارے معمول کو انتہا درجہ گرمی ہوتی ہو۔ یا پسینہ آرہا ہو یا جاڑا ہو تو ہرگز عمل نہ کرو۔ سب سے مفید عمل کے لئے معتدل موسم ہے جب تمہیں نمی زیادہ بھاری پن ہو تو عمل کرنا بیکار ہوگا۔ کیونکہ ایسے وقتوں میں معمول پر بہت کم اثر ہوگا۔

(۸) متعدد امراض والے مریض کا علاج ہرگز نہ کرو۔ اور بالفرض کرنا بھی پڑے تو اس کو ہرگز نہ چھوؤ۔ اور قوت ارادی اور ہاتھوں سے اس کا خراب اثر دور پھینکو۔

(۹) اپنے معمول کو جب حالت روشنضمیری میں ہو ایسے معاملات کی تحقیقات پر مجبور نہ کرو۔ جو اس کو پسند نہ ہوں۔ اور ایسے واقعات نہ دریافت کرو جن سے اُسے نفرت ہو۔ یا جو اس کی قابلیت روشنضمیری کی حدود سے باہر ہوں۔ ورنہ اس کے دماغ خاص کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے بہتر ہے کہ اس کو فطرت کے راستہ پر چلنے دو۔ اسطرح وہ بہت جلد ترقی کریگا۔ اور بہت مفید ثابت ہوگا۔

(۱۰) جو کچھ معمول نے حالت روشنضمیری یا خواب میں کیا یا کہا ہو۔ اصلی حالت میں ان باتوں کا اس سے اعادہ ہرگز نہ کرو۔ ورنہ حالت روشنضمیری میں اس کو معمولی حالت کا حافظہ اور خیال ضرور خلل انداز ہونگے اُسکی حالت بیداری اور خواب بیداری کے خیالات میں خلاف ترکیب نیچر رابطہ نہ پیدا ہو جائے۔ ورنہ ہر ایک خاصیت کی حالت پر مساوی اثر پڑیگا۔

(۱۱) اپنے معمول کی اس کے منہ پر بہت تعریف نہ کرو۔ ورنہ ممکن

ہے۔ کہ اس کو غرور ہو جاوے۔ اور اس کو دھوکا دینے کی عادت نہ ہو جاوے۔

(۱۲) اگر تم یہ چاہتے ہو۔ کہ تمہارا معمول کسی خاص قسم کی تحقیقات میں کامل ہو جائے۔ تو دفعتاً حالت خواب میں اس کو ایک قسم کے مضمون سے دوسرے قسم خیال کی طرف یا مختلف قسم کے خیال کی طرف نہ پھیرو۔

(۱۳) اپنے معمول سے سوال کرتے وقت اس بات کا ضرور لحاظ رکھو کہ کہیں تمہارے سوال کی عبارت یا جواب تو پیدا نہیں ہوتا۔ تاکہ معمول بلا سوچے سمجھے ہاں یا نہ کہتا جائے۔ کیونکہ اگر معمول حالت لاشعوری میں نہ ہو۔ اور صرف اول درجہ میں ہو تو ممکن ہے۔ کہ مجمع کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولدے۔

(۱۴) یاد رکھو کہ مسمریزم کا اصلی استعمال یہ ہے۔ کہ اس کو تم مصیبت زدہ لوگوں کی جائز مصیبت اور تکلیف دور کرنے کے لئے استعمال کرو۔ مثلاً امراض کا دور کرنا وغیرہ یا بد عادتیں چھڑانا وغیرہ۔ اگر اس کے سوا اور کاموں میں استعمال کروگے تو ناکامیابی کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں ؞

(۱۵) نہایت تیز حس معمولوں کے جسم کو بہت ہی قریب سے عمل کرنے اور نہایت سرعت کے ساتھ عمل کرنے کی عادت کر لینے میں اندیشہ ہے ؞

(۱۶) اپنے معمولوں سے نہایت عجیب وغریب باتوں کی خواہش نہ کرو۔ نہ انکی ترقی روحانی کے درجہ سے زیادہ میں امتحان او معمول سے زبردستی نہ کرو۔ ورنہ انکی قوت روحانی میں کمی واقعہ ہو جائیگی۔ خواہ تمہاری قوت ارادی کیسی ہی زبردست ہو۔ مگر تم یہ نہیں کر سکتے۔ کہ معمول کو اس کی روحانی قابلیت سے زیادہ دور دیکھنے پر مجبور کر سکو۔ ہاں آہستہ آہستہ ترقی ہو سکتی ہے۔ اگر

تم اپنے خیالات کو اپنے معمول کے خیالات سے بہت خلا ملا کر لوگے۔ تو بھی اس کی روشنی میں فرق آ جائیگا۔

(۱۷) جب تک تم کو اپنے معمول کی روشن ضمیری پر کامل اعتبار نہ ہو اس کے تجویز کئے ہوئے نسخہ جات استعمال نہ کراؤ۔ معمول دانستہ دہوکا نہیں دیا کرتے۔ مگر اکثر جب ان کا دنیاوی حافظہ یا خیال مخل ہو جاتا ہے۔ ان کو کامل طور پر سوچکر جواب دینے کا وقفہ نہیں دیا جاتا۔ تو اکثر غلطی کرجاتے ہیں۔

(۱۸) ابتدا میں اکثر معمول جب ان کی روحانی روشنی کام نہیں دیتی ہے۔ تو تک لگا کر جواب دیا کرتے ہیں۔ لیکن ان کی عادت چھوڑا دینی چاہئے اور کہہ دینا چاہیئے۔ جب تم کو صاف نظر نہ آوے۔ تو سچ سچ کہدو۔ ہم اس بات سے ناراض نہیں ہونگے۔ یہ بھی کہدو۔ کہ جواب غور اور تامل کے بعد دیا کرو۔ اگر جواب نہ دیسکو تو خاموش ہو جایا کرو۔

(۱۹) اگر معمول کی حالت خواب میں عامل کسی سبب سے گھبرا جائیگا یا اس کو غصہ وغیرہ آجائیگا۔ تو معمول کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے بالفرض تمہارے معمول کو حالت خواب میں کوئی تکلیف ہو یا وہ بیدار نہ ہو۔ تو استقلال سے فاصلہ سے ہاتھوں اور قوت ارادی سے ان باتوں کا دفعیہ کرو۔ ضرور کامیاب ہوگے۔ گھبرانا سخت مضر ہے۔

(۲۰) جب کوئی علاج شروع کرو۔ تو اس وقت ادہورا نہ چھوڑو۔ اگر معمول میں کوئی حالت پیدا ہو جائے۔ تو اس کو تکمیل تک پہنچا دو۔

(۲۱) اپنے معمول کو سائنٹفک مضامین دریافت کرکے دق نہ کرو۔ کیونکہ اس قسم کے جوابات دینے کے لئے اعلےٰ درجہ کی روحانی ترقی کی ضرورت ہے۔

یہاں تک جو ہم نے ہدایات لکھی ہیں۔ وہ عوام کے لئے ہیں جو صرف علم مسمریزم کی ابتدائی باتیں ہی جاننا چاہتے ہیں۔ ہم کو اچھی طرح معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ہمارے شاگردوں میں سے فیصدی پانچ بھی انتہائی مراتب تک نہیں جاتے۔ اگر ہم دیکھتے کہ فیصدی پانچ بھی اس علم میں کامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ضرور کچھ ہدایات لکھتے جو ذرا ایک مشکل ہیں لیکن ان کی پابندی کرنے والا مسمریزم ہی نہیں۔ بلکہ یوگ ودیا بھی سیکھ سکتا ہے۔ جسکے مقابلہ میں علم مسمریزم لڑکوں کا کھیل ہے۔ ہماری غرض اس علم کی اشاعت سے یہ ہی تھی۔ کہ ہم عوام کو روحانیت کی طرف متوجہ کریں۔ ہم کو کسی قدر کامیابی بھی ہوئی ہے۔ جس کے لئے ہم سب کے شکر گزار ہیں۔

تمت

مطبوعہ گردھر سٹیم پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام لالہ لال چند بہل پرنٹر